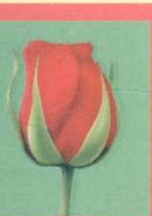
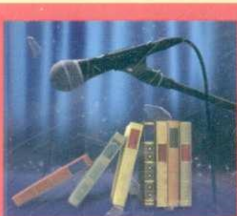
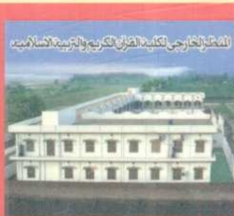
دعوتِ دین کے بنیادی اصول









قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

دعوتِ دین کے بنیادی اصول

قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ ملتان

البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھول نگر قصور

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4296679

Fax: 049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4306893

www.quraancollege.com Email.quraancollege@hotmail.com

دعوتِ دین کے بنیادی اصول

تالیف ــــــــ قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

صفحات ــــــــ ۶۳۲

اشاعت (اول) ــــــــ ۲۰۱۷ء

ناشر ــــــــ کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

مطبع

ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور
0300-8661763

بسم الله الرحمن الرحيم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

بلغوا عني ولو آية

فہرست مضامین

پہلا اصول:

اسلام

پہلا رکن:

توحید

دوسرا رکن:

نماز

تیسرا رکن:

روزہ

چوتھا رکن:

زکوٰۃ

پانچواں رکن:

حج

دوسرا اصول :

ایمان

تیسرا اصول:

احسان

چوتھا اصول:

حسنِ اخلاق

سفر کے آداب

مسجد کے آداب

مجلس کے آداب

کھانے کے آداب

سونے کے آداب

پانچواں اصول :

تبلیغ ونفیر

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مقدمہ

اللہ رب العزت ہم سب کا خالق و مالک ہے اور اس نے ہماری تخلیق صرف اپنی عبادت کے لیے کی ہے۔ اسی مقصدِ تخلیق کی وضاحت کے لیے اس نے انبیاء و رُسل کی بعثت کا تسلسل قائم کیا اور ان نفوسِ قدسیہ کو اپنے دِین کی تبلیغ و ترویج کے لیے یکے بعد دیگرے مبعوث کرتا رہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ:

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَی اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝﴾ [النحل: ٣٦]

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور معبودانِ باطلہ سے اجتناب کرو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ سو تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟''

لہٰذا انبیاء و رُسل نے اس ذِمہ داری کو نبھانے کے لیے اپنے لیل ونہار کو وقف کر دیا اور اللہ کی طرف سے بھیجے گئے دستورِ حیات کی قولی و عملی طور پر خوب وضاحتیں کیں، اور یہ وہی دستورِ حیات ہے جس کا تذکرہ قرآن میں یوں ہوا ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ [آل عمران: ١٩]

''یقیناً اللہ کے ہاں دِین، اسلام ہی ہے۔''

اور یہ وہی دین ہے جو صرف آخری پیغمبر کا نہیں بلکہ تمام پیغمبروں کا مشترکہ دین ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ﴾

[الشوریٰ: ۱۳]

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دِین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دِین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتلا دیا کہ اللہ کے ہاں بطورِ دِین صرف اسلام ہی مقبول ہے، اس کے علاوہ جو بھی دِین بطورِ دستورِ حیات اور مذہب اختیار کیا جائے گا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۸۵ ﴾ [آل عمران: ۸۵]

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دِین تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

اس دین اسلام کی آخری شکل قرآن مجید کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کتابِ مقدس کو رُشد و ہدایت کے سرچشمہ کے طور پر نازل فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لاکھ چوالیس ہزار جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے تو آپ نے اس دین اسلام کی ہر طرح سے وضاحت کرنے اور اس کے تمام پہلوؤں کو مکمل بیان کرنے کے بعد فرمایا:

((أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟))

''سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا؟''

تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الغَائِبَ)) ❶

''اے اللہ! گواہ رہنا۔ پس جو موجود ہے وہ (یہ پیغام) اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے۔''

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھلایا ہوا دِین دُنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا عزم کیا اور پھر اس کی دعوت وتبلیغ کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔

اصحابِ رسول وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے دِین کو بلاواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا، سیکھا اور اپنایا، اور یہی وہ اصحابِ سعادت ہیں کہ جن کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ [آل عمران: ١١٠]

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

ان کی قدر ومنزلت اور شان و رِفعت تو یہ ہے کہ خود ربِ کریم نے انہیں ان اعزازات سے نوازا ہے کہ:

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ ﴾ [الحجرات: ٧]

''یہی لوگ ہی ہدایت پانے والے ہیں۔''

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ ﴾ [التوبة: ٢٠]

''یہی لوگ ہی کامیابی پانے والے ہیں۔''

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [الأعراف: ١٥٧]

''یہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

﴿ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [المجادلة: ٢٢]

''یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو! یقیناً اللہ کی جماعت کے لوگ ہی

❶ صحیح البخاري: ١٧٤١۔ صحیح مسلم: ١٦٧٩.

کامیابی پانے والے ہیں۔‘‘

اور ان تمام اعزازات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسی ڈگری سے نوازا کہ ساری کائنات کی ڈِگریاں جمع ہو کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ فرمایا:

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ [البينة: ٨]

’’اللہ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اس سے راضی ہو گئے۔‘‘

اور رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے عہد مبارک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کو بہترین قرار دیا، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَيرُ النَّاسِ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ، ثُمَّ الثَّانِي ، ثُمَّ الثَّالِثُ)) ❶

’’لوگوں کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔‘‘

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيـرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الثَّانِي ، ثُمَّ الثَّالِثُ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَومٌ لا خَيرَ فِيهِمْ)) ❷

’’لوگوں کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر ایسے لوگ آجائیں گے جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہو گی۔‘‘

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَيْـرُ أُمَّتِـي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ)) ❸

’’میری اُمت کے بہترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں میری بعثت ہوئی، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے، پھر ان کے بعد

❶ صحيح الجامع: ٤٤٢٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٤١ .

❷ صحيح الجامع: ٣٢٩٣ . ❸ صحيح مسلم: ٢٥٣٤ .

ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا پسند کریں گے (یعنی آرام طلب اور عیش پسند ہوں گے)۔''

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) ❶

''تم میں سے بہترین میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جو ان کے بعد آئیں گے۔''

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ سب سے بہترین زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا، اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور اور اس کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ کا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ فضیلت و مرتبت اس لیے نصیب ہوئی کیونکہ انہوں نے اس دِین کی آبیاری کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دِیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اخلاص کے بدولت اس قدر فائق ہیں کہ ہمارا عمل ان کے کسی ایک حصے تک بھی نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) ❷

''اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد، بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر وثواب) کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔''

اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَوْقِفُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. ❸

❶ صحيح البخاري: ٢٦٥١.

❷ صحيح البخاري: ٣٦٧٣۔ صحيح مسلم: ٢٥٤٠. ❸ المحب الطبري: ٢١٨.

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھڑی ٹھہرنا، دُنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے، سے بہتر ہے۔''

اور اسی عظمت کی وضاحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا فَبَعَثَهُ بِرِسَالَاتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابَهُ فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ وَوُزَرَاءَ نَبِيِّهِ ﷺ. ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دِلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کو منتخب فرمایا، پھر انہیں اپنے پیغامات دے کر (دنیا میں) بھیجا، پھر ان کے بعد لوگوں کے دِلوں میں دیکھا اور آپ ﷺ کے لیے آپ کے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا، پھر انہیں اپنے دِین کے مددگار اور اپنے نبی ﷺ کے وُزراء بنادیا۔''

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَنَقْلِ دِينِهِ، فَتَشَبَّهُوا بِأَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ فَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ، كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ وَاللّٰهِ رَبِّ الْكَعْبَةِ. ❷

''جو شخص زندگی گزارنے کا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ان کا طریقہ اختیار کرے جو وفات پا گئے ہیں، اور وہ اصحابِ محمد رضی اللہ عنہم ہیں، جو اس اُمت کے بہترین لوگ تھے، سب سے نیک دِل تھے، علم میں سب سے گہرے تھے اور تکلفات میں سب سے کم تھے۔ وہ ایسے (سعادت مند) لوگ تھے کہ

❶ مسند أبی داود الطيالسی: ۲٤۳.   ❷ حلية الأولياء لأبی نعيم: ۱/ ۳۰۵.

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے دِین کو نقل (تبلیغ وترویج) کرنے کے لیے چُنا۔ چنانچہ انھی کے اخلاق اور طریقوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالو، کیونکہ وہ محمد ﷺ کے ساتھی تھے۔ اللہ کی قسم! وہ سیدھی ہدایت پر تھے۔''

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے ان مبارک ہستیوں کے ایمان کو معیار، میزان اور نمونہ قرار دیا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ﴾ [البقرة : ١٣٧]

''اگر وہ اسی جیسا ایمان لائیں جیسا تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا جائیں گے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانِ اطہر سے بعد میں آنے والے لوگوں کی راہنمائی بھی کر دی اور فرمایا:

((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) ❶

''یقیناً بنی اسرائیل اکہتر (71) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت عنقریب بہتر (72) فرقوں میں بٹ جائے گی، سب کے سب فرقے جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے، اور وہ 'جماعت' ہوں گے۔''

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ ، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، فَإِحْدٰى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَالَّذِي

❶ صحيح الجامع: ٢٠٤٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٠٤ .

نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ))

''یہود 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، (جن میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور ستر جہنم میں۔ نصاریٰ 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی (جن میں سے) ایک جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں جائیں گے۔''

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ (جنت میں جانے والے) کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُمُ الْجَمَاعَةُ)) ❶

وہ لوگ ''جماعت'' ہوں گے۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً))

''یقیناً بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے جبکہ میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی، جو سب کے سب جہنمی ہوں گے، سوائے ایک کے۔''

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ ایک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) ❷

''جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر قائم ہوں گے۔''

❶ صحيح الجامع: ١٠٨٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٤٩٢ .

❷ سنن الترمذي: ٢٦٤١ .

اور ایسی جماعت پر ہی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ يَدَ اللّٰهِ مَعَ الجَمَاعَةِ وَإِنَّ الشَّيطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ)) ❶

''یقیناً اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور بلاشبہ شیطان اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے، وہ اسے لات مار کر ہانکتا ہے۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔''

اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ)) ❸

''جماعت باعثِ رحمت ہے اور علیحدگی اختیار کرنا باعثِ عذاب ہے۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ)) ❹

''جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی، اس نے اسلام کی رسّی

---

❶ سنن النسائی: ٤٠٢٠۔ صحیح الجامع: ٣٦٩٥.

❷ صحیح الجامع: ٤٤٥٧.

❸ مسند أحمد: ١٨٤٤٩۔ صحیح الجامع: ٦١١٩۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ١٦٧.

❹ سنن أبی داود: ٤٧٥٨۔ صحیح الجامع: ٣٧٥٥.

کو اپنے گلے سے اُتار پھینکا۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) ❶

''جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کرتا ہے، پھر (اسی حالت میں) مر جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔''

اور اسی بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ ، يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً ، فَقُتِلَ ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)) ❷

''جو شخص (مسلمانوں کے امیر کی) اطاعت سے نکلا اور جماعت سے الگ ہو گیا، پھر (اسی حالت میں) مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے تلے لڑا، اپنی عصبیت (قوم، قبیلے) کی خاطر غصے میں آیا، یا اس نے کسی عصبیت کی طرف دعوت دی، یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ جاہلیت کی موت ہوگی۔''

گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ ہدایت و نجات کا ضامن جو منہج ہے وہ کوئی ایک نام نہیں ہے بلکہ ایک کام ہے، اور پھر کام بھی وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صاف، واضح اور روشن منہج کی خبر دے دی ہے کہ جو بھی ((مَاأَنَـا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) کا مصداق بنے گا، وہی صحیح منہج پر ہوگا اور وہی جہنم سے نجات پا کر جنت کا حق دار قرار پائے گا۔

اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ

❶ صحيح البخاري: ٧٠٥٤ . ❷ صحيح مسلم: ١٨٤٨ .

يُعْطِي ، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دِین کی سُوجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے اَمر پر قائم رہے گی اور ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''

کے بارے میں جب امام اہل السنۃ والجماعۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

إِنْ لَمْ يَكُونُوا أَهْلُ الْحَدِيثِ فَلاَ أَدْرِي مَنْ هُمْ . ❷

''اگر اس سے مراد اہل الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اور کون ہو سکتے ہیں؟''

اصحاب الحدیث کے ساتھ منسلک رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عَلَيكُمْ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّهُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ صَوَابًا . ❸

''اصحابِ حدیث کو لازم پکڑو، کیونکہ یقیناً وہی تمام لوگوں سے زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔''

امام ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ الْمُتَمَسِّكِينَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ، حَفِظَ اللّٰهُ أَحْيَاءَ هُمْ ، وَرَحِمَ أَمْوَاتَهُمْ ، يَشْهَدُونَ لِلّٰهِ تَعَالٰى بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِلرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ . ❹

---

❶ صحيح البخاري: ٧١ .
❷ فتح الباري لابن حجر: ١/ ٢١٦ .
❸ الآداب الشرعية: ١/ ٢٣٠ .
❹ عقيدة السلف أصحاب الحديث ، ص: ٣ ، ٤ .

''اصحاب الحدیث سے مراد کتاب وسنت پر مضبوطی سے عمل پیرا رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے زندوں کی حفاظت فرمائے اور فوت شدگان پر رحم فرمائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی گواہی دیتے ہیں۔''

حق والے لوگ اس منہج کو پسند کرتے ہیں اور جو سنت کی حلاوت سے محروم ہوتے ہیں وہ ان سے بغض رکھتے ہیں، جیسا کہ امام احمد بن سنان القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مُبْتَدِعٌ إِلَّا وَهُوَ يُبْغِضُ أَهْلَ الْحَدِيثِ ، فَإِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَةُ الْحَدِيثِ مِنْ قَلْبِهِ . ❶

''دنیا میں جو بھی بدعتی شخص موجود ہے وہ اہل حدیث سے بغض ہی رکھتا ہے، سو جب کوئی شخص بدعت کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دِل سے حدیث کی حلاوت و چاشنی چھین لی جاتی ہے۔''

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَالِكَ)) ❷

''میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر (قائم رہتے ہوئے) غالب رہے گا، جو شخص بھی ان کو رُسوا کرنا چاہے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے، اور وہ اسی طرح ہوں گے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ طائفہ منصورہ سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

إِنْ لَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُورَةُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ فَلَا

❶ تذكرة الحفاظ: ٢/ ٥٢١ـ شرف أصحاب الحديث ، ص: ٧٣ .

❷ صحيح مسلم: ١٩٢٠ .

أَدْرِي مَنْ هُمْ . ❶

''اگر اس سے مراد اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اور کون لوگ ہیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

يَعْنِي أَصْحَابَ الْحَدِيثِ . ❷

''اس سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔''

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُمْ عِنْدِي أَصْحَابُ الْحَدِيثِ . ❸

''میرے نزدیک طائفہ منصورہ سے مراد اصحاب الحدیث ہی ہیں۔''

اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ''اہل الاثر'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَذْهَبُنَا اتِّبَاعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ وَالتَّمَسُّكُ بِمَذْهَبِ أَهْلِ الْأَثَرِ . ❹

''ہمارا مذہب رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی اتباع اور اہلِ اثر (کتاب وسنت کے پیروکاروں) کے مسلک کو تھامنا ہے۔''

بدعتی شخص کی جیسے یہ علامت ہے کہ وہ اہل الحدیث سے بغض رکھتا ہے، اسی طرح اس کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اہل الاثر کے بارے میں زبان دراز بھی ہوتا ہے، جیسا کہ امام ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلَامَةُ أَهْلِ الْبِدَعِ الْوَقِيعَةُ فِي أَهْلِ الْأَثَرِ . ❺

''بدعتی لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے والوں کے

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص: ٢ . ❷ فتح الباري: ١٣/ ٢٩٣ .

❸ شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٦ . ❹ شرح اعتقاد أهل السنة: ١/ ١٧٩ .

❺ أرشيف: ٤/ ٣٣١ .

متعلق زبان درازی کرتے ہیں۔"

اور یہی سلف اور اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے:

بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

"سلف صالحین اپنے گھروں اور سفروں میں کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ کر لیا کرتے تھے۔"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اَلسَّلَفُ أَيْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ. ❶

"سلف سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے (صالح) لوگ ہیں۔"

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مِنَ الْمُسْتَقَرِّ فِي أَذْهَانِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ وَرَثَةَ الرُّسُلِ وَخُلَفَاءَ الْأَنْبِيَاءِ هُمُ الَّذِينَ قَامُوا بِالدِّينِ عِلْمًا وَعَمَلًا وَدَعْوَةً إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ فَهٰؤُلَاءِ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ حَقًّا. ❷

"مسلمانوں کے ذہنوں میں جو بات پختہ ہے کہ رسولوں کے وارث اور نبیوں کے خلفاء وہی ہوتے ہیں جو دین کا صحیح علم رکھنے والے، عمل کرنے والے اور اللہ و رسول کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں، یہی لوگ حقیقت میں رسولوں کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں۔"

ان وضاحتوں سے پتا چلا کہ جماعت اور طائفہ منصورہ سے مراد وہی لوگ ہیں جو ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) کے منہج پر قائم ہیں، جو قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث کے ساتھ سچی محبت رکھتے ہیں اور قرآن و حدیث کو اپنا منہج مانتے ہیں، جن کو آج کل "اہل حدیث" بھی کہا

❶ فتح الباري: ٩/ ٥٥٢.
❷ مجموع الفتاوىٰ: ٤/ ٩٢.

جاتا ہے، سلف صالحین کے منہج کو اپنانے والے اور ان کے پیروکار کہا جاتا ہے اور انہیں اہل السنۃ والجماعۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَذْهَبُ السَّلَفِ أَهْلُ الْحَدِيثِ وَالسُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ . ❶

''سلف کا مذہب ہی اہل حدیث (اور) اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب ہے۔''

اور یہی اہل حدیث، اہل الاثر، منہج سلف صالحین کو پسند کرنے والے اور اہل السنۃ والجماعۃ کا لقب پانے والے سعادت مند لوگ ہیں جو اپنے عقائد، اپنی عبادات اور اپنی زندگی کے جمیع اعمال اور معاملات کو قرآن وسنت کی روشنی میں ترتیب دیتے ہیں اور اسی کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے اس دین کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزم رکھتے ہیں۔

نبی ﷺ کی وفات سے اکیاسی (81) دِن قبل یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : ٣]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دِین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا، اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص ان کے پاس آیا اور کہا:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ ونَهَا ، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ ، لَاتَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيدًا .

''اے امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہو جاتی تو ہم اس دِن کو عید کا دِن بنا لیتے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ تو اس نے کہا:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ

❶ درء التعارض: ١/ ٢٠٣ .

الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ [المائدۃ: ۳]

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا، اور میں نے تمھارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے۔''❶

اور نبی ﷺ کی وفات سے سات راتیں اور آٹھ دِن پہلے یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ﴾ [البقرۃ: ۲۸۱]

''اور اس دِن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر جان کو اس کا پورا پورا (بدلہ) دیا جائے گا جو اس نے (عمل) کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

اس کے بعد نبی ﷺ وفات پا گئے۔ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی اور ان کی وفات کے بعد خلافت کی ذِمہ داری سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر آئی۔ چنانچہ اسی مکمل دین کی آبیاری کے لیے نبی ﷺ کی رحلت کے صرف چار سال بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں 15 ہجری کو عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمان اور بحرین کے گورنر تھے، ان کے بھائی حکم بن ابی العاص ثقفی کی قیادت میں 12 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک قافلہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حکیم بن جبلہ عبدی کی قیادت میں 5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک قافلہ ہندوستان روانہ کیا۔ اس کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 38 ہجری کے اواخر میں 3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہندوستان میں تشریف لائے۔ پھر کاتبِ وحی اور خال المومنین کا لقب پانے والے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور ان کے دور میں 44 ہجری میں مہلب بن ابوصفرہ کی قیادت میں 4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہندوستان میں وُرود ہوا۔ اس کے بعد سیدنا یزید رحمہ اللہ کے زمانے میں منذر بن الجارود عبدی 60 ہجری میں

❶ صحیح البخاری: ٤٥۔ صحیح مسلم: ٣٠١٧.

ہندوستان تشریف لائے۔ ان 25 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد 41 تابعین عظام رحمہم اللہ کا وُرُودِ مسعود اس ہندوستان میں ہوا، جن کے آخری تابعی ابوسلمہ الزطی تھے۔ پھر بیالیسویں تابعی محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے ہند اور سندھ میں فاتحانہ قدم رکھا اور ایک وسیع مسجد تعمیر کروائی جو 4000 بچوں کی تعلیم وتربیت کا مرکز بنا۔ پھر 18 تبع تابعین نے ہندوستان کی سرزمین کو اپنے وجود سے شرف بخشا۔

اس کے بعد دِین کا تسلسل ہندوستان میں سیل رواں کی طرح جاری ہوگیا۔ رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا اور اس مبارک سلسلے کو اللہ تعالیٰ اپنے دِین کی تبلیغ وترویج کے لیے اپنے بندوں میں سے ایک کے بعد ایک داعی اور مبلغ کھڑا کرتا رہا جو اس مشن کی تکمیل کے لیے وقف رہا۔ آخر اس تسلسل کی مالا کا ایک موتی مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کی شکل میں پیدا ہوا، جو علم ومعرفت اور زہد وتقویٰ میں ایک مثال تھے۔ انہوں نے سلطان المحد ثین فی الہند الشیخ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے امرتسر میں حدیث کی اجازۃ حاصل کی اور بھوجیاں کے اندر مدرسہ فیض الاسلام کی بنیاد رکھی اور مسند تدریس پر بیٹھ کر اس کا حق ادا کردیا۔ آخر 1925 (عیسوی) میں علم ومعرفت اور روحانیت کا یہ چراغ بجھ گیا۔ آپ نے تین بیٹے، عبدالرحمان، عبداللہ اور عبدالرحیم چھوڑے، جو کہ باپ کی طرح علم وفضل اور دِین وتقویٰ کی دولت سے مالا مال تھے اور بہت سے متلاشیانِ علم نے ان سے کسبِ فیض کیا، جن میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ قابلِ ذکر ہیں، جو کہ 'الاعتصام' کے بانی اور مدیر اوّل تھے۔ مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد بڑے بیٹے مولانا عبدالرحمان بھوجیانی نے صحیح جانشینی کا حق ادا کیا، جن کی شخصیت زہد وتقویٰ میں مثالی تھی۔

ان ہی ایام میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی طرف سے اسلامی سلطنت کے قیام اور مسلمانوں کے لیے الگ وطن بنانے کے لیے پیش کیے جانے والے دوقومی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کی تگ ودو جاری تھی۔ جب قائداعظم محمد علی جناح سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے بننے والے ملک میں کون سا نظام رائج کریں گے؟ تو انہوں نے اپنی جیب سے قرآن نکال کر پیش

کر دیا کہ ہمارا نظام یہ ہوگا۔ چنانچہ حصولِ آزادی کی کوششیں رنگ لائیں اور لاکھوں قربانیاں دینے کے بعد پاکستان کے نام سے ایک اور مسلمان سلطنت معرضِ وجود میں آئی۔ ان قربان ہونے والے شہداء میں مولانا فیض اللہ خان بھوجیانی رحمہ اللہ کے دو صاحبزادے عبداللہ اور عبدالرحیم بھی شامل تھے۔

واضح رہے کہ دعوت و تبلیغ کے اس کارواں کے سرخیل شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ تھے، ان کے بعد مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ، اور پھر مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا حافظ محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد گوندلوی رحمہم اللہ جیسے اعلام نے اس منہج کی آبیاری کی۔

حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ وہ شخصیت ہیں کہ ارضِ پاکستان نے ان جیسا ذہین پیدا نہیں کیا۔ آپ کے دو قابل فخر شاگرد مولانا حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ اور مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ نے آپ سے صحیح بخاری پڑھی۔ ان صاحبین کے لیے یہ بڑی سعادت کی بات تھی کہ حضرت حافظ گوندلوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تم دنیا میں کیا کام کر کے آئے ہو؟ تو میں کہوں گا کہ میں یحیین کو تیار کر کے آیا ہوں۔ یعنی ان دونوں کا علم و عمل اور زہد و تقویٰ اس قدر تھا کہ ان کے شیخ مکرم ان کو پڑھا کر میدانِ عمل کے لیے تیار کرنے کو ہی اپنے لیے اعزاز اور فلاح کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ فراغت کے بعد دین کی ترویج کے لیے بونگہ بلوچاں (پھول نگر، قصور) میں آکر رہائش پذیر ہوئے اور اپنے روحانی بھائی حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کے ساتھ مشورہ کر کے ایک دینی ادارہ بنانے کی کوشش شروع کر دی۔ چنانچہ اس بارے میں سن 1970 میں پہلا اجلاس راجہ جنگ (قصور) میں ہوا۔ اسی سال دوسرا اجلاس مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد میں ہوا، جس میں حاجی غلام نبی خادم بھی شامل تھے۔ تیسرا اجلاس بھی اسی سال ہوا، جس کا مقام تاندلیانوالہ تھا۔ اس کے بعد بونگہ بلوچاں کے نیک طینت احبابِ گرامی نے دینی مرکز کی تعمیر کے لیے 32 کنال 14 مرلے

زمین فی سبیل اللہ دے دی۔ جس کے بعد صاحبین نے اپنے شیخ محدث العصر حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کے حکم پر کام شروع کر دیا۔ چنانچہ مارچ 1971 میں یہاں پہلا جمعہ حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے پڑھایا اور اسی موقع پر حضرت گوندلوی رحمہ اللہ کے ساتھ میاں محمد باقر رحمہ اللہ اور صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ نے اس مرکز کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد حضرت حافظ شرقپوری رحمہ اللہ اپنے مشن کے ساتھی حضرت حافظ میر محمدی رحمہ اللہ ، جو کہ مدرسہ محمدیہ (میر محمد) میں پڑھا رہے تھے، کو مستقل طور پر اپنے پاس لے آئے اور دونوں بزرگوں نے دعوتِ دین کا کام شروع کر دیا۔

اب وہ ادارہ جو "مرکز تبلیغ اسلام" کے نام سے شیخین کریمین یحیین کے ہاتھوں قائم ہوا (جو بعد ازاں مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان کے نام سے معروف ہوا اور اس وقت ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ کے نام سے وقف اور رجسٹرڈ ہے) اس ادارے میں ان بزرگوں نے خالص دِین کی تبلیغ و ترویج کے لیے محنت شروع کی۔ ان بزرگوں نے اپنی زندگی اسی مبارک کام میں بسر کر دی اور اسی مشن کو انجام دیتے ہوئے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کے بعد حضرت حافظ محمد یحییٰ شرقپوری رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند مدینہ یونیورسٹی سے فیض یافتہ، فہم و بصیرت میں نرالا مقام رکھنے والے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ (رئیس ادارۃ الاصلاح) جو کہ ان دونوں بزرگوں کی زندگی میں بھی یہاں جمعہ پڑھایا کرتے تھے اور تبلیغی سلسلے میں بھی اپنی خدمات دِیا کرتے تھے، اور حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کے رضاعی بھائی اور جماعت میں علم تجوید کی ابتدائی خدمات پیش کرنے والے کہنہ مشق استاد فضیلۃ الشیخ قاری عزیر احمد حفظہ اللہ (نائب رئیس ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ) اپنے اٹھارہ رُکنی ٹرسٹیز کے ساتھ مل کر اس ادارے کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں۔

یحیین کریمین نے جب دعوت و تبلیغ کے سلسلے کا آغاز کیا تو اس کا مختصر نصاب اس انداز میں مرتب کیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انبیاء و رُسل، آسمانی کتابوں، یومِ آخرت اور تقدیر کا مکمل تعارف کروانے کے لیے ایمان، توحید و رسالت اور عبادات کے متعلق جملہ

شرعی احکام سمجھانے کے لیے اسلام کی تعلیم دینا شروع کی، نیز لوگوں میں للّٰہیت اور خشوع پیدا کرنے کے لیے انہیں احسان کے مفہوم و مراتب سے روشناس کیا اور ان کو اخلاقِ عالیہ سے متصف کرنے کے لیے اپنی کوششیں جاری کیں اور اس کے لیے مختلف علاقوں میں جا کر تربیت کے حلقے بھی قائم کیے۔ یہ وہی چار اصول ہیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے دِلوائی۔ ان ہی چار اصولوں کو سمجھانے کے لیے پانچواں اصول تبلیغ ونفیر، جو کہ جبرائیل علیہ السلام کی آمد و رفت سے نکلتا ہے، بنایا گیا۔ اس لیے حدیثِ جبریل کو انہوں نے اپنے اصولوں کا مصدر قرار دیا، جس کی روشنی میں اس کتاب کو ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل سمجھنے کے لیے پہلے حدیثِ مبارکہ کا مطالعہ فرمائیے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دِن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو اچانک ایک آدمی ہمارے پاس نمودار ہوا، جس نے نہایت سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال بھی نہایت سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار بھی دِکھائی نہیں دے رہے تھے (یعنی وہ مسافر بھی نہیں لگ رہا تھا) لیکن ہم میں سے کوئی اس کو جانتا بھی نہیں تھا۔ وہ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دِیے اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتلایئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْـإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)) ❶

''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ کی ادائیگی کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو اور اگر تمہارے پاس سفر کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔''

اس نے کہا: آپ نے سچ بتلایا ہے۔ ہمیں اس کی اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ خود ہی نبی ﷺ سے سوال کر رہا ہے اور خود ہی اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے متعلق بتلایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ))

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روزِ آخرت پر ایمان لاؤ اور تقدیر کے اچھا اور بُرا ہونے پر ایمان لاؤ۔''

اس نے کہا: آپ نے سچ بتلایا ہے۔ پھر اس نے پوچھا: مجھے احسان کے متعلق بتلایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

اس نے کہا: مجھے قیامت کے متعلق بتلایئے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ))

''جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

اس نے کہا: قیامت کی نشانیوں کے متعلق ہی بتلا دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ))

''علاماتِ قیامت یہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی اور تم ننگے پاؤں، برہنہ بدن، محتاج اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟))

''اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والے صاحب کون تھے؟''

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ)). ❶

''یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمھیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کیے تھے، وہ سوالات اسلام کے تقریباً جملہ احکام کے متعلق تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جوابات دے کر گویا لوگوں کو اسلام کی تمام تعلیمات سے آگاہ فرما دیا۔ یہ کتاب درحقیقت مذکورہ حدیث کی ہی مفصل شرح ہے اور کتاب کی ترتیب بھی اسی کے مطابق لگائی گئی ہے۔

دعوتِ دین کے پہلے اصول ''اسلام'' کا باب قائم کیا ہے، جس میں اسلام کا معنی و مفہوم، فضائل و خصائص اور نواقضِ اسلام ذِکر کرتے ہوئے اس کے ارکان (توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس کے بعد اسلامی اخوت کے فضائل اور تقاضے ذِکر کیے ہیں۔

اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دوسرے سوال کی روشنی میں ''ایمان'' پر بحث کی ہے، ایمان کا معنی و مفہوم، اس کے ارکان، اس کے فضائل اور اہلِ ایمان کے اوصاف تحریر کیے ہیں۔

اس کے بعد تیسرے سوال کے تناظر میں ''احسان'' کا اصول بنا کر اس کی تشریح و توضیح ذِکر کی گئی ہے۔

بعد ازاں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے استفسار پر علاماتِ قیامت

❶ صحيح البخاري: ٥٠ـ صحيح مسلم: ٨.

بیان فرمائیں تو اس میں بنیادی طور پر یہ بتلایا گیا کہ قربِ قیامت اخلاقیات کا جنازہ نکل جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، بے عملی، بے راہ روی، بدکرداری اور والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ لہٰذا اس کے پیشِ نظر ہم نے ''حسنِ اخلاق'' کا باب بنایا ہے، جس میں حسنِ اخلاق کی اہمیت اور فضائل کا تذکرہ کیا اور اس کے بعد چند اہم اور ضروری آداب کو احاطۂ تحریر میں لائے ہیں۔

پھر ان چاروں اصولوں کو سمجھانے اور بتلانے کے لیے اور ان کی روشنی میں تعلیم و تربیت دینے کے لیے تبلیغ ونفیر کا اصول بنایا گیا، جو کہ جبرائیل علیہ السلام کی آمد و رفت سے لیا گیا ہے۔

ہم تمام قارئین کو دعوت دیتے ہیں کہ آیئے! اس مبارک کام میں ہمارے قدم سے قدم ملا کر اس کارواں کا حصہ بن جایئے، اس نبوی مشن کے لیے اپنا وقت، اپنا علم، اپنا مال اور اپنی صلاحیتیں وقف کیجیے، دِین کی آبیاری اور اسلام کی سربلندی کے لیے حتی الوسعت اپنا حصہ ڈالیے، اچھے مشوروں اور مفید آراء سے ہمیں نوازِیے، غرضیکہ دامے دِرمے، سخنے قدمے، جیسے بھی ممکن اور میسر ہو سکے اس کارِخیر میں معاونت کیجیے۔ ربِ کریم ہم سب کو توفیقِ عمل سے نوازتے ہوئے ہماری ادنیٰ سی کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔

میں آخر میں رب تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ میری اس معمولی سی کاوش کو میرے والدین کے لیے اور میرے اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور میری اولاد کو اس مشن پر چلائے۔ اس کے بعد میں اپنے پیارے بھائی حافظ فیض اللہ ناصر کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کتاب کی تیاری کے صلے میں ایمان والی، صحت والی اور خوشی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، ان کے ہاتھوں اور زبان پر خیر کو جاری فرمائے، ان کی کاوشوں کو ثمر آور بنا کر کل قیامت کے روز معلمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب فرمائے اور اپنے دِیدار کا مستحق ٹھہرائے۔ ان کے علاوہ قاری عبدالرشید قمر صاحب اور قاری بلال نذیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب کو منصۂ شہود پر لانے میں تعاون کیا، اور محمد حسن خان کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے، جنہوں نے کتاب کی خوبصورت ڈیزائننگ اور سیٹنگ کی۔

اس کتاب میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نظر آئے تو اس کی نسبت میری طرف ہے اور اگر اس میں خوبی اور اچھائی ہے تو وہ اللہ کے فضل وکرم سے ہے۔ اور انتہائی ادب کے ساتھ میری گزارش ہے کہ:

وَإِنْ تَجِدْ عَيْبًا فَسُدَّ الْخَلَلَا

جَلَّ مَنْ لَّا عَيْبَ فِيْهِ وَعَلَا

''اور اگر تم کوئی عیب پاؤ تو اس نقص کو دُور کردو۔ بلند وبالا وہی (اللہ کی) ذات ہے جس میں کوئی عیب نہیں۔''

لہٰذا اہل علم اس کتاب میں اگر کسی مقام پر کوئی غلطی دیکھیں تو اس سے آگاہ کریں اور اصلاح بھی فرمائیں کیونکہ بتقاضائے بشریت غلطی کا ہونا عین ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دِین کے لیے قبول فرمالے، ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو اعزازِ قبولیت سے نوازتے ہوئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

أخوكم في الله

قاری صہیب احمد میر محمدی

مدير

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

ناظم اعلیٰ

ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ، پاکستان

البدر، پھول نگر، تحصیل پتوکی، ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت وتبلیغ

اہمیت، فضائل، اسالیب اور میادِین

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں کا مرکب بنایا ہے: ایک جسم اور دوسری رُوح۔ جسم چونکہ مٹی سے بنا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی خوراک مٹی سے ہی پیدا فرما دِی اور رُوح چونکہ آسمانوں سے آئی ہے اس لیے اس کی خوراک بھی آسمان سے ہی نازل فرمائی ہے، جس کو وحی کہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء کرام پر کتابوں اور صحائف کی صورت میں نازل کرتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رُشد و ہدایت کے لیے انبیاء اور رُسل کا ایک تسلسل قائم فرمایا۔ ہر پیغمبر نے اپنی قوم کو اللہ کے دِین کی طرف بلانے کے لیے اپنے شب و روز وقف کیے رکھے اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے اپنی اپنی اُمت کے لوگوں کو اس قابل بنانے کی کوشش کی کہ وہ اللہ کے محبوب اور مقرب بن جائیں۔ اس مبارک سلسلے کی آخری کڑی ہمارے پیارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے راہبر اور راہنما بنا کر بھیجا گیا۔ گویا معلوم ہوا کہ دعوت و تبلیغ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ سنت ہے۔

آیئے! ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ دعوت کا معنی و مفہوم کیا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے؟ اس کے کون کون سے میادین ہیں؟ اس کے کون کون سے اسالیب ہیں؟ داعی کے اوصاف کیا ہیں؟ اور پھر آخر میں ہم اس پر بھی بحث کریں گے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو طاقت اور صلاحیت دی ہے، اسی طرح کی طاقت اور صلاحیت اللہ تعالیٰ نے عورت

میں بھی رکھی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالُ)) ❶

''عورتیں بھی مردوں ہی کی مانند ہیں۔''

لہٰذا دین کی دعوت و تبلیغ میں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ساتھ ہیں۔ سو ہم اس کی وضاحت بھی کریں گے کہ ایک مومنہ عورت کے لیے دعوت کا دائرہ کار کیا ہے؟ کن شروط اور کن اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے اسے اس مبارک میدان میں اُترنا چاہیے؟

سب سے پہلے دعوت کا معنی ومفہوم سمجھتے ہیں۔

دعوت کے لغوی معانی:

1 ...... ''اَلدَّعْوَةُ'' کا لفظ دَعَا یَدْعُو سے ہے اور اس کا مطلب ہے کسی کو بلانا اور کسی سے کوئی چیز طلب کرنا۔ عربی زبان میں جب دَعَا اِلَیهِ کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے فلاں شخص نے کسی چیز کی طرف دعوت دی، کسی کو بلایا اور کسی چیز کی طلب پیش کی۔ عربی زبان میں ایک لفظ بولا جاتا ہے: دَعَا اِلٰی فُلَان ''فلاں شخص نے فلاں شخص کو فلاں چیز کی طرف بلایا اور اس کے پاس آنے کی طلب پیش کی۔''

اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝﴾ [الفرقان: ١٤]

''تم آج ایک ہلاکت کو نہ طلب کرو، بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں کو طلب کرو۔''

اور اس کی مزید وضاحت رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے، جس میں آپ نے روزِ قیامت عرش کا سایہ پانے والے سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی ان میں سے وہ ہوگا کہ:

((وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ

❶ سنن أبی داود: ٢٣٦ ـ سنن الترمذی: ١١٣ ـ سنن ابن ماجه: ٦١٢ .

اللّٰہَ......)) ❶

''وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت بلاتی ہے (اور اس سے برائی کی طلب کرتی ہے) لیکن وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔''

❷:...... دعوت کا دوسرا معنی ضیافت اور مہمان نوازی بھی ہے۔ عربی زبان میں کہا جاتا ہے کہ كُنَّا فِي دَعْوَةِ فُلَانٍ یعنی ہم فلاں شخص کی دعوت میں تھے، فلاں شخص نے ہماری مہمان نوازی کی اور ضیافت کا بندوبست کیا، جس وجہ سے ہمیں اس کے پاس جانا ہوا۔

انبیاء اور رُسل کی دعوت کے آغاز سے لے کر آج تک ہمیشہ وہی دعوت کامیاب ہوئی جس میں مخاطبین کا احترام ملحوظ رکھا گیا، اخلاقیات کا اہتمام کیا گیا، اپنائیت کا جذبہ رکھا گیا اور انہیں یہ ثابت کیا گیا کہ میں آپ کا ہمدرد ہوں اور آپ کا خیر خواہ ہوں۔ اس لیے انبیاء اور رُسل کا بھی یہ طریقہ رہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہ طریقہ رہا۔ جتنے بھی نیک اور صالح لوگ ہیں ان کو اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی کیا کہتا اور کیا کرتا ہے، بلکہ انہیں صرف اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے یہ مبارک پیغام فلاں کے دِل میں اُتر جائے اور وہ اللہ کے قریب ہو جائے اور تقربِ الٰہی کے حصول کے بعد خود بھی اس پیغام کو لوگوں تک پھیلانے لگے۔

❸:...... دعوت کا تیسرا معنی جو عربی لغت میں استعمال ہوتا ہے، وہ ہے قربت۔ کوئی بھی دعوت اپنا مقام کسی کے دِل میں اس وقت تک نہیں بنا سکتی جب تک دعوت دینے والے کو دو چیزیں میسر نہ ہوں: ایک اللہ کی قربت، کہ وہ اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے اور دوسرا وہ لوگوں کے قریب ہو کر، ان کے ساتھ مل جل کر ان کے معاملات کو درست کرنے کے لیے خوبصورت انداز اور اچھا رویہ اپناتا ہے اور اس کی روشنی میں ان کی اصلاح کرتا ہے۔ اس لیے عربی زبان میں ایک لفظ بولا جاتا ہے کہ هُوَ مِنِّي دَعْوَةُ الرَّجُلِ ''فلاں شخص میرا بہت قریبی ہے۔'' یعنی میں اس کو جو کچھ بھی کہوں گا، وہ اس کو تسلیم کرے گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میری گفتگو واقعتاً

---

❶ صحیح البخاری: ۱۴۲۳۔ صحیح مسلم: ۱۰۳۱.

اصول وضوابط کی روشنی میں ہوتی ہے، لہٰذا اس منہج کی بنیاد پر میرے اور اس کے درمیان بہت قربت ہے۔

4:...... دعوت کا چوتھا معنی مدد چاہنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾ [الأنعام: ٤٠]

''کہہ دیجیے! تمہارا کیا خیال ہے اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر قیامت آ جائے تو کیا اللہ رب العزت کے علاوہ سے تم مدد مانگو گے، اگر ہو تم سچے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾ [البقرۃ: ۲۳]

''مدد مانگو اپنے حمایتیوں سے، اللہ کے علاوہ، اگر تم سچے ہو۔''

دعوتی عمل ایک تو انفرادی ہوتا ہے اور ایک اجتماعی ہے۔ انفرادی عمل انسانی زندگی کا اپنا ذاتی عمل ہوتا ہے جبکہ اجتماعی عمل ہمیشہ اجتماعی طریقے سے ہی مکمل ہوتا ہے اور اسے کرنے کے لیے انسان کبھی بھی اکیلا کام نہیں کر سکتا بلکہ اسے مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے احباب و رُفقاء اور کارواں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے لیے دست و بازو بنیں۔ پھر ان میں اس خوبصورت مقصد کے حصول کے لیے اپنی صلاحتیں لگانے اور محنت کرنے کا ذوق و شوق اور تڑپ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے: دَعَا بِہٖ ''کسی کو حاضر ہونے کے لیے کہنا۔'' دعوت کے مشن کو کامیاب بنانے کے لیے جب تک آپ کسی کو اس پر تیار نہیں کرتے، اس کے پاس نہیں جاتے، اس کو بلا کر اس پر قائل نہیں کرتے اور اس کی ذہن سازی نہیں کرتے، تب تک آپ میدانِ عمل میں اکیلے ہی رہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انفرادی میدان میں انسان اکیلا ہی کام کرتا ہے لیکن اجتماعی میدان میں ہمیشہ مل جل کر، آراء کا تبادلہ کر کے، تجربات کا تبادلہ کرتے ہوئے سب کی مدد اور تعاون سے یہ کام کیا جاتا ہے۔

5:...... دعوت کا پانچوں معنی چلانا اور لازم سمجھنا ہے۔ عربی زبان میں کہا جاتا ہے:

دَعَـاهُ اِلَـى الْأَمْرِ ''یعنی داعی کا اس ذِمہ داری کو اپنے اوپر لازمی قرار دینا۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَو آيَةً)) ❶

''مجھ سے (جو بھی سنو) آگے پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''

لہٰذا داعی میں دعوت وتبلیغ کی اس ذِمہ داری کا احساس ہونا چاہیے کہ یہ ایک لازمی اور ضروری اَمر ہے اور اگر مجھے ایک آیت کا بھی علم ہے تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی بھی لوگوں کو تبلیغ کروں اور اس کا علم لوگوں تک پہنچاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی منہج لیا تھا، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دورانِ حج اس وقت لوگوں کو تبلیغ کر رہے تھے جب لوگ کنکریاں مار رہے تھے، تو کسی بندے نے کہا: بھلا یہ کوئی وقت ہے دین کی دعوت کا؟ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهِ ـ وَأَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ ـ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّـي أُنْـفِـذُ كَـلِـمَةً سَـمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا. ❷

''اگر تم اس پر تلوار رکھ دو (آپ نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا) پھر مجھے گمان ہو کہ میں گردن الگ ہونے سے پہلے پہلے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ بیان کر سکوں گا جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، تو میں ضرور اس کلمے کو ادا کروں گا۔''

جب تک اس انداز سے تڑپ پیدا نہیں ہوتی تب تک داعی اپنے مشن میں کامیابیوں اور ثمرات کو حاصل کرنے میں صحیح طور پر کامیاب نہیں ہو پاتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس طرح کی تڑپ نہ ہو تو بہت ساری خواہشیں ادھوری رہ جاتی ہیں اور بہت سے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٣٤٦١. ❷ صحيح البخاري، قبل حديث رقم: ٦٨.

6: ...... دعوت کا چھٹا معنی پکارنا ہے۔ جب تک آپ کسی کو پکارتے نہیں ہیں اور اس کے سامنے اپنا درد رکھتے نہیں ہیں تب تک یہ میدان اپنے ثمرات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا﴾ [الكهف: ٥٢]

''جس دن اللہ رب العزت فرمائے گا: بلاؤ میرے ان شریکوں کو جو تم نے گمان کر رکھے تھے۔ سو وہ انہیں پکاریں گے تو وہ انہیں کوئی جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔''

جنابِ زین العابدین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: دین کی طرف دعوت کیسے دی جائے؟ تو انہوں نے فرمایا:

يَقُولُ: أَدْعُوكَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى دِينِهِ.

''داعی (اپنے مخاطب سے) کہے کہ میں تجھے اللہ کی طرف اور اس کے دِین کی طرف بلاتا ہوں۔''

سب سے پہلے تو داعی کے اندر یہ سوچ ہونی چاہیے کہ جب میں کسی کو دعوت دوں گا تو نہ تو میں نے تکبر کرنا ہے اور نہ مجھے شرم اور حیاء کرنی ہے، کیونکہ تکبر کرنے والا اور شرم محسوس کرنے والا نہ تو عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی وہ دین کا کام کر سکتا ہے۔

حق و باطل کی تمیز کے لیے یہ ایک اساسی نکتہ ہے کہ حق ہمیشہ اللہ کی طرف بلائے گا، دِین کی دعوت دے گا اور مخلوق کو اس کے خالق سے جوڑنے کی بات کرے گا جبکہ باطل ہمیشہ اللہ کی بجائے شخصیات کی طرف بلائے گا، کسی ذاتی غرض اور مقاصد کو سامنے لا رکھے گا، اسے اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی شخص دِین دار بنے بلکہ اسے صرف یہ غرض ہوتی ہے کہ یہ میری بات مان لے اور میں اس کو جیسے چاہوں استعمال کر سکوں۔

اس لیے کاروانِ دعوت میں نکلنے والوں کو اس معنی پہ غور کرنا ہو گا کہ لوگوں کو جو پکار لگانی

ہے کہ وہ کس راہ پہ چلیں، وہ صرف دو پکاریں ہونی چاہئیں: ''اللہ کی طرف آ جاؤ'' اور ''اس کے نازل کردہ دِین کی طرف آ جاؤ'' رسول اللہ ﷺ نے یہی پکار لگائی تھی تو لوگوں کو دِینِ اسلام کی نعمت نصیب ہوئی۔

7:...... دعوت کا ساتواں معنی رغبت کرنا، دعا کرنا، یا کسی بھی مذہب اور نظریہ کی تبلیغ کرنا اور ترغیب دینا۔ اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَيٰقَوْمِ مَا لِيٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴾

[الغافر:٤١]

''اے میری قوم! مجھے کیا ہے؟ میں تمہیں نجات کی ترغیب دیتا ہوں اور تم مجھے آگ کی ترغیب دیتے ہو۔''

جب آپ کسی بھی نظریے کی دعوت دیتے ہیں تو جب تک آپ میں تڑپ نہیں ہوتی آپ کسی کے سینے میں وہ تڑپ پیدا بھی نہیں کر سکتے اور جب تک خود آپ میں اس نظریے کی رغبت نہیں ہوتی تب تک آپ کسی کے دِل میں وہ رغبت پیدا بھی نہیں کر سکتے۔ دین کے لیے اپنا وقت اور صلاحیت لگانے کا جتنا جوش اور جذبہ آپ کے اندر ہو گا اتنا ہی آپ دوسروں تک منتقل کر سکیں گے۔ پھر صرف یہ جذبات ہی نہ ہوں بلکہ انبیاء اور رُسل کا یہ مبارک طریقہ رہا ہے کہ ان کے اندر جذبہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ تڑپ بھی ہوتی تھی کہ کسی نہ کسی طریقے سے لوگ جہنم سے بچ جائیں اور اس تڑپ کا اظہار وہ صرف دعوت سے ہی نہیں کرتے تھے بلکہ رات کو اُٹھ اُٹھ کر اپنی قوم و ملت کے لیے دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہر انداز اور ہر طریقے سے یہ شوق، رغبت اور تڑپ ہونی چاہیے کہ لوگ راہِ راست پر آ جائیں، دِین کو اپنا لیں اور جہنم سے بچ کر جنت کے مہمان بن جائیں۔

8:...... دعوت کا آٹھواں معنی ''پوچھنا'' ہے۔ سورۃ البقرۃ میں بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ موسیٰ علیہ السلام سے طرح طرح کے سوال کرنے لگے، چنانچہ انہوں نے کہا:

﴿ اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ﴾ [البقرة: ٦٩]

''ہمارے لیے اپنے رب سے پوچھ کہ اس (گائے) کا رنگ کیسا ہو؟''

یہاں اُدْعُ کا لفظ پوچھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

9: ...... دعوت کا نواں معنی دعا مانگنا ہے۔ جیسا کہ ربِ کریم کا حکم ہے:

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾

[الأعراف: ٥٥]

''اپنے رب سے گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر دعا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

دعا ربِ کریم سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کا ذریعہ ہے۔ تنہائی میں، یکسوئی سے، گڑگڑا کر اور خشیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ لہٰذا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کا جذبہ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعوتی میدان میں اپنی محنت کی قبولیت اور اس کے مؤثر ہونے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

10: ...... دعوت کا دسواں معنی حکم دینا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ﴾

[الحديد: ٨]

''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، جب کہ رسول تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم رب پر ایمان لاؤ۔''

کاروانِ دعوت میں شامل ہونے والا جب تک امیر کا حکم نہیں مانتا اور جو اس کو ذمہ داری تفویض کی گئی ہو اس کا خیال نہیں رکھتا تو وہ کبھی بھی دعوت کے میدان میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

11: ...... اسی طرح دعوت کا لفظ عبادت کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ﴾ [الأعراف: ۱۹۴]

''بے شک اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمہارے جیسے بندے ہی ہیں۔''

عبادت دراصل تخلیقِ انسانی کا مقصد ہے،تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اہتمام نہیں کرتا اس کی زبان میں نہ تو تاثیر ہوگی اور نہ ہی اسے دعوتی مشن میں کامیابی ملے گی۔

دعوت کے اصطلاحی مفاہیم:

①:......شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللّٰهِ هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِيمَانِ بِهٖ، وَبِمَا جَاءَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ، بِتَصْدِيقِهِمْ فِيمَا أَخْبَرُوا بِهٖ وَطَاعَتِهِمْ فِيمَا أَمَرُوا. ❶

''اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پر اور اس شریعت پر جو اس کے رسول لے کر آئے ہیں؛ ایمان لایا جائے اور پھر جو باتیں وہ بتلائیں ان کی تصدیق کی جائے،اور جس چیز کا وہ حکم دیں اس کی اطاعت کی جائے۔''

②:......الشیخ سید محمد وکیل دعوت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللّٰهِ هِيَ جَمْعُ النَّاسِ إِلَى الْخَيرِ وَدَلَالَتُهُمْ عَلَى الرُّشْدِ بِأَمْرِهِمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُنْكَرِ. ❷

''دعوت اِلی اللہ سے مرادلوگوں کوخیر و بھلائی کی طرف اکٹھے کرنا اور انہیں اچھے کاموں کی ترغیب دے کر اور برے کاموں سے منع کر کے ہدایت کی راہ دِکھانا۔''

---

❶ مجموع الفتاوی: ۱۵/ ۱۵۷.

❷ أسس الدعوة وآداب الدعاة، ص: ۹.

③......الشیخ محمد خضر حسین لکھتے ہیں:

حَثُّ النَّاسِ عَلَى الْخيرِ وَالْهَدْيِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لِيَفُوزُوا بِسَعَادَةِ الْعَاجِلِ وَالآجِلِ . ❶

''لوگوں کو بھلائی اور ہدایت کی ترغیب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، تاکہ وہ دنیا اور آخرت کی سعادت پا کر کامیاب ہوسکیں۔''

④......اور اس سلسلے میں دعوت کا سب سے پیارا مفہوم ومقصد وہ ہے جو سیدنا ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے شاہِ فارس رُستم سے کہا تھا کہ:

جَاءَ اللّٰهُ بِنَا لِنُخْرِجَ الْعِبَادَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلٰى عِبَادَةِ رَبِّ الْعِبَادِ، وَمِنْ جَورِ الْأَدْيَانِ إِلٰى عَدْلِ الْإِسْلَامِ، وَمِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلٰى سَعَةِ الْآخِرَةِ . ❷

''اللہ تعالیٰ ہمیں اس لیے لایا ہے تاکہ ہم بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر بندوں کے رب کی بندگی کی طرف لائیں، ادیانِ باطلہ کے ستم سے نکال کر اسلام کے عدل کی جانب لائیں اور دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی آسائش ووسعت کی طرف لائیں۔''

❶ الدعوة إلى الإصلاح، ص: ١٧ .

❷ تاريخ الطبری: ٣/ ٥٢٠ .

دعوتِ دین کے فضائل وثمرات

دعوتِ دین کے بے شمار فضائل وثمرات ہیں، جن میں سے چند ایک کو یہاں زینتِ قرطاس کرتے ہیں۔

① دعوتِ دین انبیاء کرام کا مشن ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

①: ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا﴾ [نوح: ۵]

''اس (نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔''

②: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾

[یوسف: ۱۰۸]

''کہہ دے: یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت سے اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی۔''

③: ﴿لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِیْمٍ﴾ [الحج: ٦٧]

''اور ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجا لانے والے ہیں، پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے، آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے، یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔''

④: ﴿وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا

تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ [القصص: ٨٧]

''خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں، اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔''

⑤: ﴿ وَ الَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴾ [الرعد: ٣٦]

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں، آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔''

⑥: ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ [النحل: ١٢٥]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کر جو سب سے اچھا ہے۔''

⑦: ﴿ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

[النحل: ٣٦]

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا (تا کہ وہ لوگوں کو یہ دعوت دے کہ) اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''

② دعوتِ دین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشن ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

''تم سب سے بہتر اُمت ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔''

③ دعوتِ دین سب سے پیارا مشن ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ ﴾ [حم السجدة: ۳۳]

''اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

④ دعوتِ دین صدقہ کی ایک صورت ہے:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))

''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر کوئی صدقہ نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ))

''وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))

''پھر کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد کر دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ))

''پھر (لوگوں کو) نیک کام کرنے کی ترغیب دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)) ❶

''پھر لوگوں کو (اپنے) شر سے بچائے، یقیناً یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

⑤ دعوتِ دین کے لیے نکلنا دنیا ومافیہا سے افضل ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غُدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) ❷

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت ایک سفر یا شام کے وقت ایک سفر دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔''

⑥ دعوتِ دین اجرِ عظیم کا ذریعہ ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء: ١١٤]

''ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے، اسے ہم یقیناً بہت بڑا اجر دیں گے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ

❶ صحيح البخاري: ٦٠٢٢ـ صحيح مسلم: ١٠٠٨.

❷ صحيح البخاري: ٦٥٦٨.

عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) ❶

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔''

⑦ دعوتِ دین فرشتوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہے:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی مخلوق، حتیٰ کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی، لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

⑧ دعوتِ دین بہترین لوگوں کی نشانی ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَيُؤْلَفُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ، وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ)) ❸

مومن وہ ہے جو لوگوں سے محبت کرتا ہو اور لوگ اس سے محبت کرتے ہوں، اس

❶ صحیح مسلم: ٢٦٧٤.

❷ سنن الترمذی: ٢٦٨٥ - صحیح الجامع: ١٨٣٨.

❸ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٠٦.

آدمی میں بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں جو نہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی لوگ اس سے مانوس ہوتے ہیں۔''

⑨ دعوتِ دین بہترین نصرت الٰہی کا سبب ہے:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ کمزور لوگوں کی دعاؤں (پکار اور دعوت)، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے اس اُمت کی مدد فرماتا ہے۔''

⑩ دعوتِ دین اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے:

خثعم قبیلہ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ ثُمَّ الأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَبْغَضُ الأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ثُمَّ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ)) ❷

''اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے، پھر صلہ رحمی کرنا، پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، اور تمام اعمال سے زیادہ قابلِ نفرت عمل اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور قطع رحمی کرنا ہے۔''

⑪ دعوتِ دین حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

---

❶ سنن النسائي: ٣١٧٨۔ صحيح الجامع: ٢٣٨٨.

❷ صحيح الجامع: ١٩٨.

وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ﴾ [التوبة : ۷۱]

''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔''

⑫ دعوتِ دین پر ثابت قدمی کا ذریعہ ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ﴾

[محمد: ۷]

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔''

⑬ دعوتِ دین نیکی کی توفیق ملنے کا باعث ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۶۹ ﴾

[العنكبوت: ٦٩]

''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھائیں گے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

⑭ دعوتِ دین نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ ہے:

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا ، كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَـمِـلَ بِهَا ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

فَعُمِلَ بِهَا ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)) ❶

''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا جانے لگا، تو اسے اس کا اجر بھی ملے گا اور جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کے اجر جتنا اجر بھی اسے ملے گا، ان تمام کے اجر و ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس پر اس کا (اپنا) گناہ بھی ہوگا اور جو جو اس پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اسے ملتا رہے گا، ان میں سے کسی کے گناہ سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''

⑮ دعوتِ دین ہر قسم کے خسارے سے نجات کا ذریعہ ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ﴾ [العصر: ١ ـ ٣]

''زمانے کی قسم! یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کیے، آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔''

⑯ داعی کے لیے مرنے کے بعد بھی اجر جاری رہتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ ، وَهُوَ فِي قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا ، أَوْ أَجْرَى نَهْرًا ، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا ، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا ، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا ، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا ، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ

❶ سنن ابن ماجه: ٢٠٣ـ صحيح الجامع: ٦٣٠٥.

مَوْتِهِ))❶

''سات کام ایسے ہیں کہ بندے کے لیے اس کی موت کے بعد بھی ان کاموں کا اجر جاری رہتا ہے، جبکہ وہ قبر میں ہوتا ہے: جس نے علم سکھلایا، یا نہر کھودی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا وراثت میں مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) چھوڑ کر گیا، یا ایسی اولاد چھوڑ گیا جو اس کی موت کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))❷

''جو شخص (لوگوں کو) ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے (اپنے اجر کے علاوہ) اس شخص کے اجر کے مثل بھی اجروثواب ملے گا جو اس کی بات مان کر ہدایت کے راستے پر چلے گا، یہ ان کے اجر سے کمی نہیں کرے گا۔ اور جو شخص گمراہی کی دعوت دے تو اس پر (اپنے گناہ کے علاوہ ہر) اس شخص کا گناہ بھی ہوگا جو اس کی بات مانے گا اور یہ ان کے گناہ سے بھی کچھ کمی نہیں کرے گا۔''

⑰ دعوتِ دین جہنم سے آزادی کا سبب ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا، فَذَالِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ، أَنَا

❶ صحيح الجامع: ٣٦٠٢. ❷ صحيح مسلم: ٢٦٧٤.

آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا)) ❶

''میری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے اردگرد کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ حشرات الارض جو آگ میں (آ پڑتے) ہیں، اس میں گرنے لگے۔ اس شخص نے انہیں روکنا شروع کر دیا اور وہ (پتنگے وغیرہ) اس پر غالب آتے گئے اور آگ میں گرتے گئے۔ یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے دُور کرنے والا ہوں (اور کہتا ہوں) آگ سے ہٹ جاؤ! آگ سے ہٹ جاؤ! اور تم میرے قابو سے نکل جاتے ہو اور آگ میں جا گرتے ہو۔''

⑱ دعوتِ دین جنت میں داخلے کا باعث ہے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْتِقِ النَّسَمَةَ ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ))

''غلام کو آزاد کرو اور گردن کو آزادی دلاؤ۔''

اس نے کہا: کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا ، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَعْتِقَ النَّسَمَةَ ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ عَلَى الرَّقَبَةِ ، وَالْمَنِيحَةُ الرَّغُوبُ ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ ، فَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)) ❷

❶ صحيح مسلم: ٢٢٨٤ـ صحيح الجامع: ٥٨٥٨ .

❷ مسند أحمد: ١٨٦٤٧ ـ الأدب المفرد للبخاري: ٦٩ .

''نہیں، غلام آزاد کرانا تو یہ ہے کہ تم کسی غلام کو مکمل آزاد کرا دو، اور گردن کو آزادی دِلانا یہ ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی میں مدد کرو۔ اور (جنت میں جانے کے لیے) رشتہ داروں سے اچھا سلوک بھی کرو، لیکن اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو نیک کام کرنے کا حکم دو اور برے کام سے منع کرو، اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو اپنی زبان کو روکے رکھو اور اچھی بات کے سوا کچھ مت بولو۔''

⑲ دعوتِ دین جنت کی کستوری کا سبب ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''جو شخص اللہ کی راہ میں شام کے وقت سفر کے لیے نکلا تو جتنا گرد وغبار اسے لگے گا اس کے بقدر قیامت کے دن اسے کستوری ملے گی۔''

⑳ دعوتِ دین طوبیٰ کے حصول کا ذریعہ ہے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ ، فَطُوبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ)) ❷

''نیکی کے کچھ خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں۔ طوبیٰ ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا بنا دیا اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنا دیا۔''

طوبیٰ کے کئی مطالب ہیں: سعادت وخوش بختی، فلاح وکامیابی، خیر وبھلائی، نجات کی

❶ صحیح الجامع: ٦٢٦٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٣٨ .

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٨ ـ صحيح الترغيب والترهيب: ٦٦ .

بشارت، جنت کی ہر خوشگوار چیز اور جنت کا ایک درخت، جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا)) ❶

''یقیناً جنت میں ایک درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو اس کو عبور نہیں کر سکتا۔''

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((طُوبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةَ مِائَةَ عَامٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا)) ❷

''طوبیٰ جنت میں موجود ایک درخت ہے، جو سو سال کی مسافت جتنا بڑا ہے، جنتیوں کے لباس اس درخت کی شاخوں سے نکلیں گے۔''

❶ صحيح البخاري: ٦٥٥٢.

❷ صحيح الجامع: ٣٩١٨.

دعوت کے منہج کو چھوڑنے کے نقصانات

1 دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ٢٥]

''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہیں ہو گا جنہوں نے ظلم کیا۔''

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ))، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). ❶

''نبی ﷺ (ایک دن) ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: لا الٰہ الا اللہ! عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہو گی جو بالکل قریب آ گئی ہے۔ آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے

❶ صحيح البخاري: ٣٥٩٨، ٣٣٤٦۔ صحيح مسلم: ٢٨٨٠.

جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ پھیل جائے گی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ تعالیٰ اہلِ زمین پر اپنی سختیاں اتارتا ہے، حالانکہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوتے ہیں، وہ بھی دوسروں کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَـا عَائِشَةُ ، إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ إِذَا أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ عَلٰى أَهْلِ نِقْمَتِهِ فَـوَافٰـى ذَالِكَ آجَـالَ قَـوْمٍ صَـالِحِيْنَ ، فَأُهْلِكُوا بِهَلاكِهِمْ ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ)) ❶

''اے عائشہ! بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب ان لوگوں پر اپنی سزا اتارتا ہے کہ جن کو سزا دینا ہوتی ہے تو وہ نیک لوگوں کا وقت بھی لے آتی ہے، سو وہ بھی ان کی ہلاکت کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتے ہیں، پھر وہ اپنی نیتوں اور عملوں پر اٹھائے جائیں گے۔''

2 دعوت کے منہج کو چھوڑنا پورے معاشرے کی تباہی کا موجب ہے:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْقَـائِـمِ عَـلٰـى حُـدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا ، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَـمُـوا عَـلٰـى سَفِينَةٍ ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَـا ، فَـكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَـنْ فَـوْقَـنَـا ، فَـإِنْ يَتْـرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا ، وَإِنْ

❶ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۱۹۳۔ صحيح الجامع: ۱۷۱۰۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱٦۲۲.

أَخَذُوا عَلٰی أَیْدِیهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِیعًا)) ❶

''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہو اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو، ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کے حصے میں اوپر والا طبقہ آیا جبکہ کچھ لوگوں نے نچلا حصہ لے لیا۔ اب نچلے حصے والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے ہی میں سوراخ کر لیں تو اچھا ہو گا، اس سے ہم اوپر والوں کے لیے اذیت کا باعث نہیں بنیں گے۔ اس صورتِ حال میں اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے ارادے کے مطابق چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے بھی محفوظ رہیں گے۔''

3 دعوت کے منہج کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا موجب ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۝ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۝﴾ [المائدة: ۷۸، ۷۹]

''بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے؛ جو وہ کرتے تھے، روکتے نہیں تھے، یقیناً وہ نہایت برا تھا جو کچھ بھی یہ کرتے تھے۔''

4 دعوت کے منہج کو چھوڑنا موت سے قبل عذاب کا باعث ہے:

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح الجامع: ۲۰۷۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ٦٩.

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ، يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ، فَلَا يُغَيِّرُوا، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا)) ❶

''جو بھی آدمی ایسی قوم میں موجود ہو کہ جن میں نافرمانی کے کام کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں روکنے کی قدرت تو رکھتے ہوں لیکن روکتے نہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان کی موت سے پہلے پہلے ان سب پر عذاب بھیج کر ہی رہتا ہے۔''

5 دعوت کے منہج کو چھوڑنا عبرت کا نشان بننے کا باعث ہے:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِلَّا كُنْتُمْ أَنْتُمُ الْمَوعِظَاتُ . ❷

''نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکا کرو، ورنہ تم ایسے ہو جاؤ گے کہ لوگ تمہیں دیکھ کر نصیحت پکڑیں گے۔''

6 دعوت کے منہج کو چھوڑنا ہر قسم کی خیر سے محرومی کا باعث ہے:

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایسے شخص میں کیا دینداری اور کونسی خیر و بھلائی رہ جاتی ہے جو اللہ کے محارم کو پامال ہوتا دیکھے، اس کی حدود کو ضائع ہوتا دیکھے، دِین سے لوگوں کی بیزاری اور سنتِ رسول سے رُوگردانی دیکھے لیکن اس کا دِل ٹھنڈا رہے اور اس کی زبان خاموش رہے۔ ایسا شخص گونگا شیطان ہوتا ہے، جس طرح کہ باطل کے حق میں بات کرنے والا؛ بولنے والا شیطان ہوتا ہے، دِین کے لیے آفت اور آزمائش

❶ صحيح ابن حبان: ٣٠٠۔ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣٨٢۔ سنن ابن ماجه: ٤٠٠٩ .

❷ الخلال في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر: ٤٤ .

ایسے ہی لوگ بنتے ہیں۔'' ❶

❼ دعوت کے منہج کو چھوڑنا دِل کو محبت الٰہی اور غیرت سے خالی کر دیتا ہے:

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جب دِل سے غیرت چلی جاتی ہے تو اس سے محبت بھی چلی جاتی ہے بلکہ اس سے دِین بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ غیرت ہی جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بنیاد ہے، اگر یہ دِل سے رخصت ہو جائے تو نہ ہی جہاد ہوتا ہے اور نہ ہی امر بالمعروف کا فریضہ ادا ہوتا ہے۔'' ❷

---

❶ روضة المحبين: ١/ ٢٧٤ .

❷ حاجة البشر للأمر بالمعروف: ١٣٤ .

داعی کے اوصاف

اب ہم وہ اوصاف بیان کریں گے جن سے ہر مبلغ اور داعی کو متصف ہونا ضروری ہے اور اگر کسی داعی یا مبلغ میں یہ اوصاف نہیں پائے جائیں گے تو وہ اپنے دعوتی مشن میں کامیابی نہیں پا سکے گا اور اس کے ساتھ ساتھ شدید محنت کے باوجود اجر وثواب سے بھی محروم ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہر داعی ان اوصاف سے کامل طور پر متصف ہو۔

❶ اخلاص:

دعوتی مشن کو اختیار کرنے والے میں اخلاص ہونا چاہیے، وہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کرے۔ دنیا کی چاہت، دنیوی مقاصد کے حصول، دنیا میں تعریف اور واہ واہ کروانے کے لیے اس مشن کو اختیار نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایسی تعلیم دی ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص ان کی تعریف کرتا تو وہ جواباً کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ. ❶

”اے اللہ! جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں، ان باتوں پر میرا مواخذہ نہ فرمانا، اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو ان کے علم میں نہیں ہیں، اور مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے جیسا یہ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں۔“

اسی کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [البينة: ٥]

❶ شعب الإيمان: ٤٥٣٤ـ الأدب المفرد للبخاري: ٧٦١.

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دِین کو خالص رکھتے ہوئے۔''

❀ ...... سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) ❶

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

لہٰذا اعمال کی قبولیت کے لیے نیت کا درست ہونا نہایت ضروری ہے، اگر نیت ٹھیک نہ ہوئی تو اس مشن میں صرف ہونے والا مال بھی ضائع ہو جائے گا، وقت بھی رائیگاں جائے گا اور صلاحیتیں بھی کسی کام نہیں آئیں گی۔ سب کا سب اللہ کے ہاں سے رَد کر دیا جائے گا۔

❀ ...... سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کی گئی ہو۔''

❀ ...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ ، وَمَنْ رَاءٰى رَاءَى اللّٰهُ بِهِ)) ❸

''جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (ہونے والا فیصلہ) لوگوں کو سنائے گا (اور اسے رُسوا کرے گا) اور جو شخص (اپنا عمل لوگوں کو) دِکھاتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق لوگوں کو دکھائے گا (کہ اس کا انجام کیا ہوا)۔''

نمود ونمائش اور حصولِ شہرت تو اتنی بڑی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے

❶ صحيح البخاري: ١ ـ صحيح مسلم: ٤٩٠٤ .

❷ سنن النسائي: ٣١٤٠ . ❸ صحيح مسلم: ٢٩٨٦ .

تقویٰ سے محروم رہتا ہے۔ جیسا کہ بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا اتَّقَى اللّٰهَ مَنْ أَحَبَّ الشُّهْرَةَ. ❶

''جو شہرت کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَيُسْحَبُ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ اللّٰهُ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَعَلَّمْتُهُ فِيكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ عَالِمٌ، وَفُلَانٌ قَارِئٌ، وَقَدْ قِيلَ فَأَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ أَنْوَاعَ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ تُحِبُّ أَنْ أُنْفِقَ فِيهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ)). ❷

''روزِ قیامت سب سے پہلے تین لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا: ایک شہادت پانے والا آدمی، جب اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ پہچان جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں تیری راہ میں تب تک قتال کرتا رہا جب تک کہ مجھے شہید نہیں کر دیا گیا،

---

❶ حلية الأولياء لأبي نعيم: ٨/ ٣٤٦. ❷ صحيح مسلم: ١٩٠٥.

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے جھوٹ بولا ہے، تو صرف یہ چاہتا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (دوسرا) آدمی وہ ہے جو علم سکھاتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا تو اسے یاد آجائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اور اسے تیری رضا کے حصول کے لیے (دوسروں کو) سکھلایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے جھوٹ کہا ہے، کیونکہ تیرا ارادہ صرف یہ تھا کہ یوں کہا جائے کہ فلاں عالم ہے فلاں قاری ہے، سو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مختلف طرح کے مال سے نوازا تھا، اللہ تعالیٰ اسے لائے گا اور اسے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا تو وہ تسلیم کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے تیری راہ میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اسے تیری رضا کی خاطر خرچ نہ کیا ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تُو جھوٹا ہے کیونکہ تُو صرف یہی چاہتا تھا کہ یہ کہا جائے فلاں بہت سخی ہے، تو وہ کہہ دیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

اس حدیث سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اخلاص نہ ہونے سے صرف عمل ہی رد نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر سزا بھی ملتی ہے۔ یعنی دو ایسے عظیم نقصان کہ جن میں سے کسی ایک کا بھی مومن متحمل نہیں ہو سکتا۔

مخلص ہونے کی سب سے بنیادی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل پر مدح و ذم سے

بے پروا ہوتا ہے، یعنی کوئی اس کی تعریف کرے یا کوئی اس کی مذمت کرے، اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہ اسے تعریف پر خوشی ہوتی ہے اور نہ مذمت پر وہ غمگین ہوتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیشِ نظر تو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

لہٰذا جب تک داعی اپنا مزاج ایسا نہیں بنا لیتا تب تک اس دعوتی مشن میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

❷ علم اور ورع:

جب تک داعی میں شرعی علم اور نفع مند علم نہیں ہوگا تب تک وہ داعی نہیں بن سکے گا۔ سب سے اوّلیں اور اہم مسئلہ توحید ہے لیکن اس کو بھی سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے علم کے حصول کا حکم فرمایا ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [محمد: ١٩]

''جان لیجیے کہ وہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''

یعنی لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے پہلے خود توحید کا علم حاصل کیجیے اور اس کے تقاضے سمجھیے، تاکہ آپ لوگوں کو بھی شرح صدر کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں کتاب العلم کے تحت ایک باب باندھا ہے: باب العلم قبل القول والعمل یعنی کچھ کہنے اور عمل کرنے سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

چنانچہ جب تک کسی کے پاس قرآن وسنت کا علم نہیں ہوگا وہ داعی نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ کسی بھی وقت لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ علم شخص کو اور علم سے محروم شخص کو یکساں قرار نہیں دیا۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ ﴾ [الزمر: ٩]

''کہہ دیجیے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے، برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل والے ہی پکڑتے ہیں۔''

اور اسی طرح علم والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾

[المجادلة: ١١]

''اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا، ان کے درجات بلند فرمائے گا۔''

❀......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)) ❶

''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

❀......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دیتا ہو۔''

نفع مند علم کی تین نشانیاں ہیں:

❶......جس کے پاس نفع مند علم ہوگا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ بندے کے پاس نفع مند علم ہو لیکن وہ نماز نہ پڑھے، بڑوں کا احترام نہ کرے، جھوٹ بولتا پھرے، لوگوں کو دھوکہ دے، اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو، یہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ نفع مند علم تو انسان کو عمل کی طرف کھینچتا ہے۔ نفع مند علم تو ایسا ہوتا ہے جیسا کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پچاس سال سے میری یہ عادت ہے کہ اذان بعد میں ہوتی ہے اور میں پہلی صف میں پہلے

---

❶ صحيح الجامع: ٣٩١٣، ٣٩١٤.

❷ صحيح الجامع: ٣٦٣٥۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٥١١.

بیٹھا ہوتا ہوں۔ اور امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 70 سال سے مجھ سے تکبیرِ اولیٰ نہیں چھوٹی۔

2 جس کے پاس نفع مند علم ہوگا وہ دوسروں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہوگا، اور جس میں یہ دونوں صفات نہیں ہوں گی وہ گویا علمِ نافع سے محروم ہے۔ جس شخص کے پاس دُنیا جہان کی ڈگریاں موجود ہوں لیکن وہ قوم کو آپس میں لڑاتا ہو اور ان کے جھگڑے کرواتا ہو تو سمجھ لیں کہ وہ نفع مند علم سے محروم ہے۔ ایسا شخص داعی نہیں ہوسکتا۔ داعی تو معاشرے میں قیامِ امن کا پیغام دیتا ہے، وہ تو تصوراتی خلفشار اور فکری انحراف کا بھی خاتمہ کرتا ہے، چہ جائیکہ معاشرے کے امن کو تہہ و بالا کروا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو سالہا سال سے جاری جنگیں اور لڑائیاں ختم کروانے میں کردار ادا کیا تھا، نئی جنگیں شروع نہیں کروائی تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ ہی کو اُسوہ حسنہ مانتے ہوئے اپنے دِل سے تعصب اور نفرت کا خاتمہ کر دینا چاہیے اور اس کی جگہ لوگوں کے لیے خیر خواہی اور ہمدردی بھر لینی چاہیے۔

3 جس کے پاس نفع مند ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا خوف آ جاتا ہے۔ ایسا خوف جیسا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں تھا، جو بائیس لاکھ مربع میل کے حاکم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے کہ رونے لگ جاتے اور فرماتے:

يَا لَيْتَنِي هَذِهِ التِّبْنَةُ ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ شَيْئًا ، لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، لَيْتَنِي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا . ❶

”کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش! میری ماں مجھے جنم ہی نہ دیتی، کاش! میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتا۔“

اور ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک درخت کے پاس سے گزریں تو فرمانے لگیں:

يَالَيْتَنِي كُنْتُ وَرَقَةً مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ . ❷

”اے کاش! میں اس درخت کا پتہ ہوتی (اور کوئی جانور مجھے کھا لیتا اور مجھے حساب نہ دینا پڑتا)۔“

---

❶ شرح السنة للبغوی: ١٤/ ٣٧٣ . ❷ الزهد لأحمد بن حنبل: ٩١٨ .

❀ ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِی هٰذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ فِي مَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) ❶

''جو شخص میری اس مسجد میں صرف خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لیے آیا، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے مانند ہے۔''

❀ ...... سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) ❷

''یقیناً حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں، جنہیں بہت سے لوگ جانتے نہیں ہیں، لہٰذا جو شخص مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بھی محفوظ کر لیا اور اپنی عزت کو بھی، اور جو شخص مشتبہات میں پڑ گیا، وہ حرام میں پڑ گیا، یہ اس چرواہے کے مانند ہے جو سرکاری چراگاہ کے اردگرد (بکریاں) چرا رہا ہے (اور) ممکن ہے کہ وہ اس (سرکاری چراگاہ) میں چرنے لگیں (یعنی جو مشتبہات سے نہیں بچتا، ممکن ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کر

❶ صحيح الجامع: ٦١٨٤.

❷ صحيح البخاري: ٥٢، ٢٠٥١ صحيح مسلم: ٤٠٧٠.

بیٹھے) خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! بلاشبہ اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں، خبردار! یقیناً جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم ہی درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم ہی بگڑ جاتا ہے، خبردار! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دِل ہے۔''

❀ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ)) ❶

''شک والی چیز کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو، یقیناً سچ اطمینان کا باعث ہوتا ہے جبکہ جھوٹ شک کا باعث بنتا ہے۔''

❸ عمل:

علم تب ہی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور دعوتی مشن تب ہی کامیاب ہوتا ہے جب داعی خود عمل کا پیکر بنتا ہے۔ جو گفتار کا تو غازی ہو لیکن کردار سے عاری ہو، اس کی نہ صرف گفتگو اور وعظ بے اثر رہتا ہے بلکہ اس کی ساری محنت رائیگاں ہو جاتی ہے اور اُلٹا اس کے لیے وبال بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قول وعمل میں تضاد رکھنے والوں کو سخت سرزنش کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ ﴾ [الصف: ۲، ۳]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے؟ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بری بات یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے ہو۔''

❶ سنن الترمذی: ۲۵۱۸۔ سنن النسائی: ۵۷۱۴.

اسی طرح فرمایا:

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ [البقرة: ٤٤]

”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تمہیں سمجھ نہیں۔“

اور دوسروں کو دین کی دعوت دیتے رہنا، وعظ ونصیحت کرتے رہنا اور تبلیغ کرتے رہنا لیکن خود عمل کی زحمت نہ کرنا، یہ اس قدر بڑا گناہ ہے کہ اس کی سزا کے متعلق سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهٖ، فَيَدُوْرُبِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَاءِ فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى كُنْتُ آمُرُ بَالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ)) ❶

”روزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا چکی کے گرد چکّر لگاتا ہے۔ دیگر جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: تمہاری حالت یہ کیوں ہوئی؟ کیا تم اچھائی کا حکم نہیں دیتے تھے؟ اور برائی سے روکتے نہیں تھے؟ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں، میں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کیا کرتا تھا اور میں بُرے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان سے باز نہیں آتا تھا۔“

اور نبی ﷺ عمل کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے، اس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

❶ صحيح البخاري: ٣٢٦٧۔ صحيح مسلم: ٧٤٠٨.

بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَـهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: ((أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شُكُوْرًا)) ❶

''نبی ﷺ رات کو اس قدر قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھٹ جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے بھی گناہ بخش دیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟''

❷ نرمی، بُردباری اور درگزر:

دعوت کا مشن اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب اس میں اسلوب نرم رکھا جائے۔ دورانِ دعوت کیسی بھی کیفیت اور صورتِ حال کا سامنا ہو جائے، خوش اخلاقی، نرمی اور ادب و احترام کا پہلو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ داعی کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تین بہت ہی پیاری نصیحتیں فرمائی ہیں کہ:

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۝ ﴾ [النحل: ۱۲۵]

''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا [illegible] اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

---

❶ صحيح البخاري: ٤٨٣٧ـ صحيح مسلم: ٧٠٥٧.

بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝﴾ [حم السجدة : ٣٤]

’’نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی، برائی کو ایسے طریقے سے ختم کرو جو سب سے اچھا ہو، پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست ہو۔‘‘

❀ ......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اسی دوران ایک اعرابی آیا اور وہ مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ))

’’اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔‘‘

چنانچہ صحابہ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ))

’’یقیناً یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی قراءت کے لیے ہیں۔‘‘

پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا تو اس نے پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر انڈیل دیا۔ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَمْ يُنْزَعْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) ❷

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢١۔ صحيح مسلم: ٢٨٥.

❷ صحيح مسلم: ٢٥٩٤.

''اے عائشہ! نرمی اپناؤ، کیونکہ جس بھی چیز میں نرمی آ جاتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ بہت نرم ہے اور نرمی ہی کو پسند فرماتا ہے۔ وہ نرمی اپنانے پر وہ کچھ عطا کر دیتا ہے جو وہ سختی اپنانے پر اور اس کے سوا کسی اور بات پر نہیں دیتا۔''

واضح رہے کہ نرمی کا یہ حکم اپنی ذات کے معاملے میں ہے، یعنی جہاں ذات سے متعلق کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، کوئی سخت رویہ اپناتا ہے یا نامناسب زبان استعمال کرتا ہے یا بے ادبی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہاں نرمی سے جواب دینا چاہیے اور برداشت سے کام لینا چاہیے لیکن جہاں اصول کی مخالفت ہوگی وہاں آپ کو بتانا پڑے گا، وہ سختی نہیں ہوگی بلکہ نرمی ہی ہو گی۔ یعنی جہاں آپ نے حجت پوری کی ہے اور ایک نہیں بلکہ بار بار دین کا حکم بتلایا ہے لیکن پھر بھی کوئی شخص علم ہونے کے باوجود غلطی اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کو شرعی مخالفت کی سنگینی کا احساس دِلانے کے لیے سختی کی جا سکتی ہے، جیسا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ان کے لیے چاندی کے برتن میں پانی لایا تو انہوں نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا۔ اس لیے کہ غلام ایک عرصے سے ان کی خدمت میں رہ رہا تھا اور اسے اچھی طرح معلوم بھی تھا کہ اسلام نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا ہے، پھر بھی ایک حرام عمل کا ارتکاب کیا، تو اس کو اس معاملے کی شدت کا احساس دِلانے کے لیے آپ نے یہ رویہ اختیار کیا۔ البتہ لعن وطعن نہیں کرنی چاہیے، تذلیل نہیں کرنی چاہیے اور عار نہیں دِلانا چاہیے بلکہ مقصود و مطلوب فقط اصلاح اور تربیت ہی ہونا چاہیے۔

❶ صحيح مسلم: ٢٥٩٣.

❺ مصائب وتکالیف پر صبر:

اگر میدانِ دعوت میں کوئی تکلیف اور مصیبت آتی ہے تو اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی شخص کو دین کی دعوت دیتے ہیں لیکن وہ آگے سے ناروا سلوک کرتا ہے، برا رویہ اپناتا ہے اور نازیبا زبان استعمال کرتا ہے تو اس کے اس عمل سے دِل شکستہ نہیں ہونا بلکہ یہ سوچنا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس قدر تکالیف دی گئیں کہ آپ کے چہرۂ انور سے خون نکلنے لگا لیکن پھر بھی آپ ہمت نہ ہارتے اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو برا کہتے بلکہ ان کے لیے ہدایت کی دعا فرماتے۔ آپ کا رویہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر دعوت کے میدان میں کوئی مصیبت اور مشقت برداشت کرنا پڑ جاتی ہے، موسم کی سختی، حالات کی تنگی، یا طبیعت کے موافق کسی چیز کے دستیاب نہ ہونے کی پریشانی، تو ایسی تمام باتوں پر فقط اللہ کی رضا کے لیے صبر کرنا ہے اور اللہ سے اجر کی اُمید رکھتے ہوئے اپنے مشن پر جمے رہنا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ﴾ [مریم: ٦٥]

''پس تُو اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر جم جا۔''

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا اللّٰهُ يُكَفِّرُ بِهٖ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ)) ❶

''مسلمان کو جو بھی پریشانی، دُکھ تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ جو رنج اسے پریشان کر دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بھی اس کی برائیوں کو دُور کر دیتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا وَيَحْتَسِبُهَا إِلَّا قُصَّ بِهَا

---

❶ صحيح البخاري: ٥٦٤١۔ صحيح مسلم: ٢٥٧٣.

مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا ہی چبھ جائے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف آئے اور وہ اس پر اَجر کی اُمید رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں روزِ قیامت اس کی خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔''

دعوتی مشن میں مصائب کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و بھلائی کے حصول کی دلیل ہے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا کرلیتا ہے۔''

تکالیف و مصائب جھیلنا اور انہیں برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت مبارکہ ہے اور سب سے زیادہ سخت آزمائشیں اور آلام و مصائب انبیاء پر ہی آئے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سخت ترین آزمائش کے شکار کون لوگ ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهٖ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذَالِكَ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) ❸

''انبیاء، پھر جو ان کے بعد سب سے افضل ہیں، پھر جو ان کے بعد درجہ و مقام رکھتے ہیں۔ آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایا جاتا ہے، اگر تو وہ اپنے دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت کی جاتی ہے اور اگر وہ اپنے دین

❶ الأدب المفرد للبخاري: ٥٠٧.　❷ صحيح البخاري: ٥٦٤٥.

❸ سنن الترمذي: ٢٣٩٨ـ سنن ابن ماجه: ٤٠٢٣ـ سنن الدارمي: ٢٧٨٣.

میں نرم (یعنی سست) ہو تو اسے اسی حساب سے آزمایا جاتا ہے۔ بندے پر آزمائش ومصیبت آتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں رہتا۔''

ہمیں ہر دم یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جب دین کی دعوت کے لیے نکلتے تھے تو انہیں کس قدر سخت اذیتیں دی جاتی تھیں۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکوں نے سب سے سخت رویہ کیا اپنایا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ:

بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الكَعْبَةِ ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَوٰى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ: ﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ﴾ [غافر: ۲۸] [1]

''رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا، پھر اس کپڑے سے بڑی سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ انہوں نے عقبہ کا کندھا پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے ہٹایا اور کہا: کیا تم ایک آدمی کو اس وجہ سے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، جبکہ وہ تمہارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (چشم تصور سے) نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے، کہ ان کی قوم نے انہیں اتنا مارا کہ

[1] صحيح البخاري: ۳۶۷۸.

لہولہان کر دیا، اور وہ اپنا خون صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَومِی فَإِنَّھُمْ لا یَعْلَمُونَ)) ❶

''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔''

❻ حسن اخلاق:

کوئی بھی قابل قدر کام اچھا اخلاق اپنائے بغیر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا، کیونکہ بداخلاقی، بے ادبی، نامناسب زبان کا استعمال اور نازیبا رویہ اپنانے سے وہ کام یا تو ادھورا ہی رہ جاتا ہے اور اگر مکمل ہو بھی جائے تو اس کے وہ نتائج برآمد نہیں ہوتے جو حسنِ اخلاق اپنانے سے ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ دیگر امور کے ساتھ ساتھ دعوتی میدان میں بالخصوص حسنِ اخلاق کا کامل طور پر مظاہرہ فرمایا کرتے تھے، جس کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے دی ہے کہ:

﴿ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ [القلم: ٤]

''یقیناً آپ بلند اخلاق پر فائز ہیں۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. ❷

''رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔''

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدزبان تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے

❶ صحيح البخاري: ٣٤٧٧.

❷ صحيح البخاري: ٦٢٠٣ ـ صحيح مسلم: ٦٥٩.

❸ صحيح البخاري: ٣٥٥٩.

تھے: بلاشبہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔"

ہمیں یہ بات لازماً پیش نظر رکھنی چاہیے کہ اچھا اخلاق صرف دعوتی مشن کی کامیابی کے لیے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ رضائے الٰہی اور محبتِ الٰہی کے حصول کے لیے بھی لازمی ہے، کیونکہ بداخلاق شخص کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ جیسا کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثْقَلُ شَيْءٍ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ الْبَذِيءَ)) ❶

"مومن کے میزان میں سب سے بھاری چیز (نیکی) حسن خلق ہوگی اور اللہ تعالیٰ بدکار، فحش گو اور بدزبان کو سخت ناپسند کرتا ہے۔"

❼ غصے اور جھگڑے سے اجتناب:

دین کے داعی کو غصہ کرنے والا اور جھگڑنے والا تو ہرگز نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ غصہ کرنا یا جھگڑا کرنا گویا اس مشن کی اہانت ہے، یہ تو رب تعالیٰ کی طرف بلانے اور اس کے دین کی بات پہنچانے کا مشن ہے، اس میں تو مکمل تحمل، بردباری، نرمی اور خوش اسلوبی کا پہلو اپنانا چاہیے اور مخاطب کی طرف سے چاہے جیسے بھی سلوک کا سامنا ہو، اسے خوش ہو کر برداشت کرنا چاہیے بلکہ جواب میں ایسا اچھا اور عمدہ رویہ اپنانا چاہیے کہ اس کو ندامت ہو اور وہ آپ سے متاثر ہو کر آپ کی بات سننے کے لیے تیار ہو جائے۔ غصہ نہ کرنے والوں کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ سَارِعُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾

[آل عمران: ١٣٣، ١٣٤]

❶ صحيح الجامع: ١٣٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٧٦ .

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(وہ پرہیزگار) جو تنگی اور خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔''

اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ يَتْرُكُ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)) ❶

''میں اس شخص کے لیے جنت کے ایک گوشے میں بنے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اور درمیانِ جنت (میں قائم گھر) کا اس کے لیے ضامن ہوں جو مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جنت کے اعلیٰ درجے میں تعمیر گھر کی اسے ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) ❷

''بہادر وہ نہیں ہے جو (مدمقابل کو) مار گرائے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

گویا انسان کی اصل قوت اور بہادری کا پتا ہی تب چلتا ہے جب وہ غصے میں ہوتا ہے،

❶ سنن أبي داود: ٤٨٠٠.

❷ صحيح البخاري: ٧١٥٨ـ صحيح مسلم: ٢٦٠٩.

کہ وہ جذبات میں بہہ کر بے عقلی کا ثبوت دیتا ہے یا جذبات کو کنٹرول کر کے عقل مندی کا ثبوت دیتا ہے اور اصل بہادری بھی یہی ہے کہ غصے کو کنٹرول کیا جائے، کیونکہ غصہ نکال تو ہر کوئی سکتا ہے مگر کنٹرول صرف وہی کر سکتا ہے جو شعوری طور پر یہ جانتا ہو کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا میں اس کو خود پر حاوی نہیں ہونے دوں گا، اور دعوتِ دین کے میدان میں تو بالکل بھی شیطان کو حاوی نہیں ہونے دینا چاہیے، کیونکہ وہ تو چاہتا ہی ہے کہ آپ اس مشن میں ناکام ہوں، اسی لیے وہ طرح طرح کے ہتھکنڈے آزماتا ہے، لیکن ایک داعی کو غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اور لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کو شکست دے دینی چاہیے۔

❽ غصے کا علاج:

غصہ ختم کرنے کے لیے قرآن وسنت سے ماخوذ چار طرح کے علاج ذکر کیے جا رہے ہیں، جنھیں اپنا کر اس شیطانی حملے سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

(1) معاف کر دینا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[آل عمران: ۱۳٤]

''اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔''

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)) ❶

❶ سنن الترمذي: ۲٤۹۳.

”جس نے اپنے غصے پر قابو پایا؛ حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا جو بھی حُور چاہے لے لے۔“

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ)) ❶

”کوئی بھی گھونٹ ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے لحاظ سے، غصے کے اس گھونٹ سے بڑا ہو جسے بندہ رضائے الٰہی کی خاطر پیتا ہے۔“

(2) شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ میں آنا:

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑنے لگے۔ ایک کا غصے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھولنے لگیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ)) ❷

”یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، اگر یہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔“

(3) خاموشی اختیار کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه: ٤١٨٩.

❷ صحيح البخاري: ٣٢٨٢۔ صحيح مسلم: ٢٦١٠.

❸ صحيح الجامع: ٦٩٣۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٧٥.

''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ خاموش ہو جائے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا، وَلا تُعَسِّرُوا، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ)) ❶

''(لوگوں کو) تعلیم دو، آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا مت کرو، جب تمہیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب تمہیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب تمہیں غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔''

(4) بیٹھ جانا یا لیٹ جانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ، وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)) ❷

''جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، سو اگر اس سے غصہ چلا جائے تو (ٹھیک ہے) اور اگر پھر بھی ختم نہ ہو تو لیٹ جائے۔''

❾ ایثار و قربانی کا جذبہ:

داعی میں ایثار اور قربانی کا جذبہ ہونا چاہیے، اسے دوسروں کو خود پر ترجیح دینی چاہیے، تاکہ مخاطبین اس کے اس جذبے سے متاثر ہو کر اس کی بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے

❶ مسند أحمد: ٢٥٥٦. ❷ سنن أبي داود: ٤٧٨٢.

❸ صحيح البخاري: ١٣ - صحيح مسلم: ١٦٨.

مسلمان) بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَّخِرُ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ۹] ❶

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہا: اے اللہ کے رسول! میں سخت بھوکا ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے معلوم کروایا تو ان کے پاس کھانے کو کوئی چیز نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ہے جو اس آدمی کو آج کی رات اپنا مہمان بنالے؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: اے اللہ کے رسول! (اس خدمت کے لیے) میں حاضر ہوں۔ وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے، ہم اس سے کچھ بھی نہیں بچائیں گے (یعنی جو کچھ گھر میں ہے وہ اس کی خدمت میں پیش کردیں گے) اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس انصاری آدمی نے کہا:

❶ صحيح البخاري: ٤٨٨٩۔ سنن الترمذي: ٣٢٠٤۔ المستدرك للحاكم: ٧١٧٦.

جب بچے رات کو کھانا مانگیں، تو تم انہیں سلا دینا، تم چراغ بجھا دینا، ہم صبر کر لیں گے۔ اس نے اسی طرح کیا۔ دوسرے دن وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کو فلاں مرد اور فلاں عورت بہت پسند آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں، گو خود کتنی ہی سخت حاجت میں ہوں۔''

❿ جاسوسی اور پوشیدہ امور کی ٹوہ لگانے سے اجتناب:

داعی کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے پوشیدہ عیوب اور مخفی کوتاہیوں کی ٹوہ لگاتا پھرے، بلکہ وہ صرف ان ہی امور کی اصلاح کا مکلّف ہے جو واضح ہوں اور اس پر ان ہی کوتاہیوں کی اصلاح لازم آتی ہے جو ظاہر طور پر لوگوں میں موجود ہوں۔ لہٰذا اصلاح کے لیے لوگوں کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ یہ بجائے خود ایک مذموم اور ممنوع عمل ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے تنہا چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے، جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف کا خاتمہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں روزِ قیامت اس سے قیامت

❶ صحيح البخاري: ٢٤٤٢۔ صحيح مسلم: ٦٥٢١.

کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دُور فرما دے گا اور جو شخص مسلمان (کے عیبوں) کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❶

''جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتّٰى إِذَا أَقَرَّهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) مومن کو اپنے قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردۂ عزت ڈال کر اسے چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: تجھے اپنا فلاں گناہ معلوم ہے؟ تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں، یارب! مجھے معلوم ہے، حتیٰ کہ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا، اور وہ شخص اپنے دِل میں خیال کرے گا کہ وہ اب تباہ ہو چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ پر دنیا میں پردہ ڈالا، آج تیرے لیے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر نیکیوں کی کتاب اس کے ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق گواہ برملا بولیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سن لو! ظالموں پر اللہ

❶ صحيح مسلم: ٢٦٩٩.
❷ صحيح البخاري: ٢٤٤١.

کی لعنت ہے۔''

⓫ معاملے کو اچھی طرح سمجھنا اور جلد بازی سے بچنا:

لوگوں کی اصلاح اور تربیت تبھی ممکن ہو سکتی ہے جب آپ ان کے احوال و اعمال کو اچھی طرح سمجھ سکیں، پرکھ سکیں اور پھر تحمل کے ساتھ ان کی اصلاح کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ محض گمان کی بناء پر، یا صرف کسی کے بتلانے پر بلا تحقیق اور جلد بازی کرتے ہوئے کسی پر خطا کار اور گناہ گار ہونے کا فتویٰ لگا دیا جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ ﴾ [الحجرات: ٦]

''اے ایمان والے لوگو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) ❶

''یقیناً نیک چلن، عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((التَّأَنِّي مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)) ❷

''سوچ و بچار اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔''

اسی طرح سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سنن أبي داود: ٤٧٧٦ ـ مسند أحمد: ٢٦٩٨ ـ صحيح الجامع: ١٩٩٢ .

❷ صحيح الجامع: ٣٠١١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٩٥ .

((اَلتُّؤَدَةُ فِی کُلِّ شَیْءٍ إِلَّا فِی عَمَلِ الآخِرَةِ)) ❶

''آخرت (یعنی نیکی) کے کام کے سوا کسی بھی کام میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔''

ان تمام فرامین سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ داعی کو نہ تو جلد بازی سے کام لینا چاہیے اور نہ ہی بلاتحقیق کوئی اقدام کرنا چاہیے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کا جذبہ درست ہونے کے باوجود بھی دعوت کے منفی اثرات مرتب ہو جائیں اور مخاطب اپنی اصلاح کے بجائے متنفر ہو جائے۔

⓬ کفر اور معاف نہ کیے جانے کا فتویٰ لگانے سے اجتناب:

داعی میں یہ خصلت ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسروں پر کفر، نفاق اور ارتداد کے فتوے لگاتا پھرے۔ کسی کے باطن کا حال فقط اللہ ہی جانتا ہے۔ آپ کے ذِمے بس تبلیغ کرنا ہے، دعوت دینا ہے، اللہ اور رسول ﷺ کا حکم پہنچانا ہے، لوگوں کے اُخروی ٹھکانے کا خود سے تعین کرنا نہیں ہے، لہٰذا اصلاح کی کوشش کرتے ہوئے صرف تبلیغ کو ہی ملحوظ رکھیں، نفرت اور تعصب کا رویہ اپناتے ہوئے کفر و ارتداد کے فتوے مت لگائیں۔ یاد رکھیں! کفر کا مطلب ہے کہ آپ اس کے خون کو حلال قرار دے رہے ہیں، منافق کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اس کے ایمان پر شک کر رہے ہیں اور مرتد کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اسے دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہیں، اور کسی کو یہ کہنا کہ اللہ تجھے معاف نہیں فرمائے گا، اس کا مطلب ہے کہ آپ اللہ کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ اس میں سے کسی بھی فتوے کا اختیار آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ لہٰذا اس رویے سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ ورنہ اس بارے میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ سنن أبی داود: ٤٨١٠۔ صحیح الجامع: ٣٠٠٩۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ١٧٩٤.

((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)) ❶

''جس بھی شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا، تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔''

یعنی اگر وہ شخص، جس کو کافر کہا گیا ہے، درحقیقت کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس شدید وعید کا مورد بننے سے بچیں اور کفر کے فتووں سے گریز کریں۔

اسی طرح سیدنا جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) ❷

''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کو تو بخش دیا ہے لیکن (ایسا کہنے والے!) میں نے تیرے عمل ضائع کر دیے ہیں۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ ، وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ ، أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا ، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا ، أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ

❶ صحيح البخاري: ٦١٠٤.
❷ صحيح مسلم: ٢٦٢١.

لِـلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ)) ❶

''بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جبکہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راغب رہنے والا جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جاؤ۔ آخر ایک دن اس نے دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے رہنے دو، میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا، یا (کہا کہ) اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ چنانچہ جب وہ دونوں فوت ہو گئے اور رب العالمین کے ہاں اکٹھے ہوئے تو اللہ نے عبادت میں کوشاں رہنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق (زیادہ) جاننے والا تھا؟ یا جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے، تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''

داعی کا تو وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لیے کوشاں رہتا ہے اور اسی کے لیے محنت کرتا ہے، اسے تو ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے وصف کے متضاد کام کرنا شروع کر دے۔ لہٰذا اس تباہ کن رویے سے ہر ممکن اجتناب ضروری ہے، تبھی دعوت کارگر ہو سکتی ہے اور تبھی لوگوں کو قریب لایا جا سکتا ہے اور انہیں راہِ حق پہ چلایا جا سکتا ہے۔

⓮ ذکرِ الٰہی کا اہتمام:

دِین کے داعی کو ہر دم اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں مشغول رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں ہی

❶ سنن أبي داود: ٤٩٠١ ـ مسند أحمد: ٨٢٩٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٧١٢ .

دِلوں کا اطمینان ہے۔ اللہ کا ذِکر کرنے والے کے ساتھ اللہ کی نصرت اور تائید رہتی ہے۔ دعوت کے میدان میں عملی طور پر اللہ سے تعلق جوڑنے کے ساتھ ساتھ زبانی طور پر بھی اس کی تسبیح وتحمید اور تکبیر وثناء کرتے رہنا چاہیے تاکہ قلب ولسان؛ دونوں ہی اپنے خالق کی طرف متوجہ اور مشغول رہیں۔ داعی کو ذِکرِالٰہی سے حاصل ہونے والا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان اس کی راہ میں رُکاوٹ نہیں ڈال سکتا، کیونکہ وہ ذکر وتلاوت کے ذریعے شیطان کو پچھاڑ دیتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسے شیطان غافلوں کو پچھاڑے رکھتا ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے:

إِذَا تَمَكَّنَ الذِّكْرُ مِنَ الْقَلْبِ فَإِنْ دَنَا مِنْهُ الشَّيْطَانُ صَرَعَهُ كَمَا يَصْرَعُ الْإِنْسَانَ إِذَا دَنَا مِنْهُ الشَّيْطَانُ ، فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُونَ: مَا لِهٰذَا؟ فَيُقَالُ: قَدْ مَسَّهُ الْإِنْسِيُّ . ❶

''جب کسی دِل میں ذِکر مستحکم ہو جاتا ہے تو پھر اگر شیطان اس کے قریب آتا ہے تو وہ اسی طرح مغلوب ہو جاتا ہے جیسے شیطان کی وسوسہ اندازی سے انسان مغلوب ہو جاتا ہے، پھر ایسے مغلوب شیطان کے آس پاس دوسرے شیاطین اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اسے کیا ہوا؟ جواب ملتا ہے کہ اسے کسی انسان نے چھولیا ہے۔''

علاوہ ازیں داعی کے لائقِ شان ہی نہیں ہے کہ وہ ذِکر کے فضائل وثمرات سے محروم رہے، اور ذکر کے ایسے ایسے ثمرات ہیں کہ بندہ انہیں حاصل کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا

❶ مدارج السالكين لابن قيم الجوزية: ٢/ ٤٢١ ، ٤٢٢ .

أَعْنَاقَكُمْ؟)) ❶

''کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جو سب اعمال سے بہتر ہے، تمہارے مالک کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے، تمہارے درجات کی بلندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں اُڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى)) ❶

''وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی نظر میں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) ❷

''تجھے اس حالت میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔''

یہاں ایک اور نکتہ ملاحظہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ [الأحزاب: ٣٥]

''یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد

❶ سنن الترمذي: ٣٣٧٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٧٩٠۔ صحیح الجامع للألباني: ٢٦٢٩.

❷ صحیح ابن حبان: ٨١٨.

اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف اور عبادات کو مطلق طور پر بیان فرمایا ہے لیکن ذِکر کے ساتھ ''کثرت'' کا لفظ بیان فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں'' جبکہ اس کے علاوہ سچ، صبر، خشوع، سچائی، روزہ، صدقہ وغیرہ کسی کے ساتھ بھی کثرت کا لفظ بیان نہیں کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذِکر کثرت کے ساتھ ہی کرنا چاہیے اور کثرتِ ذِکر کثرتِ فلاح کا موجب ہے، جو شخص جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرے گا وہ اتنی ہی زیادہ فلاح، کامیابی اور نجات پائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا تَحَسَّرَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [1]

''ابنِ آدم کا جو بھی وقت اللہ تعالیٰ کا ذِکر کیے بغیر گزر جاتا ہے، روزِ قیامت وہ اس وقت پر حسرت و افسوس کرے گا۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلاً قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي: ٥١١ - صحيح الجامع للألباني: ٥٧٢٠ .

اللّٰہِ)) ❶

''آدمی ذِکرِ الٰہی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا کہ جو اسے اللہ کے عذاب سے نجات دِلانے والا ہو۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ))

''مُفَرِّدُون سبقت لے گئے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مفرّدون کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ)) ❷

''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللّٰهُ دُعَاءَ هُمْ: الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيراً، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالإِمَامُ الْمُقْسِطُ)) ❸

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی دُعا اللہ تعالیٰ رَد نہیں فرماتا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذِکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والا حکمران۔''

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ، حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ)) ❹

''جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں، پھر

❶ مسند أحمد: ٢٢١٣٢. ❷ صحيح مسلم: ٢٦٧٦.
❸ صحيح الجامع: ٣٠٦٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢١١.
❹ صحيح الجامع للألباني: ٥٦١٠۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٢١٠.

جب وہ (مجلس سے) اُٹھنے لگتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) ❶

''جو بھی لوگ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) کے سامنے کرتا ہے۔''

اور ذِکر کی بہترین صورت تلاوتِ قرآن ہے۔ یہ ایسا مقدس کلام ہے کہ اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ)) ❷

''جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی مل جاتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے، ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔''

اندازہ کیجیے کہ جب قرآن کی صرف تلاوت کرنے پر ہی اس قدر عظیم اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے تو اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے نیکیوں کا کیا عالم ہوگا؟ لہٰذا داعی کو قرآن

❶ صحیح مسلم: ۲۷۰۰. ❷ سنن الترمذی: ۲۹۱۰.

کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معانی کو بھی سمجھنا چاہیے، اس کا فہم و تدبر حاصل کرنا چاہیے اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے، کیونکہ جو قرآن کے ساتھ تعلق جوڑ لیتے ہیں وہ اللہ کے اپنے اور خاص لوگ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے بھی کچھ اپنے لوگ ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ (سعادت مند اور خوش قسمت) کون سے لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ ، أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ)) ❶

''وہ قرآن والے ہیں، وہی اللہ کے اپنے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔''

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْنَا أَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ الذِّكْرِ إِذَا عُمِلَ بِهِ . ❷

''ہم نے سنا کہ قرآن پڑھنا سب سے زیادہ فضیلت والا ذِکر ہے جب کہ اس پر عمل کیا جائے۔''

اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ هِيَ أَفْضَلُ الْأَذْكَارِ وَالْمَطْلُوبُ الْقِرَاءَةُ بِالتَّدَبُّرِ . ❸

''جان لیجیے کہ تلاوتِ قرآن ہی افضل ذِکر ہے اور مطلوب تدبر کے ساتھ قراءت کرنا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے کہ:

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٥ .
❷ فقه الأدعية والأذكار: ١/ ٥٠ .
❸ الأذكار للنووي: ١٠١ .

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ .

’’میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔‘‘

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِی

’’میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یکتا ہوں۔‘‘

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) اس کا کوئی شریک نہیں۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِی

’’میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی میرا کوئی شریک ہے۔‘‘

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لائق تمام تعریفات ہیں۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، لِی الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری ہی بادشاہت ہے اور میرے ہی لائق تمام تعریفات ہیں۔''

اور جب بندہ کہتا ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

صَدَقَ عَبْدِی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِی .

''میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت ہے۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ)) ❶

''جس شخص کو موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو گئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔''

اس کے بعد ذیل میں ''صبح و شام کے اذکار'' بیان کیے جا رہے ہیں، جنہیں ہر داعی کو حرزِ جاں بنا لینا چاہیے اور پابندی کے ساتھ صبح اور شام کے اوقات میں یہ اذکار پڑھنے چاہئیں:

❀ ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ

❶ سنن ابن ماجه: ٣٧٩٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٩٠ .

الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ (البقرة: 255)

❀ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ...... قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ...... قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

(یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس 3 مرتبہ)

❀ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل کلمہ توحید مرتبہ پڑھے تو اس کو اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے، اس کی دس برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں، دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور صبح سے شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے، اور جو شام کو پڑھے اس کو صبح تک یہی فضیلت حاصل رہتی ہے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. ❶

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کو اُٹھتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

''اے اللہ! تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

اور شام کو آپ ﷺ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. ❷

---

❶ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٧.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٦٨۔ سنن الترمذي: ٣٣٩١۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٨.

''اے اللہ! تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیرے ہی (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

❀ سیدنا عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

أَصْبَحْنَا (أَمْسَينَا) عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ . ❶

''ہم نے اسلام کی فطرت، اخلاص کے کلمہ، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دِین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، جو کہ یکسو، تابع فرمان تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''

(بریکٹ والے الفاظ شام کے اذکار میں پڑھے جائیں)

❀ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو اُٹھے تو اسے چاہیے کہ کہے:

أَصْبَحْنَا (أَمْسَينَا) وَأَصْبَحَ (وَأَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ . ❷

''ہم نے صبح کی اور کائنات نے صبح کی، جو کہ اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس دِن کی بھلائی، کامیابی، مدد، نور،

❶ مسند أحمد: ١٥٣٦٠ ـ سنن الدارمي: ٢٧٣٠ ـ صحيح الجامع: ٤٦٧٤ .

❷ سنن أبي داود: ٥٠٨٤ ـ صحيح الجامع: ٣٥٢ .

برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو اس میں ہے اور جو اس کے بعد ہے۔''

اور جب شام ہو جائے تو اس وقت بھی اسی طرح پڑھے:

❀ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ (مَا بَعْدَهَا) وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ. ❶

''ہم نے صبح (شام) کی اور کائنات نے صبح (شام) کی، جو اللہ کے لیے ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں (اس رات میں) جو خیر ہے اور اس کے بعد میں جو خیر ہے میں اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس دن کے (اس رات کے) شر سے اور اس کے بعد والے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

❀ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ (اَمْسٰى) بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

---

❶ صحیح مسلم: ۲۷۲۳.

فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ . ❶

''اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح (شام) کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے حمد اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

❀ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا (بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا) وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُورُ (الْمَصِيْر)❷

''اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح (شام) کی اور تیرے ساتھ ہم نے شام (صبح) کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اُٹھ (لوٹ) کر جانا ہے۔''

❀ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (اَمْسَيْتُ) اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ . ❸

''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح (شام) کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''

❀ جو شخص یہ دعا صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی

❶ صحیح ابن حبان: ٨٦١.

❷ سنن أبی داود: ٥٠٦٨۔ سنن الترمذی: ٣٣٩١.

❸ سنن أبی داود: ٥٠٦٩۔ سنن الترمذی: ٣٥٠١.

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . ❶

''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

❀ جو شخص شام کے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے، اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈنک نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ . ❷

''میں اللہ کے کامل کلمات کے پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

❀ جس شخص نے ایک دِن میں 100 مرتبہ یہ پڑھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ . ❸

اس کے تمام گناہ ختم کردیے جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔''

❀ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ . ❹

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

---

❶ سنن أبی داود: ٥٠٨٨۔ سنن الترمذی: ٣٣٨٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٩ .

❷ سنن الترمذی: ٣٦٠٤ .

❸ صحيح البخاری: ٦٤٠٥۔صحيح مسلم: ٢٦٩١ .

❹ سنن أبی داود: ٥٠٩٠ .

❀ صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذِکر کرنے سے، یہ کلمات پڑھنا (میزانِ عمل میں) زیادہ وزنی ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (3مرتبہ) . ❶

''اللہ نہایت پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

❀ جو شخص صبح کے وقت اور پھر شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، پھر اگر اسی دِن یا اسی رات اس کو موت آجاتی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . ❷

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی مجھ میں استطاعت ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی، میں تیرے لیے تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٢٧٢٦ .

❷ صحيح البخاري: ٥٩٤٧ .

⓮ دُعا کا التزام:

داعی کو رب تعالیٰ کے سامنے دست بہ دُعا رہنا چاہیے۔ دعوتی میدان میں عملی کوشش کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح، اپنی محنت کی قبولیت اور اس مشن کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی جو بھی دعا کی جائے وہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ [المؤمن: ٦٠]

''اور تمہارے پروردگار کا یہ فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ بہت جلد ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ [البقرة: ١٨٦]

''(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو انہیں بتلایئے کہ) یقیناً میں تو قریب ہوں (اور) دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی بھی عمل قابلِ عزت نہیں ہے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي

---

❶ سنن الترمذی: ۳۳۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۲۹.

غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ ، وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا، تیرے اعمال جیسے بھی ہوئے میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی کو پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں (پھر بھی) تجھے بخش دوں گا، اے ابنِ آدم! اگر تو زمین بھر کر بھی گناہ لے کر آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تیرے گناہوں کی مقدار برابر ہی تجھے مغفرت سے نواز دوں گا۔''

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا ، قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ ، قَالَ: ((اَللَّهُ أَكْثَرُ)) ❷

''جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ کی کوئی چیز یا قطع رحمی نہ مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دعا کی وجہ سے تین صورتوں میں سے ایک چیز عطا فرما دیتا ہے: یا تو جلد ہی اس کی وہ دعا قبول کر لیتا ہے، یا اسے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے، یا اس کے مثل کوئی برائی (تکلیف و مصیبت اور پریشانی) اس سے دُور فرما دیتا ہے۔'' یہ سن کر لوگوں نے کہا: تب تو ہم بہت

❶ سنن الترمذي: ٣٥٤٠ .

❷ سنن الترمذي: ٣٥٧٣۔ صحيح الترغيب والترهيب: ١٦٣٣ .

زیادہ دعائیں کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بھی سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔''

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے حیا اور عزت والا ہے، جب آدمی اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی واپس لوٹانے میں وہ شرم محسوس کرتا ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ)) ❷

''یقیناً اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذِکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)) ❸

''یقیناً جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں ہے، اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ، وَبَعْضُهَا أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَاسْأَلُوهُ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، فَإِنَّ

---

❶ سنن الترمذی: ٣٥٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٥۔ صحيح الجامع: ١٧٥٧.

❷ سنن ابن ماجه: ٣٧٩٢۔ صحيح الجامع: ١٩٠٦.

❸ سنن الترمذی: ٣٣٧٣۔ صحيح الجامع: ٢٤١٨.

اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دَعَاهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ)) . ❶

”دِل حفاظت گاہیں ہوتے ہیں (یعنی دِلوں میں ہر بات کومحفوظ کرلیا جاتا ہے) البتہ کچھ دِل دوسروں کی بہ نسبت بات کوزیادہ یاداور محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا اے لوگو! تم جب بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کروتو اس انداز میں کرو کہ تمہیں اس کے قبول ہوجانے کا یقین ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو اس سے غافل دِل کے ساتھ دعا کرے۔“

اور دعا مانگتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، یعنی اگر دعا فوراً قبول نہ ہوتو دعا کرنا چھوڑ نہیں دینا چاہیے بلکہ مسلسل کرتے ہی رہنا چاہیے، کیونکہ ایسا بالکل نہیں ہوتا کہ آدمی دعا کرے اور قبول نہ ہو۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)) ❷

”تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا، وہ کہنے لگتا ہے: میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی لیکن اس نے قبول ہی نہیں کی۔“

اسی طرح دعا پختہ عزم اور قبولیت کے یقین کے ساتھ کرنی چاہیے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الرَّغْبَةَ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ)) ❸

”تم میں سے کوئی بھی اس طرح دُعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہتا ہے تو مجھے

❶ مسند أحمد: ٦٦٥٥ ـ صحيح الترغيب والترهيب: ١٦٥٢ .

❷ صحيح البخاري: ٥٩٨١ ـ صحيح مسلم: ٢٧٣٥ .

❸ صحيح مسلم: ٢٦٧٩ .

بخش دے، بلکہ اسے اپنا مطلوب ومقصود حاصل ہونے کے پختہ عزم ویقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز بڑی نہیں ہے کہ جسے وہ عطا کرے۔''

اپنے مسلمان بھائی کے حق میں بھی دُعا گو رہنا چاہیے، اس سے جہاں اللہ تعالیٰ اس کی دنیا وآخرت سنوارے گا وہاں یہ اپنی دعا قبول کروانے کا بھی بہترین ذریعہ ہے، جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) [1]

''ایک مسلمان کی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں کی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے، اس کے سر پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، وہ بندہ جب بھی اپنے بھائی کے حق میں خیر وبھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر کردہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور ساتھ اسے بھی دعا دیتا ہے کہ جو کچھ تُو نے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے وہی کچھ اللہ تعالیٰ تجھے بھی نوازے۔''

[1] صحيح مسلم: ٢٧٣٣ .

عورت کے لیے دعوت کا دائرہ کار اور اس کی شروط

عورت معاشرے کا ایسا رُکن ہے کہ اس کے بغیر کوئی بھی معاشرہ مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو انسان کو ماں باپ کے بغیر بھی پیدا کر سکتا تھا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام ہیں، اور اگر وہ چاہتا تو بغیر باپ کے بھی پیدا کر سکتا تھا، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ماں اور باپ کے ذریعے پیدا کر کے یہ بتلایا ہے کہ یہ دونوں ہی اس کائنات کے اہم عنصر ہیں، کسی ایک سے کُلی طور پر مستغنی نہیں ہوا جا سکتا، لہٰذا دین کی تبلیغ میں بھی جب تک یہ دونوں شامل نہیں ہوں گے تب تک دین کی سربلندی نہیں ہوگی۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ)) ❶

''عورتیں بھی مردوں ہی کی مانند ہیں۔''

لہٰذا ذیل کی سطور میں ہم عورت کے لیے دعوتِ دین کا دائرہ کار اور اس کی شروط بیان کریں گے تاکہ وہ بھی اس مبارک مشن کا حصہ بن کر سرخروئی حاصل کر سکے۔

❶ عورت فتنے سے محفوظ ہو اور لوگ بھی اس کے فتنے سے محفوظ ہوں:

❀ ...... سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) ❷

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو عورتوں سے زیادہ

❶ سنن أبی داود: ٢٣٦۔ سنن الترمذی: ١١٣۔ سنن ابن ماجہ: ٦١٢.

❷ صحیح البخاری: ٥٠٩٦۔ صحیح مسلم: ٦٨٨٠.

خطرناک ہو۔''

❀ ...... سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)) ❶

''دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، یقیناً بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی سے متعلق تھا۔''

❀ ...... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَالِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)) ❷

''یقیناً عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں ہی واپس جاتی ہے، سو جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس چاہیے کہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے، کیونکہ یہ اس کے دِل میں پیدا ہونے والے (برے خیالات) کو ختم کر دے گا۔''

❀ ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو وہ آپ کو اچھی لگی، آپ (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خوشبو بنا رہی تھیں۔ ان کے پاس چند عورتیں تھیں، وہ ان سے الگ ہو گئیں، آپ نے اپنی حاجت پوری کی، پھر فرمایا:

((أَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلٰى أَهْلِهِ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)) ❸

---

❶ صحيح مسلم: ٢٧٤٢. ❷ صحيح مسلم: ١٤٠٣.

❸ سنن الدارمي: ٢٢٦١.

''جو شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ دونوں کے پاس ایک ہی طرح کی چیز ہے۔''

❀ ...... سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَإِنَّهَا لَا تَكُونُ إِلَى وَجْهِ اللّٰهِ أَقْرَبَ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا))

''عورت پردہ ہے اور جب یہ (گھر سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اسے نظریں اُٹھا اُٹھا کے دیکھتا ہے اور یقیناً وہ اپنے گھر کے گوشے میں ہی رہنے سے زیادہ قریبی کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کر سکے۔''

❷ دعوت کے لیے عورت بغیر محرم کے نہ نکلے:

❀ ...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے سنا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ))

''کوئی مرد کسی عورت کے بالکل بھی تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے۔''

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرا نام تو فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے، جبکہ میری بیوی نے ایک ضروری کام (حج) کے لیے (سفر پہ) جانا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) ❷

''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

---

❶ سنن الترمذی: ۱۱۷۳ - صحیح ابن حبان: ۵۵۶۹ - صحیح الترغیب والترهیب: ۳۴۲۱.

❷ صحیح البخاری: ۱۸۶۲ - صحیح مسلم: ۳۲۵۹.

※ ...... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) ❶

''عورت اپنے محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔''

※ ...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ)) ❷

''کوئی عورت دو دِن کی مسافت کا سفر نہ کرے کہ جس میں اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔''

※ ...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ)) ❸

''کسی ایسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ وہ ایک دِن اور ایک رات کا سفر کرے (اور) اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔''

※ ...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ بَرِيدًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)) ❹

''کوئی عورت ایک برید (بارہ میل) تک سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہونا چاہیے۔''

---

❶ صحیح البخاری: ١٠٨٦۔ صحیح مسلم: ٨٢٧.

❷ صحیح البخاری: ٨١٦٤۔ صحیح مسلم: ٨٢٧.

❸ صحیح البخاری: ١٠٨٨۔ صحیح مسلم: ١٣٢٩.

❹ صحیح ابن خزیمة: ٢٥٢٦۔ صحیح ابن حبان: ٢٧٢٧۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ٣٤٢١.

نــــوٹ: ...... یہاں یہ بات واضح رہے کہ عورت کسی ضروری کام کی غرض سے قریبی جگہوں پر اور اڑوس پڑوس میں بغیر محرم کے بھی جا سکتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((قَدْ أَذِنَ اللّٰه لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے تم عورتوں کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے (گھر سے) نکل سکتی ہو۔''

٭...... سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ

---

❶ صحيح البخاري: ٥٢٣٧.

رُكُوبِكَ مَعَهُ. ❶

''زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس پانی لانے والے ایک اونٹ اور ایک گھوڑے کے سوا رُوئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، الغرض کوئی چیز نہ تھی۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی تھی، نیز ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری ہمسائیاں انصاری عورتیں روٹیاں پکا دیتی تھیں۔ وہ بڑی اچھی اور باوفا خواتین تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دی تھی، میں وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی جبکہ گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ آپ کے ہمراہ قبیلہ انصار کے چند لوگ بھی تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے ''اخ اخ'' کیا۔ آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ہمراہ چلنے میں شرم محسوس ہوئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا، کیونکہ زبیر رضی اللہ عنہ بہت ہی باغیرت انسان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں، اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ اس کے بعد میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو ان سے اس واقعے کا ذکر کیا کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تھی جبکہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ آپ کے ہمراہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنا اونٹ بٹھایا لیکن مجھے شرم دامن گیر ہوئی اور آپ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ یہ سن کر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا سر پر گٹھلیاں اٹھانا مجھ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ گراں تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک

❶ صحيح البخاري: ٥٢٢٤.

غلام میرے پاس بھیج دیا، وہ گھوڑے کے متعلق سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی، گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو وہ اپنی کھجوریں کاٹنے کے لیے نکل گئی تو اسے ایک آدمی ملا جس نے اسے منع کیا۔ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کو یہ بات بتلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ ، لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا)) ❶

”چلی جایا کرو اور اپنی کھجوریں کاٹا کرو، تم اس سے صدقہ یا کوئی خیر کا کام ہی کروگی۔“

ابراہیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا ، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ . ❷

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو حج کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ انہوں نے ان کے ہمراہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا تھا۔“

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت ”رُفقہ مامونہ“ کے ساتھ سفر کرے تو پھر محرم کے بغیر سفر کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ ❸

رُفقہ مامونہ سے مراد یہ ہے کہ سفر کے کسی قافلے میں نیک عورتیں زیادہ ہوں اور ان میں سے کسی عورت کے محرم ساتھ ہوں۔

---

❶ سنن أبي داود: ٢٢٩٧ .
❷ صحيح البخاري: ١٨٦٠ .
❸ بداية المجتهد: ٢/ ٨٧ .

❸ دعوت کے لیے عورت بغیر پردے کے نہ نکلے:

سیدہ اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو، لیکن حائضہ نماز سے دُور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) ❶

''اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔''

❹ دعوت کے لیے عورت خوشبو لگائے بغیر نکلے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ)) ❷

''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، جب تک غسل نہ کر لے۔''

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا)) ❸

''تم میں سے جو بھی عورت مسجد کی طرف نکلے وہ خوشبو کے بالکل بھی قریب نہ جائے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح مسلم: ٨٩٠.

❷ سنن ابن ماجه: ٤٠٠٢ ـ صحيح الجامع: ٢٧٠٣.

❸ سنن النسائي: ٥١٣١ ـ صحيح الجامع: ٢٦٩٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٠٩٣.

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ)) ❶

''جس عورت کو بخور (خوشبودار دھواں) لگ جائے، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)) ❷

''جو بھی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تا کہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)) ❸

''بے شک مرد کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ ہو جبکہ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ ہو۔''

❺ عورت اور مرد کا کلاس روم میں دروازہ الگ ہو:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ)) ❹

''اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں (اور مرد اس سے داخل نہ ہوں تو

---

❶ صحيح مسلم: ٤٤٤.

❷ سنن النسائي: ٥١٢٦ـ صحيح الجامع: ٢٧٠٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٠٣١.

❸ سنن الترمذي: ٢٧٨٨ـ صحيح الجامع: ٣٩٣٧.

❹ سنن أبي داود: ٤٦٢.

بہت بہتر ہو)۔''

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ . ❶

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عورتوں کے دروازے سے داخل ہونے سے منع کیا کرتے تھے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ))❷

''عورتوں کے لیے راستے کا درمیان نہیں ہے۔''

یعنی عورتوں کو راستے کے ایک جانب ہو کر چلنا چاہیے، درمیانِ راہ میں چلنا ان کے لیے مناسب نہیں ہے۔

❻ میدانِ دعوت میں مرد وزن کا اختلاط نہ ہو:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے تو (دیکھا کہ) راستے میں عورتیں اور مرد اکٹھے چل رہے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) فرمایا:

((اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ))

''پیچھے پیچھے رہا کرو، تمہارے لیے مناسب نہیں کہ راستے کے عین درمیان میں چلو، بلکہ راستے کے اطراف میں چلا کرو۔''

اس کے بعد عورت دِیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی، حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتا، اس لیے کہ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھی۔''❸

❶ سنن أبي داود: ٤٦٤ .

❷ صحيح الجامع: ٥٤٢٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٥٦ .

❸ سنن أبي داود: ٥٢٧٢ ـ صحيح الجامع: ٨٥٦ .

❼ عورتوں کی نشستیں مردوں کے بعد ہوں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)) ❶

''مردوں کی صفوں میں سے بہترین صف پہلی اور بری صف آخری ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور بری صف پہلی ہے۔''

❽ معلم کو تنبیہ کرنے کے لیے عورت تحریری طور پر مطلع کرے:

یعنی اگر معلم پڑھا رہا ہو اور درس دے رہا ہو تو اس کی گفتگو میں کوئی نشیب وفراز آ جاتا ہے یا کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جس کے متعلق عورت وضاحت چاہتی ہو یا اس کی درستگی کرنا چاہتی ہو، تو وہ کاغذ وغیرہ پر لکھ کر معلم و مدرس کو آگاہ کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلتَّسْبِیحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِیقُ لِلنِّسَاءِ)) ❷

''تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے۔''

اس تالی سے مراد عام تالی نہیں ہے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر امام بھول جائے تو عورت اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے گی، جس سے امام کو سمجھ آ جائے گی کہ کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ عورتوں کے لیے مردوں کی طرح ''سبحان اللہ'' کہنا اس لیے نہیں رکھا گیا کہ ان کی آواز کسی فتنے کا باعث نہ بن جائے۔

اس روایت سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اگر مرد وخواتین کی کلاس ہو رہی ہو اور معلم کی کلام کے کسی حصے کی ت درکار ہو تو اس کے لیے مرد بول کر سوال کر سکتا ہے جبکہ عورت اس کو تحریر کر کے معلم تک پہنچا دے۔

---

❶ صحیح مسلم: ۱۳۲.

❷ صحیح البخاری: ۱۲۰۳۔ صحیح مسلم: ٤٢٣.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا ، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ ، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ)) ❶

''عورت اپنے گھر میں نماز پڑھے یہ اس کے لیے اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور عورت اپنے حجرے میں نماز پڑھے یہ اس کے لیے اپنے گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور وہ گھر کے احاطے میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

یعنی جس قدر بھی ہو سکے عورت اتنا ہی اپنے آپ کو مخفی رکھنے کی کوشش کرے اور مردوں کے سامنے نمایاں ہونے سے مکمل اجتناب کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا ، فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ)) ❷

''جس بھی عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی اور جگہ) میں اپنے کپڑے اتارے، تو اس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے کو چاک کر دیا۔''

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا ، هَتَكَتْ سِتْرَ مَا

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٤٢ .

❷ سنن ابن ماجه: ٣٧٥٠ـ صحيح الجامع: ٢٧١٠ .

بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)) ❶

’’جس بھی عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی اور جگہ) میں اپنے کپڑے اتارے، تو اس نے وہ پردہ چاک کر دیا جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل تھا۔‘‘

شریعتِ اسلامیہ نے عورت کی عفت وعصمت کو محفوظ رکھنے کے لیے اس قدر احتیاط برتی ہے کہ اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کسی مقام پر لباس اتارنے سے بھی منع فرمایا ہے، حتیٰ کہ نماز کے لیے بھی یہ حکم صادر فرمایا کہ اپنے گھر کے جس قدر اندرونی حصے میں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔

سیدہ اُمیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ)) ❷

’’یقیناً میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔‘‘

سیدہ عقیلہ بنت عبید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا أَمَسُّ أَيْدِي النِّسَاءَ)) ❸

’’بلاشبہ میں عورتوں کے ہاتھوں کو نہیں چھوتا۔‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ. ❹

’’رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔‘‘

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ مسند أحمد: ٢٤١٤٠۔ المستدرك للحاكم: ٧٧٨٢۔ صحيح الجامع: ٢٧٠٨.

❷ صحيح الجامع: ٢٥١٣۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٢٩.

❸ صحيح الجامع: ٧٧٧١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٠٥٤.

❹ صحيح البخاري: ٧٢١٤۔ صحيح مسلم: ٤٨١١.

((لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَمَسَّهُ امْرَأَةٌ لَا تَحِلُّ لَهُ)) ❶

''اگر آدمی کے سر میں لوہے کا کیل ٹھونک دیا جائے تو یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔''

ان تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مرد و زن کا اختلاط نہیں ہونا چاہیے، حتیٰ کہ سلام لینے کا کس قدر اجر ہے اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود عورت، مرد سے اور مرد، عورت سے مصافحہ نہیں کرسکتا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جتنا بھی کوئی نیک انسان ہو، اس کے لیے کسی غیر محرم عورت کو چھونا ہرگز جائز نہیں ہے۔

❾ دعوتی پروگرامز میں عورت اور مرد کے درمیان پردہ حائل ہو:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۝۵۳﴾

[الأحزاب: ۵۳]

''اور جب تم ان (ازواجِ مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، تمہارے اور ان کے دِلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے، نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔''

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ

❶ صحيح الجامع: ٥٤٥٠ .

عُمَيْرٍ: قَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَزُورَنَا، فقَالَ: أَقُولُ يَا أُمَّهْ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا، قَالَ: فَقَالَتْ: دَعُونَا مِنْ رَطَانَتِكُمْ هٰذِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرِينَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ ذَرِينِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي)) قُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ، وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ، قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ بَكٰى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ؟، قَالَ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا، لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ...﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا [آل عمران: ١٩٠])) ❶

''میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا: تمہیں ہمارے ہاں آنے کا اب موقع ملا ہے؟ تو انہوں نے کہا: امی جان! میں وہی کہوں گا جیسے پہلے لوگوں میں کسی نے کہا ہے کہ وقفے کے ساتھ ملا کرو؛ محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں ہمارے ساتھ نہ کرو۔ ابن عمیر نے عرض کیا: آپ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتلائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب سے حیرت انگیز چیز دیکھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ایک

❶ صحيح ابن حبان: ٦٢٠.

مرتبہ نبی ﷺ نے رات کے وقت ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو تاکہ میں آج رات اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ کے ساتھ کو پسند کرتی ہوں اور میں اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھی لگے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔ آپ ﷺ رونے لگے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھ کا سوراخ گیلا ہو گیا۔ آپ روتے رہے اور مسلسل روتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی۔ آپ روتے رہے اور اتنی دیر تک روتے رہے کہ زمین گیلی ہو گئی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو (فجر کی) نماز کے لیے بلایا، جب انہوں نے آپ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، اس شخص کے لیے بربادی ہے جو اس کی تلاوت تو کرے لیکن اس میں غور وفکر نہ کرے۔ (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ . . .﴾ مکمل آیت۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: ((عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ))، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا، فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. ❶

''ہم عسفان سے واپسی پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اچانک آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ دونوں (زمین پر) گر پڑے۔ یہ دیکھ کر سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جلدی سے دوڑ کر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان فرمائے (کیا چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے عورت کی خبر لو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا۔ پھر دونوں کے لیے سواری درست کی، چنانچہ دونوں سوار ہوئے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر روانہ ہوئے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ))، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ، فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ))، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ. ❷

❶ صحيح البخاري: ٣٠٨٥.
❷ صحيح البخاري: ٣٠٨٦.

''وہ (یعنی انس رضی اللہ عنہ) اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر سے واپس آئے اور نبی ﷺ کے ساتھ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، جنہیں آپ نے اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں گر پڑے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) اپنے اونٹ سے کود پڑے اور (آپ ﷺ کے پاس آ کر) عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس عورت (صفیہ) کا پتا کرو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل دیے۔ پھر انہوں نے وہ کپڑا ان پر ڈال دیا۔ تو صفیہ رضی اللہ عنہا اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے سواری درست کی تو دونوں اس پر سوار ہو گئے۔ وہ راستے میں چلتے رہے حتیٰ کہ وہ مدینہ کی سرزمین کے قریب پہنچے یا دُور سے مدینہ طیبہ کو دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ((آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)) ''ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے، حتیٰ کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔''

⑮ مرد Live سوال کر سکتا ہے جبکہ عورت لکھ کر سوال کرے:

گزشتہ صفحات میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)) ❶

''تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے۔''

تو جب نماز کے حساس معاملے میں بھی عورت کو مردوں کے سامنے اپنی آواز نکالنے کی

❶ صحيح البخاری: ١٢٠٣۔ صحيح مسلم: ٤٢٣.

اجازت نہیں ہے تو سوال کرنے میں تو بالا ولیٰ نہیں ہو سکتی، لہٰذا عورت کے لیے مناسب و بہتر یہ ہے کہ وہ لکھ کر سوال کرے۔

البتہ ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت کے سلسلے میں اگر عورت کا بولنا لازمی ہو تو پھر اس کے بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس صورت میں رب تعالیٰ کا یہ فرمان پیشِ نظر رہے کہ:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾ [الأحزاب: ٣٢]

''پس تم نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرنے لگے اور قاعدے کے مطابق کلام کرو۔''

اس کے پیشِ نظر عورت بول کر بھی سوال کر سکتی ہے لیکن احتیاطی پہلو یہی ہے کہ وہ لکھ کر سوال کرے، کیونکہ ایک روایت میں عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر غیر محرم سے گفتگو کرنے کو منع قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُكَلِّمَ النِّسَاءَ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ. [1]

''رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر گفتگو کریں۔''

لیکن اگر خاوند کی طرف سے اجازت ہو اور عورت اچھے انداز میں اور قاعدے کے مطابق صرف مطلب کی بات کرے تو اس کی گنجائش بھی موجود ہے۔

---

[1] صحيح الجامع: ٦٨١٣ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦٥٢.

دعوتِ دین کے سلیقے

اس عظیم کام کو کرنے کے لیے سلیقے بھی عظیم ہی اختیار کرنے چاہئیں، جس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے:

① جس کی دعوت دینی ہے، پہلے خود کو اس کا علم ہو:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [محمد: ۱۹]

''جان لیجیے کہ وہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''

یعنی لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے پہلے خود توحید کا علم حاصل کیجیے اور اس کے تقاضے سمجھیے، تاکہ آپ لوگوں کو بھی شرح صدر کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

اس کے بعد ضروری ہے کہ دِین کی جس بھی بات کا آپ کو علم ہو وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً)) ❶

''میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''

اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰـهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)) ❷

❶ صحيح البخاري: ٣٤٦١.

❷ سنن الترمذي: ٢٦٨٥ـ صحيح الجامع: ١٨٣٨.

''یقیناً اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین وآسمان کی مخلوق، حتیٰ کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی، لوگوں کو خیر وبھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

② اچھی اور میٹھی وعظ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ [النحل: ١٢٥]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اوران کے ساتھ ایسے انداز میں مباحثہ کیجیے جو سب سے اچھا ہو۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے شخص کو کس طرح یہ کام کرنا چاہیے؟ توانہوں نے فرمایا:

يَأْمُرُ بِالرِّفْقِ وَالْخُضُوعِ، إِنْ أَسْمَعُوهُ مَا يَكْرَهُ لَا يَغْضِبُ فَيَكُونُ يُرِيدُ يَنْتَصِرُ لِنَفْسِهِ. ❶

''وہ نرمی اور انکساری سے (نیکی کی) ترغیب دے، اگر لوگ اس کو (جواب میں) ایسی باتیں سنائیں جو اس کو ناگوار گزریں تو وہ غصہ نہ کرے، سو جب وہ (اس کا) ارادہ کرلے گا تو اپنے آپ کو کامیاب کرلے گا۔''

③ بار بار دعوت دیں:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا ﴾ [نوح: ٥]

''اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی قوم کو رات دِن دعوت دی۔''

---

❶ النصرة: ٥٣٩.

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ﴾ [العنكبوت: ١٤]

''آپ ان میں پچاس کم ایک ہزار سال رہے۔''

یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دین کی دعوت دی اور بالکل بھی دلبرداشتہ نہیں ہوئے، حالانکہ اتنی لمبی مدت کی محنت کے بعد بہت کم تعداد ہی اسلام لائی، لیکن آپ مسلسل اور مستقل مزاجی سے لگے رہے اور بار بار اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ ، فَيَقُولُ: يَا هٰذَا ، اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَالِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَالِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ: ﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿ فٰسِقُونَ ﴾ [المائدة: ٨١] ، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ ، وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا ، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا)) [1]

''پہلا پہلا نقص اور عیب جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا، وہ یہ تھا کہ ان میں سے کوئی شخص دوسرے کو ملتا تو اسے کہتا تھا: ارے! اللہ سے ڈرو اور جو کر رہے ہو اس سے باز آ جاؤ، یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔ پھر اگلے دن ملتا تو اس کے لیے اس کا ہم نوالہ، ہم پیالہ اور ہم مجلس ہونے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوتی

[1] سنن الترمذي: ٣٠٤٨ ـ سنن أبي داود: ٤٣٣٦ ـ مسند أحمد: ٣٧١٢ .

تھی۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دِلوں کو ایک دوسرے پر دے مارا (یعنی ان کے اندر اختلاف اور بغض پیدا ہو گیا اور اتفاق و محبت سے ان کو محروم کر دیا گیا) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ......﴾ ''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہ تھے۔ جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔ ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، بہت برا ہے وہ جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیج رکھا ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اگر ان کا اللہ پر، نبی پر اور اس پر جو اس کی طرف نازل کیا گیا، ایمان ہوتا تو یہ ان کافروں سے دوستیاں نہ رکھتے لیکن اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمہیں بالضرور نیکی کا حکم کرنا ہو گا، برائی سے روکنا ہو گا، ظالم کا ہاتھ پکڑنا ہو گا اور اسے حق پر لوٹانا اور حق کا پابند کرنا ہو گا۔''

دعوتِ دین کے اسالیب

اس سلسلے میں سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیے کہ تین باتیں تو ہر داعی میں ہونی چاہئیں:
(۱) جس چیز کی دعوت دینی ہے، پہلے اس کی خود تعلیم حاصل کرے (۲) دعوت اچھی نصیحت اور عمدہ انداز کے ساتھ دینی چاہیے (۳) ایک دو بار دعوت دے کر بھول نہیں جانا چاہیے بلکہ مستقل مزاجی ہونی چاہیے اور بار بار دعوت دیتے رہنا چاہیے۔

❶ تعلیم کے ذریعے:

رسول اللہ ﷺ نے دعوت کا سب سے پہلا اسلوب یہ اختیار کیا تھا کہ دارِارقم میں بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دی۔ اس کے بعد آپ نے صفہ میں صحابہ کو تعلیم دینے کا اہتمام کیا۔ لہٰذا تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانا دعوت کا ہی طریقہ ہے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو سکے تعلیمی مراکز، سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کی تعلیم کو بہتر بنائیں، اس میں دین کا نصاب رکھیں، جس سے طلبہ میں دین کا شعور پیدا ہو سکے اور انہیں دین کے بنیادی امور و احکام کا علم ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے جب دعوتِ دین کے لیے تعلیم کا اسلوب اختیار کیا تو بہت سے لوگ اس علمی حلقے میں حاضر ہوئے اور تعلیم کے ذریعے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ جیسا کہ محمد العبدری بیان کرتے ہیں کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تھے۔ ان کے والدین ان سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ ان کی والدہ دولت مند تھیں، چنانچہ انہیں خوب مہنگے اور عمدہ کپڑے پہنایا کرتی تھیں۔ وہ عطر سے بھی معطر رہتے اور قیمتی جوتا وغیرہ بھی پہن کر رکھتے۔ انہیں پتا چلا کہ رسول اللہ ﷺ دارارقم میں اسلام کی دعوت دیا کرتے ہیں،

چنانچہ وہ بھی وہاں گئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ❶

❷ عملی تربیت اور عملی تطبیق کے ذریعے:

نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منبر پر کھڑے ہو کر نماز کا طریقہ سکھلایا اور سجدہ کرنے کے لیے منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا۔ جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلَیْهَا وَکَبَّرَ وَهُوَ عَلَیْهَا ، ثُمَّ رَکَعَ وَهُوَ عَلَیْهَا ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰی ، فَسَجَدَ فِی أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ ، فَقَالَ: ((أَیُّهَا النَّاسُ ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِی)). ❷

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے منبر پر نماز پڑھی اور اسی پر موجود رہتے ہوئے اللہ اکبر کہا، پھر منبر پر ہی رکوع کیا، پھر اُلٹے پاؤں نیچے اُترے، حتیٰ کہ آپ نے منبر کی جڑ میں سجدہ کیا، پھر واپس (منبر پر) لوٹ گئے، پھر جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کر سکو اور میرا طریقۂ نماز جان سکو۔''

چنانچہ ہم بھی عملی تربیت اور عملی تطبیق کے ساتھ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور اس کے لیے ورکشاپس، ریفریشر کورسز اور شارٹ کورسز بھی کروائے جا سکتے ہیں۔

❸ درس کے ذریعے:

سیدنا ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ ، فَنَزَلَ فَصَلّٰی ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی

❶ الطبقات الکبری: ٣/ ١١٦. ❷ صحیح البخاری: ٩١٧.

غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَأَخبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ . ❶

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ ﷺ (منبر) سے اُترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ اُترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے (اس خطبے میں) ہمیں وہ سب کچھ بتلا دیا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے والا تھا۔''

آج اگر کوئی اتنا لمبا درس اور وعظ نہیں بھی سنتا تو کوئی بات نہیں، آپ دین کی بات بتانے کے لیے کچھ وقت طے کر لیں، خواہ تھوڑا سا ہی ہو، آپ معمول بنا لیں کہ میں آفس جاتا ہوں تو میں نے وہاں دو منٹ دِین کی بات کرنی ہے اور ان دو منٹوں میں اللہ کا پیغام اپنے ساتھیوں کو دینا ہے۔ کسی کی اصلاح کے لیے اتنا وقت بھی کافی ہے۔

❷ خطاب اور خطبہ جمعہ کے ذریعے:

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ: ((لِيَنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا))، وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ، وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ لِيَنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ)) . ❷

نبی ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دیا اور انہیں اپنے اپنے مقامات پر اُترنے کو کہا، پھر فرمایا: ''مہاجرین یہاں پڑاؤ کریں۔'' اور قبلہ کی دائیں طرف اشارہ کیا۔ ''اور انصار یہاں پڑاؤ کریں۔'' اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ ''اور دیگر لوگ ان کے اردگرد اُتریں۔''

❶ صحيح مسلم: ٢٨٩٢ . ❷ سنن أبي داود: ١٩٥١ .

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ حَفِظَهَا مَنْ حَفِظَهَا ، وَنَسِيَهَا مَنْ نَسِيَهَا ، وَأَخْبَرَ فِيهَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا ، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)) ❶

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر غروبِ آفتاب تک ہمیں خطاب فرمایا۔ جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا، سو بھول گیا۔ آپ نے اس دوران قیامت تک ہونے والے ہر واقعہ کی خبر دی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنائے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔“

❺ تقریر کے ذریعے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ [الشعراء: ٢١٤] صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا ، فَجَعَلَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ ، يَا بَنِي عَدِيٍّ - لِبُطُونِ قُرَيْشٍ - حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ

❶ سنن الترمذي: ٢١٩١ـ المستدرك للحاكم: ٨٥٤٣ـ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٧٥١ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٨.

عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝﴾ [المسد: ٢|١] ❶

جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریب ترین رشتے داروں کو (عذابِ الٰہی سے) ڈرائیں۔'' تو نبی ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دینے لگے: ''اے بنوفہر! اے بنوعدی!'' اور دیگر قبائلِ قریش کو پکارنے لگے، حتیٰ کہ وہ سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تا کہ وہ معلوم کرے کہ کیا بات ہے؟ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمھیں خبردار کروں کہ اس گھاٹی میں ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ مان لو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سنو! میں تمھیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارا دن تباہی نازل ہو، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کا مال اس کے کام نہ آیا اور نہ ہی اس کی کمائی نے اسے کوئی فائدہ دیا۔''

❷ تحریر کے ذریعے:

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت موجود ہے، آپ اپنی تحریر کے ذریعے دین کی بات کو عمدہ انداز میں سمجھا سکتے ہیں اور لوگوں تک اچھے طریقے سے پہنچا سکتے ہیں تو اس میدان کو اختیار کیجیے اور تصنیف، تالیف، پمفلٹ، لی فلیٹ اور بروشرز کے ذریعے لوگوں تک دین کا پیغام

❶ صحيح البخاري: ٤٧٧٠.

پہنچائیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَجَرُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُودِي، وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ))، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ))، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). قَالَ الْوَلِيدُ: قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

''جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے ہی حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں سے نہ شکار بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے (درخت) کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز (اُٹھانا) کسی کے لیے حلال ہے، سوائے اعلان کرنے والے کے (یعنی جو شخص زمین پر گری ہوئی چیز اس ارادے

سے اٹھائے کہ وہ اعلان وغیرہ کر کے یہ چیز اس کے مالک کو پہنچانے کی کوشش کرے گا) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے: یا دِیت وصول کر لے یا اسے قصاص میں قتل کر دے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت دے دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اِذخر کے۔ (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے) ایک یمنی شخص ابوشاہ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔'' ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوشاہ کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أُرِيدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ عَنْ ذَالِكَ، وَقَالُوا: تَكْتُبُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ، حَتّٰى ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اكْتُبْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ)) ❶

''میں رسول اللہ ﷺ سے جو بھی چیز سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ میں اسے یاد کرنا چاہتا تھا۔ تو قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا اور کہنے لگے: تو لکھتا رہتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ (کبھی) غصے میں اور (کبھی) خوشی میں بولتے ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٦٨٠٢۔ سنن الدارمی: ٥٠١.

چنانچہ میں رُک گیا۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم لکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (منہ) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ کو خط لکھا تھا کہ:

أُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ. ❶

''دیکھو! جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں انہیں لکھ لو، اس لیے کہ مجھے علم مٹ جانے اور علماء کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔''

❺ سوشل میڈیا:

آج کے ٹیکنالوجی کے دور میں دعوتِ دین کے لیے یہ میدان بہت مؤثر اور بہتر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تین ارب لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، ساڑھے سات سوملین ویب سائٹس موجود ہیں، اسی طرح یوٹیوب پر پچھتر لاکھ ویڈیوز موجود ہیں اور روزانہ چار ارب لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس قدر زیادہ تعداد میں ویب سائٹس اور پھر ان کے یوزرز کی اتنی کثیر تعداد، اور یوٹیوب کا ایک وسیع وعریض نیٹ ورک اور بے پناہ وزیٹرز۔ اگر اس میدان کے ماہرین اس کو دعوتِ دین کے لیے منتخب کر لیں تو وہ دین کی بے پناہ خدمت انجام دے سکتے ہیں اور آج کے دور میں دین کی تبلیغ واشاعت کے لیے اس میدان کو اپنانا اور کور کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور اس کے تمام میادین کو بروئے کار لانا چاہیے، یعنی موبائل میسجز کے ذریعے دین کی تبلیغ کی جا سکتی ہے، واٹس ایپ، فیس بک اور ٹویٹر کے ذریعے دینی آڈیوز، ویڈیوز اور لٹریچرز دوسروں کو بھیجے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو سکے تو میڈیا چینلز، ریڈیو اور کیبلز کے ذریعے بھی دین کی دعوت کو لاکھوں، کروڑوں لوگوں

❶ صحيح البخاري: ١٠٠.

تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى، وَإِلٰى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّجَاشِيِّ، وَإِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. ❶

''اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش بادشاہ کی طرف پیغامات لکھ کر بھیجے (جن میں) آپ انہیں اللہ (کے دِین) کی طرف بلاتے تھے۔''

یعنی دنیا کے کونے کونے تک دعوتِ دین پہنچانے کے لیے نبی ﷺ نے ''تحریر'' کو اپنایا اور تمام لوگوں کو پیغامات (میسجز) کے ذریعے قبولِ اسلام کی دعوت دی۔

❽ پروجیکٹر کے ذریعے:

تعلیم و تبلیغ کے لیے واکی ٹاکی، سکرین، ایل سی ڈی اور ایل ای ڈی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی بات سمجھانے کے لیے یہ بڑے مؤثر ہو سکتے ہیں اور شریعت میں اس کی گنجائش موجود ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ، الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. ❷

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دِن ہمیں نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دِیوار کی طرف جنت اور جہنم کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک جنت جیسی خوبصورت اور جہنم جیسی ڈراؤنی شکل نہیں

❶ صحيح مسلم: ١٧٧٤.
❷ صحيح البخاري: ٦٤٦٨.

دیکھی۔ میں نے آج کے دِن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔''

یعنی آپ ﷺ کو جنت اور جہنم دیوار (Wall) پر دکھائی گئی، تو آج ہم بھی سکرین اور پروجیکٹر کے ذریعے لوگوں کو دین کی باتیں سمجھا سکتے ہیں۔

۹ سیٹلائٹ (ریڈار، دُوربین) کے ذریعے:

اگر آج ہمیں سیٹلائٹ جیسی سہولت میسر ہے تو اسے بھی دین کی دعوت اور تبلیغ کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ لوگ ایسے سسٹم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سائنس نے بنائے ہیں جبکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت ہے۔ اس کا اشارہ بھی ہمیں حدیث مبارکہ سے ملتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً لَمْ يُرَدَّ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا أُظْهِرُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ بِعَامَّةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعَ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ هُوَ يُهْلِكُ بَعْضًا هُوَ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَلَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))، وَأَنَّهُ قَالَ: ((كُلَّ مَا يُوجَدُ فِي مِائَةِ سَنَةٍ، وَسَيَخْرُجُ

فِی أُمَّتِی كَذَّابُونَ ثَلاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ، لَا نَبِيَّ بَعْدِی ، وَلٰكِنْ لَا تَزَالُ فِی أُمَّتِی طَائِفَةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)) ❶

''میرے رب نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق ومغرب کو دیکھ لیا اور اللہ نے مجھے سرخ وسفید دو خزانے عطا کیے، بے شک میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھے زمین سمیٹ کر دکھائی گئی ہے۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ میری امت کو عمومی قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے میری یہ دعا قبول کر لی۔ میں نے دعا کی کہ وہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرے تو اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ میں نے دعا کی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل نہ کریں تو اللہ نے مجھے اس سے منع فرما دیا اور فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا، میں نے تیری کی امت دعا کو قبول کیا کہ تیری امت کو عمومی قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، نہ ان کے دشمن کو ان پر مسلط کروں گا کہ وہ ان کا قتل عام کرتا پھرے، اگر چہ ساری دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں، قیدی بنانے لگ جائیں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ حکمرانوں کا ڈر ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور کچھ قبائل بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے۔ جب میری اُمت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ آپ ﷺ نے سو سال میں ہونے والے تمام واقعات بتائے، نیز فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں،

❶ صحيح الجامع: ١٧٧٣ .

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہ کر قتال کرتا رہے گا، ان کی مخالفت کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔"

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرٰى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ)) ❶

"میں نے تجھے خواب میں دوبار دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے: یہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ جب میں نے اس سے کپڑا ہٹایا تو تمہیں دیکھا۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔"

معلوم ہوا کہ جن چیزوں کو لوگ سائنس کی ایجادات کہتے ہیں، درحقیقت چودہ سو سال پہلے ہی ان کی شکل موجود تھی، بس اس کو جدید کر دیا گیا ہے۔ ہم مسلمان اس بارے میں تذبذب کا شکار کیوں ہیں؟ ہمیں تو ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے اور انہیں دعوتِ دین کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

❿ دُعاۃ اور کاروانِ دعوت روانہ کرنا:

تمام اسالیب سے زیادہ مؤثر انسان کی شخصی دعوت ہوتی ہے کہ کوئی کسی کے پاس چل کر جائے اور اسے دِین کی دعوت دے۔ اس کے لیے دُعاۃ اور کاروانِ دعوت کو بھیجا جاتا ہے جو مختلف علاقوں اور مختلف قسم کے لوگوں کے پاس جا کر انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتاتے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دین کی تعلیم و تبلیغ کے لیے صحابہ کو بھیجا کرتے تھے، جیسا کہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ صحيح البخاري: ٣٨٩٥.

اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا:

((إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْماً أَهْلَ كِتَابٍ ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)) ❶

''یقیناً تُو ایسے لوگوں کے پاس جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہیں، لہٰذا جب تو ان کے پاس جائے تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، سو اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ اس بات میں بھی تیری اطاعت کریں تو پھر انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالدار لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی، پھر اگر وہ تیری اس بات کو بھی قبول کر لیتے ہیں تو تُو ان کے عمدہ مالوں سے خود کو بچانا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ

❶ صحيح البخاري: ٤٣٤٧ ـ صحيح مسلم: ١٩ .

عِبَادَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ ، فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا ، فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ)) ❶

''تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہلِ کتاب ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلی بات جس کی تمہیں ان کو دعوت دینی ہے وہ اللہ کی عبادت ہے۔ جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دِن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے (مال داروں کے) اموال سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے (زکاۃ) لینا اور ان کے زیادہ قیمتی اموال سے احتراز کرنا۔''

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسٰى إِلَى الْيَمَنِ)) ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ . ❷

''اے ابوموسیٰ! تم یمن جاؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصرت اور تائید کے لیے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن

❶ صحيح مسلم: ١٩ .

❷ صحيح البخاري: ٦٩٢٣ ـ صحيح مسلم: صحيح مسلم: ١٧٣٣ .

بھیجا تو فرمایا:

((یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا)) ❶

''تم دونوں (لوگوں کو) آسانیاں فراہم کرنا، مشکلات پیدا مت کرنا، خوش کرنے والی باتیں بتلانا، نفرتیں مت پھیلانا۔''

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا تھا:

((یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)) ❷

''تم دونوں لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر سختی نہ کرنا، انہیں خوشخبری دینا اور نفرت نہ دلانا، آپس میں ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور باہم اختلاف نہ کرنا۔''

اور سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا مُوسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَی الْیَمَنِ، وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ، وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ. ❸

''رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو الگ الگ ولایت پر تعینات فرمایا، اور ان دِنوں یمن دو ولایتوں پر مشتمل تھا۔''

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کی طرف (دعوتِ اسلام دینے کے لیے) بھیجا، سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو

❶ صحیح البخاری: ۲۸۷۳.

❷ صحیح البخاری: ۳۰۳۸۔ صحیح مسلم: ۱۷۳۳.

❸ صحیح البخاری: ۴۳۴۱.

یمامہ کے حاکم ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا، علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ھجر کے سردار منذر بن ساوی کی طرف بھیجا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے دو بادشاہوں جیفر اور عباد کی طرف بھیجا، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر کی طرف، شجاع بن وھب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث کی طرف اور عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کو نجاشی کی طرف بھیجا۔ اور یہ تمام دعوتی نمائندے (اپنا فریضہ ادا کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے واپس آ گئے تھے، سوائے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ اس وقت بحرین میں تھے۔ ❶

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج مبارک یہ تھا کہ جب آپ کسی مہم کے لیے لشکر بھیجتے تو سب سے پہلے انہیں دعوت دیتے، اور اگر کسی لشکر کا امیر کسی صحابی کو مقرر فرما کر بھیجتے تو اس کو یہ حکم دیتے تھے کہ آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے انہیں دعوت دینی ہے، یعنی جہاد کے میدانوں میں بھی سب سے پہلے دعوت دی جاتی تھی، سو اگر وہ دعوت قبول کر لیتے تو لڑائی کی نوبت ہی نہیں آتی تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ. ❷

’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان قبائل کے لوگ آئے اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کے

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ١٦٤٤٤.

❷ صحیح البخاری: ٣٠٦٤.

خلاف آپ سے مدد طلب کی تو نبی ﷺ نے ستر انصار روانہ کیے، جنہیں ہم قراء کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نوافل پڑھتے۔ وہ لوگ انہیں ساتھ لے کر چلے گئے، حتیٰ کہ جب بئر معونہ پر پہنچے تو ان سے دھوکہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک ماہ تک رِعل، ذکوان اور بنی لحیان کے ساتھ قنوت میں بددعا کرتے رہے۔''

تربیت اور دعوت کے میادین

اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لیے معاشرے کے اندر بہت سارے میدان موجود ہیں، جن میں مندرجہ ذیل اہم ہیں:

1 ...... ذاتی تربیت و دعوت کا میدان

سب سے پہلا میدان تو انسان کی اپنی ذات ہے، یعنی سب سے پہلے خود کو دین پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی جائے اور اپنے آپ کو ہی اسلامی احکام کی تبلیغ کی جائے۔ جب تک انسان کی اپنی اصلاح اور تربیت نہیں ہوگی تب تک وہ دوسروں کو مؤثر دعوت نہیں دے سکتا، کیونکہ بات میں تاثیر تب ہی پیدا ہوتی ہے جب قول کے ساتھ ساتھ عمل بھی شامل ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قُـمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ ، وَأَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ)) ❶

"جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے والے ہو اور ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جاؤ۔"

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک سُوج جاتے تھے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول!

❶ صحيح الجامع: ٧٤٢۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٠١.

آپ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا)) ❶

''کیا میں (اللہ کا) شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''

❷ ...... گھریلو افراد کی تربیت و دعوت کا میدان

انسان پر اپنی ذات کی تربیت کے بعد سب سے اوّلیں ذِمہ داری اپنے گھر والوں کی اصلاح و تربیت کی عائد ہوتی ہے، کیونکہ وہ روزِ قیامت ان کے بارے میں جوابدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ [التحريم: ٦]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچالو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں' اس آگ پر سخت دل اور بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں' جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے وہ فوراً بجالاتے ہیں۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)) ❷

''آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے متعلق اس سے

❶ صحيح البخاري: ٤٨٣٧ - صحيح مسلم: ٧٠٥٧.

❷ صحيح البخاري: ٨٩٣ - صحيح مسلم: ١٨٢٩.

سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

یعنی اگر بیوی بچوں میں کوئی شرعی کوتاہی اس بناء پر ہوئی کہ گھر کے سربراہ نے ان کی دینی و اخلاقی تربیت ہی نہیں کی تھی، تو ان کا وبال اس پر بھی آئے گا، لہٰذا اس میدانِ دعوت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے اور باہر کے میدان میں دعوت کے لیے نکلنے سے پہلے گھر کے میدان میں وقت لگانا چاہیے۔ رسولِ کریم ﷺ وقتاً فوقتاً گھر والوں کو تبلیغ کرتے ہی رہتے تھے، جیسا کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتَنِ ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الخَزَائِنِ ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الحُجَرِ ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ)) ❶

''سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجروں میں سونے والیوں کو جگاؤ، کیونکہ دنیا میں کپڑے پہننے والی بہت سی ایسی عورتیں ہوں گی جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔''

جو شخص اپنی اہلیہ کی دینی تربیت کرتا ہے یا جو عورت اپنے خاوند کو دین کی راہ پر چلاتی ہے تو اس کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ، ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ، ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى ، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر

---

❶ صحيح البخاري، ١١٥.

❷ سنن النسائي، ١٦١٠ ـ سنن أبي داود، ١٣٠٨ ـ سنن ابن ماجه، ١٣٣٦.

اپنی بیوی کو جگایا، تو اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اُس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر اپنے خاوند کو جگایا، تو اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

اور اسی طرح جس شخص نے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کی ہوگی وہ درحقیقت اپنی آخرت سنوار لے گا اور وہ اولاد اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے گی، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَّى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے، تو وہ آدمی کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے لیے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔''

عورتوں کی تربیت و دعوت کا میدان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) ❷

''اے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کے لیے (کسی تحفے کو) بالکل بھی حقیر مت جانے، خواہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔''

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

❶ صحيح الجامع: ١٦١٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٥٩٨.

❷ صحيح البخاري: ٢٥٦٦ ـ صحيح مسلم: ١٠٣٠.

((مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُءُ وسَهُمْ)) ، كَرَاهَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ . ❶

''تم عورتوں میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، وہ اپنا سر تب تک نہ اٹھائے جب تک کہ مرد اپنے سر نہ اُٹھا لیں۔'' (یہ حکم) اس بات کی ناپسندیدگی کی وجہ سے تھا کہ عورتوں کی نظر مردوں کے پردے والے اعضاء پر نہ پڑ جائے۔

۞......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ ، فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً . ❷

''نبی ﷺ کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ جب نبی ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو اُتر کر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔''

جوانوں کی تربیت و دعوت کا میدان

۞......سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))❸

❶ سنن أبي داود: ۸۵۱ . ❷ صحيح البخاري: ۹٦۱ ـ صحيح مسلم: ۸۸۵ .
❸ صحيح البخاري: ٥٠٦٥ ـ صحيح مسلم: ۱٤۰۰ .

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی اسبابِ جماع کی قدرت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ یہ نظر کے جھکاؤ کے لیے زیادہ مؤثر اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، اور جو شادی کی طاقت نہ رکھے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت ختم کرنے کا باعث ہے۔''

۞......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ شَبَابِ قُرَيْشٍ، احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) ❶

''اے نوجوانانِ قریش کی جماعت! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، خبردار! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی، اس کے لیے جنت (کا انعام) ہے۔''

بچوں کی تربیت و دعوت کا میدان

۞......سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور صغر سنی (چھوٹی عمر) کی وجہ سے میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا (یعنی میں پیالے کی ہر جانب سے کھا رہا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ))، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. ❷

''اے بچے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' اس کے بعد میں ہمیشہ سے ان ہی آداب کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

۞......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٨٥٠ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٦٩٦.

❷ صحيح البخاري: ٥٣٧٦ـ صحيح مسلم: ٢٠٢٢.

اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی أَنْ یَّنْفَعُوكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ لَكَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰی أَنْ یَّضُرُّوكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ عَلَیْكَ ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)) ❶

''اے لڑکے! میں تجھے کچھ باتوں کی تعلیم دیتا ہوں: اللہ کو یاد رکھ؛ وہ تجھے یاد رکھے گا، اللہ کو یاد رکھ؛ تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تُو مانگے اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب تُو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر، اور جان لے کہ اگر (ساری) اُمت تجھے کسی چیز سے فائدہ پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکے گی جتنا فائدہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے اور وہ سارے تجھے کسی چیز سے نقصان پہنچانے پر اکٹھے ہو جائیں تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھا ہے۔ قلمیں اُٹھالی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں (یعنی سب لوگوں کی جو جو قسمت ہے، وہ لکھی جا چکی ہے)۔''

3 ...... خاندان کی تربیت و دعوت کا میدان

دعوت کا بہت بڑا میدان ہر داعی کا اپنا خاندان ہے۔ اپنی اور اپنے گھر والوں کی تربیت کے بعد تیسرا اور ضروری میدانِ دعوت آدمی کا اپنا خاندان ہے۔ خاندان کے جو لوگ فرائض میں کوتاہی کرتے ہوں انہیں فرائض کی ادائیگی کا پابند بنایا جائے۔ جو کسی حرام اور غیر شرعی [illegible] کا ارتکاب کرتے ہوں انہیں ایسے کاموں سے بچایا جائے اور [illegible] غیر شرعی [illegible] عذاب وعقاب سے ڈرایا جائے، جن میں اخلاقی کوتاہی ہو انہیں [illegible]

❶ سنن الترمذی: ۲۵۱۶۔ صحیح الجامع: ۷۹۵۷۔

کا پیکر بنایا جائے اور جو دِین دار ہوں انہیں دِین کی دعوت دیگر لوگوں تک پہنچانے کی ترغیب دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر ﷺ کو بھی یہی حکم فرمایا تھا کہ:

﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ [الشعراء: ٢١٤]

''اور اپنے قریبی ترین رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائیے۔''

لہٰذا آپ نے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا اور انہیں دین کی دعوت دی اور اس کے بعد دوسرے لوگوں کی اصلاح کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو آخری وقت میں بھی دین کی دعوت دی، جیسا کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ:

أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: ((أَيْ عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ)) فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ)) فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ﴾ [التوبة: ١١٣] وَنَزَلَتْ: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ٥٦] ❶

''جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس وقت ابوجہل بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! ایک بار ''لا الٰہ الا اللہ'' کہہ دو، میں اس وجہ سے اللہ کے ہاں تمہارے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔ یہ سن کر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ بولے: اے

❶ صحیح البخاری: ٣٨٨٤.

ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے مذہب سے رُوگردانی کر رہے ہو؟ وہ بار بار اسے یہی کہتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخری بات ان سے یہی کہی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے لیے اللہ سے استغفار ضرور کروں گا، جب تک مجھے روکا نہ جائے گا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہو گئی: ''نبی (ﷺ) اور اہلِ ایمان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''بے شک آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ پسند کریں۔''

اسی طرح دیگر قریبی رشتے داروں کو جہنم اور قیامت کی ہولناکیوں سے ڈراتے ہوئے آپ ﷺ نے انہیں نیک اعمال کے اہتمام کی تاکید کی اور فرمایا:

((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا)) [1]

''اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے چھڑا لو۔ اے بنی عبدالمطلب! تم بھی اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے بچا لو۔ اے اُمِ زبیر بن عوام! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنے آپ کو اللہ (کے عذاب) سے بچا لو، میں تمہارے کام نہیں آ سکوں گا، تم (یہاں دنیا میں) میرے مال سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو (لیکن آخرت میں صرف اپنے اعمال ہی کام آئیں گے)۔''

---

[1] صحيح البخاري: ٣٥٢٧.

4 ...... مساجد میں تربیت و دعوت کا میدان

دین کی تعلیم و تبلیغ اور لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لیے جس قدر مؤثر اور عمدہ میدان مساجد ہیں، اتنا کوئی اور نہیں۔ مساجد میں انفرادی طور پر لوگوں کو دین کی دعوت دی جائے، دروس کروائے جائیں، حلقات قائم کیے جائیں، خطبات و مواعظ کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی جائے۔ اسی طرح ترجمہ و تفسیر اور حدیث و فقہ کی کلاسیں لگائی جا سکتی ہیں۔ قرآن سکھانے، تجوید کے ساتھ پڑھنے اور سمجھنے کے لیے مختصر کورسز کروائے جا سکتے ہیں۔ ان تمام صورتوں کی فضیلت نبی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ)) [1]

''جو شخص مسجد میں صرف اس ارادے سے جائے کہ وہ خیر و بھلائی کی کوئی بات سیکھے یا سکھائے گا تو اسے کامل حج کرنے والے حاجی کے ثواب کے مثل اجر و ثواب ملے گا۔''

5 ...... تعلیمی اداروں میں تربیت و دعوت کا میدان

تعلیمی اداروں میں دین کی دعوت بہت ہی مؤثر انداز میں دی جا سکتی ہے۔ اگر آپ معلم ہیں تو آپ میٹھی زبان، عمدہ نصیحت اور اچھے اندازِ گفتگو کے ساتھ اپنے سٹوڈنٹس کی تربیت کر سکتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے سبق میں سے کوئی صورت ایسی نکال لی جائے جو بچوں کی تربیت سے متعلقہ ہو یا کسی طالب علم میں اگر کوئی دینی یا اخلاقی کوتاہی دکھائی دے تو اس کا نام لیے بغیر عمومی اندازِ تخاطب کے ساتھ اصلاح کر دی جائے۔ اصل تعلیم یہی ہے اور اسی کے متعلق نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ

[1] المعجم الكبير للطبراني: ٧٤٧٣۔ صحيح الترغيب والترهيب: ٨٦ .

الْعَامِلِ)) ❶

”جس نے علم سکھلایا، اس کو اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل کرے گا (اور) عمل کرنے والے کے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔“

اسی طرح آپ طلبہ کو علم کی اہمیت، فضیلت اور اس کے تقاضے بتلائیں کہ آپ پر لوگوں کی اصلاح اور انہیں اخلاقی و شرعی اقدار سے روشناس کرانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے ہی علم سے منسلک لوگوں کی اس قدر فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ حَتَّى يَرْجِعَ)) ❷

”جو بھی شخص اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے، فرشتے اس کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں، اس عمل سے خوش ہو کر جو وہ کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔“

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ)) ❸

”جو شخص حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے اور فرشتے طالبِ علم سے خوش ہو کر اپنے پَر اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں۔“

طلبہ میں اس بات کا شعور اجاگر کیا جائے کہ آپ پر صاحبِ علم ہونے کے ناطے سے

---

❶ صحيح الجامع: ٦٦١١. ❷ صحيح الجامع: ٥٨٨٣.

❸ سنن أبي داود: ٣٦٤١۔ سنن الترمذي: ٢٦٨٢۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٣۔ صحيح الجامع للألباني: ٦٢٩٧.

دین کی تبلیغ اور تعلیم کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بحیثیت مسلمان اس فریضے کی ادائیگی ہر شخص پر لازم ہے۔ صرف دنیوی تعلیم حاصل کر لینا اور دینی تعلیم سے بے رغبتی اختیار کرنا رب تعالیٰ کی نفرت کا باعث بن سکتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ كُلَّ عَالِمٍ بِالدُّنْيَا جَاهِلٍ بِالآخِرَةِ)) [1]

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا علم تو رکھتا ہو (لیکن) آخرت کے بارے میں جاہل ہو۔"

لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دین کی بنیادی تعلیم ضرور حاصل کرے اور پھر اس کی آگے تعلیم بھی دے اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی تبلیغ و ترویج بھی کرے۔

6 ...... نیو جنریشن (نئی نسل) کی تربیت و دعوت کا میدان

آج کی نیو جنریشن (نئی نسل) میں بہت سی شرعی و اخلاقی کوتاہیاں صرف اس بناء پر پائی جاتی ہیں کہ انہیں کوئی صحیح طور پر بتلاتا ہی نہیں ہے کہ وہ جو کام کر رہے ہیں ان کے متعلق ہمارا دین کیا حکم دیتا ہے۔ یہ مشاہدے کی بات ہے کہ اگر انہیں صحیح طور پر راہنمائی دی جائے اور انہیں دینی احکام کے ذریعے گائیڈ کیا جائے تو وہ بات کو قبول کرنے اور اپنا عمل درست کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ انہیں ان کی ذہنی سطح پر آکر سمجھایا جائے اور ایسے انداز سے نصیحت کی جائے جس سے انہیں اپنائیت کا احساس ہو، نہ کہ انہیں سخت لفظوں سے ایسی تنبیہ کی جائے کہ وہ بیزار ہی ہو جائیں۔ مثال کے طور پر اگر ان میں کوئی ایسی عادات واطوار پائی جاتی ہیں کہ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تو انہیں بڑی محبت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سناتے ہوئے نصیحت کی جائے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا

[1] صحيح الجامع: ۲۳۲۸.

بِالنَّصَارٰی ، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الإِشَارَةُ بِالأَصَابِعِ ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الإِشَارَةُ بِالأَكُفِّ)) ❶

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ دوسروں (یعنی غیر مسلموں) کی مشابہت اختیار کرتا ہے، تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت مت اختیار کیا کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا انداز انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا۔''

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا)) ❷

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے غیر کے طریقے پر عمل کیا۔''

اگر آپ کسی نوجوان کو دیکھتے ہیں کہ اس نے داڑھی منڈوائی ہوئی ہے یا داڑھی کا ڈیزائن بنوایا ہوا ہے تو اسے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سمجھائیں کہ پیارے بھائی یہ انداز غیر مسلموں کا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر اسے یہ حدیثِ مبارکہ سنائیں کہ:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) ❸

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔''

اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ کسی نے بالوں کا ایسا سٹائل بنایا ہوا ہے کہ جس میں سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے ہیں اور کچھ کو باقی رکھا گیا ہے، تو اسے بڑی محبت کے ساتھ بتلائیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ . ❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔''

❶ صحيح الجامع: ٥٤٣٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٩٤ .

❷ صحيح الجامع: ٥٤٣٩ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٩٤ .

❸ صحيح البخاري: ٥٨٩٢ـ صحيح البخاري: ٢٥٩ .

نافع رحمہ اللہ نے قزع کا مفہوم ان الفاظ میں بیان فرمایا:

يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ . ❶

''بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے۔''

اگر کوئی نوجوان اپنے لباس، عادات و اطوار، یا بول چال میں خواتین کا رُوپ دھارتا ہے یا کوئی لڑکی یہی کام مردوں کی طرح کرتی ہے تو اس کو بتلایا جائے کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کے لباس جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر بھی لعنت کی جو مرد کے لباس جیسا لباس پہنے۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ))❸

''نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی حرکات اپناتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی عادات اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔''

اسی طرح طالبات کی اصلاح کی جائے جو اپنے حسن کے نکھار کے لیے اللہ کی تخلیق کی ہوئی صورت کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں، انہیں بتلایا جائے کہ آپ کا ایسا کرنا اللہ کی لعنت کا موجب ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ،

---

❶ صحيح مسلم: ٢١٢٠ .

❷ سنن أبي داود: ٤٠٩٨ ـ صحيح الجامع: ٥٠٩٥ .

❸ صحيح البخاري: ٥٨٨٦ .

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللّٰهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے بال گودنے اور گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال اُکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔''

7 ......سفری مقامات میں تربیت و دعوت کا میدان

دعوتِ دین کا ایک بہترین میدان سفری مقامات ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ بس سٹینڈ پر رُکے ہوئے ہیں اور وہاں کوئی جادوگر آکر لوگوں کو تماشے دکھانے لگ جاتا ہے، یا عموماً بس اڈوں پر نجومی بیٹھے ہوتے ہیں، یا عامل باوے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہوتے ہیں تو ایسے مقام پر لوگوں کی اصلاح کی جائے، جو ان کے بہکاوے میں آرہے ہوں ان کو اس سلسلے میں شرعی حکم بتلایا جائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے، انہیں بتلایا جائے کہ ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ تَسَحَّرَ أَوْ تُسُحِّرَ لَهُ)) ❷

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو فال نکالے یا نکلوائے، کہانت کا عمل کرے یا کروائے، جادو کرے یا کروائے۔''

اور اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)) ❸

---

❶ صحيح البخاري: ٥٩٣٣ـ صحيح مسلم: ٢١٢٤.

❷ صحيح الجامع: ٥٤٣٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٩٥، ٢٦٥٠.

❸ صحيح الجامع: ٥٩٣٩.

''جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس کی باتوں کو سچا مانا، تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل کیے جانے والے (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔''

اس طرح کی احادیث سنا کر انہیں اس گناہ سے بچانے کی اور ان کی دینی تربیت کرنے کی کوشش کی جائے۔

8 ...... بس، ٹرین، گاڑی اور جہاز میں تربیت و دعوت کا میدان

اگر آپ بس، ٹرین، گاڑی یا جہاز میں موجود ہوں جس میں اور بھی لوگ سوار ہوں، تو آپ یہ وقت خاموش بیٹھ کر گزارنے کی بجائے اسے کارآمد بنائیں اور اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے لوگوں کو دین کی دعوت دیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بسوں اور گاڑیوں میں مختلف قسم کی اشیاء بیچنے والے لوگ چڑھتے اُترتے رہتے ہیں جو اپنا سودا بیچنے کے لیے لوگوں کا خاصا وقت بھی لیتے ہیں اور ان کی توجہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ اگر ایک پھکی بیچنے والا گاڑی کے مسافروں کو اپنی لمبی چوڑی تقریر سنا کر انہیں متاثر کر کے اپنا سودا بیچ سکتا ہے تو آپ دِین کی دعوت دینے کے لیے انہیں اللہ کا پیغام کیوں نہیں سنا سکتے؟ یقیناً یہ بہت بڑا میدان ہے۔ سفری گاڑیوں میں طرح طرح کے لوگ اور مختلف قسم کے عقائد کے حاملین بیٹھے ہوتے ہیں، اگر آپ دردِ دِل سے انہیں دین کی بات بتلائیں تو یقیناً کئی لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ رسولِ کریم ﷺ بھی سفر کے اوقات کو دعوتِ دین کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔

احادیثِ مبارکہ میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں آپ ﷺ نے دورانِ سفر اپنے صحابہ کو احکامِ دین کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عفیر نامی گدھے پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟))

''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا اپنے بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟''

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) ❶

''بلاشبہ اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے۔''

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک سفر میں رواں دواں تھے کہ ایک آدمی نے اونٹنی پر لعنت کر دی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَخِّرْهَا فَقَدْ أُجِبْتَ فِيهَا)) ❷

''اس کو پیچھے لے جاؤ، کیونکہ اس کے بارے میں تمہاری لعنت قبول کر لی گئی ہے۔''

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ایک آدمی اپنی اونٹنی پر آیا اور اسے دائیں بائیں گھمانے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ)) ❸

''جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس کھانے پینے کی کوئی زائد چیز ہے وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔''

❶ صحيح البخاري: ٢٨٥٦.
❷ مسند أحمد: ٩٥٢٢.
❸ سنن أبي داود: ١٦٦٣.

9 ...... بازار اور منڈی میں تربیت و دعوت کا میدان

بازاروں اور منڈیوں میں طرح طرح کی آوازیں اور بولیاں لگ رہی ہوتی ہیں، ہر کوئی اپنا سودا بیچنے کی تگ و دو میں ہوتا ہے اور ہر شخص لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے، ایسے میں اگر آپ وہاں جا کر سب سے پیاری آواز اور سب سے افضل بولی لگائیں، یعنی دعوتِ دین کی بات کریں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں بتلائیں تو یقیناً یہ میدان بہت ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ لوگ حرام کاروبار میں مصروف ہیں یا کاروبار کی کسی ممنوع صورت میں لین دین ہوتا دیکھیں تو آپ نہایت عمدہ انداز میں اور بہت میٹھے اسلوب میں انہیں اس سلسلے میں شریعت کا حکم بتائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

نبی کریم ﷺ مدینہ کے بازاروں اور منڈیوں میں جا کر بھی دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے اور لوگوں کی تربیت و اصلاح کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں بھی کئی مثالیں احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)) قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي)). [1]

''رسول اللہ ﷺ اناج کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا تو آپ کی انگلیوں نے نمی محسوس کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے اناج کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے اس (بھیگے ہوئے اناج کو خشک)

---

[1] صحیح مسلم: ۱۰۲.

اناج کے اوپر کیوں نہ رکھا؟ تا کہ لوگ اسے دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔"

اسی طرح صحابیِ رسول سیدنا میثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أَنَّ الْمَلَكَ يَغْدُو بِرَايَتِهِ مَعَ أَوَّلِ مَنْ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَزَالُ بِهَا مَعَهُ حَتَّى يَرْجِعَ يَدْخُلُ بِهَا مَنْزِلَهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْدُو مَعَ أَوَّلِ مَنْ يَغْدُو بِرَايَتِهِ إِلَى السُّوقِ فَلَا يَزَالُ بِهَا حَتَّى يَرْجِعَ فَيُدْخِلَهَا مَنْزِلَهُ. ❶

"بلاشبہ فرشتہ اپنا جھنڈا اُٹھائے سب سے پہلے مسجد جانے والے کے ہمراہ جاتا ہے اور اس کے واپس گھر آنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے، واپسی پر اس کے ساتھ ہی گھر میں داخل ہو جاتا ہے، اور بلاشبہ سب سے پہلے بازار جانے والے کے ہمراہ شیطان اپنا جھنڈا اٹھائے ہوئے جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے جھنڈے سمیت اس کے واپس آنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے جھنڈے کو اس کے گھر میں داخل کر دیتا ہے۔"

اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک آدمی کو یہ بیان کرتے سنا کہ:

سَمِعْتُ رَجُلًا فِي سُوقِ عُكَاظٍ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا))، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنْ آلِهَتِكُمْ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو جَهْلٍ. ❷

"میں نے عکاظ کے بازار میں ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کہ اے لوگو! لا إلہ إلا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک آدمی ان کے پیچھے پیچھے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ شخص تمہیں تمہارے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے۔ وہ نبی ﷺ تھے اور

❶ صحیح الترغیب والترهیب: ٤٢٢. ❷ مسند أحمد: ٢٣١٥١.

ابوجہل تھا۔‘‘

سیدنا ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ، جو کہ پہلے غیر مسلم تھے اور پھر اسلام لے آئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَ عَيْنِي بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ، يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، تُفْلِحُوا)) وَيَدْخُلُ فِي فِجَاجِهَا وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُونَ عَلَيْهِ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَقُولُ شَيْئًا، وَهُوَ لَا يَسْكُتُ، يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا)) إِلَّا أَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْوَلَ وَضِيءَ الْوَجْهِ، ذَا غَدِيرَتَيْنِ يَقُولُ: إِنَّهُ صَابِئٌ، كَاذِبٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ النُّبُوَّةَ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يُكَذِّبُهُ؟ قَالُوا: عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ. ❶

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھ سے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لاالٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ پھر آپ ﷺ اس بازار کی گلیوں میں داخل ہو جاتے اور لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا ہوا تھا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کچھ کہہ رہا ہو، لیکن آپ ﷺ خاموش نہیں ہو رہے تھے اور یہی کہتے جا رہے تھے کہ اے لوگو! لاالٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ آپ کے پیچھے پیچھے بھینگی آنکھ والا، خوبصورت چہرے والا اور دو چٹیوں والا آدمی تھا، جو کہہ رہا تھا: یہ بے دین اور جھوٹا شخص ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہیں اور یہ نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اور یہ ان کو جھٹلانے والا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔‘‘

❶ مسند أحمد: ١٦٠٢٣.

اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے، وہ یکتا و لاشریک ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں، وہی زندگی بخشا اور موت دیتا ہے، جبکہ وہ خود ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی خیر ہے اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیتا ہے۔ [1]

10 ......جیل خانہ جات میں تربیت و دعوت کا میدان

اگر خدانخواستہ آپ جیل میں ہیں یا پھر کسی طریقے سے آپ کی جیل کے قیدیوں تک رسائی ہو سکتی ہے تو یہ دعوتِ دین کے لیے بہت ہی بہترین میدان ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ وہاں اکثر لوگ ایسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں کہ اگر ان کی اچھے انداز میں ذہن سازی

---

[1] سنن الترمذی: ۳٤۲۸۔ سنن ابن ماجہ: ۲۲۳۵.

کی جائے تو وہ آسانی سے حق بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ ایسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں کہ جس کے بعد ان میں جرائم سے توبہ اور رجوع اِلی اللہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا ایسی صورتِ حال میں انہیں دین کی دعوت دینا یقینی طور پر موثر ثابت ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اس موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے جیل کے ساتھیوں کو دعوت دی تھی، جس کا تذکرہ اللہ نے یوں فرمایا ہے:

﴿وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝﴾

[یوسف: ۳٦، ۳۷]

”اس کے ساتھ ہی دو اور جوان جیل خانے میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے، اور دوسرے نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں آپ اس کی تعبیر بتایئے، ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دِکھائی دیتے ہیں۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: تمہیں جو کھانا دِیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔“

11 ...... ہسپتال اور کلینکس میں تربیت و دعوت کا میدان

دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے یہ بہت بڑا میدان ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے سے کلینک سے لے کر بڑے سے بڑے ہسپتال تک، یہ میدان دعوت کے لیے خالی ہے۔ جبکہ یہ

اس مشن کے لیے موزوں ترین میدان ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ مریض کے لیے ہر شخص ایمبولینس لانے، چیک اپ کرنے، میڈیسن دینے، ڈاکٹر کو بلا کر لانے میں مشغول و مصروف ہوتا ہے لیکن کوئی بھی اس مریض کو دعا کی ترغیب دینے، اللہ سے تعلق جوڑنے، اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے، صبر کی اور کلمہ پڑھنے کی تلقین نہیں کر رہا ہوتا، حالانکہ اس حالت میں روحانی علاج اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا داعیان کو یہ میدان اپنانا چاہیے اور اس میں مؤثر طریقے سے دعوت کا کام کرنا چاہیے۔ اس میدان میں دعوت کا کام کرنے کے سلسلے میں ہمیں نبی ﷺ سے بھی ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: ((أَسْلِمْ)) فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ، فَأَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ (بِيْ) مِنَ النَّارِ)) ❶

”ایک یہودی بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا۔ تو باپ نے کہا: ابو القاسم کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کو (میرے ذریعے سے) آگ سے بچا لیا۔“

اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ

❶ صحيح البخاري: ١٣٥٦ .

وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي ، قَالَ: ((إِنْ صَبَرْتِ فَلَكِ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)) قَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَلَّا أَتَكَشَّفَ ، فَدَعَا لَهَا . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دِکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، لہٰذا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے (شفا کی) دعا فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم صبر کر لو تو تمہیں جنت ملے گی، اور اگر تم چاہتی ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تجھے شفا عطا فرما دے گا۔ تو اس نے کہا: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، بس آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرما دی۔

اسی طرح سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ وَهِيَ تُزَفْزِفُ ، فَقَالَ: ((مَا لَكِ تُزَفْزِفِينَ؟)) قَالَتْ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا ، قَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى ، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) ❷

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِ سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ کپکپا رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کپکپا کیوں رہی ہو؟ انہوں نے کہا: بخار ہوا ہے، اللہ اس کو بے برکت کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس

---

❶ صحیح البخاری: ٥٦٥٢ ـ صحیح مسلم: ٢٥٧٦ .

❷ صحیح مسلم: ٢٥٧٥ .

طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: ((اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي)) قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولٰى)) ❶

''نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا: مجھ سے دُور رہو، تمہیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ وہ عورت آپ ﷺ کو پہچان نہ سکی۔ جب اسے بتلایا گیا کہ یہ نبی ﷺ ہیں تو وہ (معذرت کے لیے) نبی ﷺ کے دروازے پر آئی۔ اس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔''

12 ...... سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر تربیت و دعوت کا میدان

آج کل اپنا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے کے لیے آسان اور مؤثر ذریعہ سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صرف فیس بک پر ہی کروڑوں لوگ اپنے اپنے نظریات، عقائد، سوچ و فکر اور تاثرات دوسروں تک بآسانی پہنچا رہے ہیں جبکہ ان میں سے بہت سے لوگ غیر حقیقی اور جھوٹ پر مبنی باتوں کی نشر و اشاعت بھی کر رہے ہوتے ہیں، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی یہ پیشینگوئی پوری ہو رہی ہے کہ:

❶ صحيح البخاري: ١٢٨٣ .

((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتُ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ))، قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: ((الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ)) ❶

''عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت کہا جائے گا، اور رُوَيْبِضَة باتیں کریں گے۔'' پوچھا گیا: رُوَيْبِضَة (کا مطلب) کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نااہل آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔''

تو ایسے حالات میں اس اَمر کی اشد ضرورت ہے کہ جہاں جھوٹ کی ترویج کرنے والے موجود ہیں وہاں حق اور سچ کی دعوت دینے والے بھی اپنا کردار ادا کریں اور اس میدان کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے اور بندے بندے تک دین کا پیغام پہنچائیں۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ))، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. ❷

''نبی ﷺ (ایک دِن) ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: لا الٰہ الا اللہ! عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہوگی جو بالکل قریب آ لگی ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجہ: ٤٠٣٦ .

❷ صحيح البخاري: ٣٥٩٨، ٣٣٤٦۔ صحيح مسلم: ٢٨٨٠ .

آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی اُنگلیوں سے حلقہ بنایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ پھیل جائے گی۔''

یعنی نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود جب برائی بہت عام ہو جائے گی تو ہلاکت و بربادی لوگوں کا مقدر بن جائے گی، اور یہی صورتِ حال آج کل دیکھنے میں آ رہی ہے کہ سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے الحاد، لادینیت، جھوٹ اور فحاشی وعریانی عام ہو چکی ہے اور بلاشبہ یہ فتنوں کا دور ہے اور رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)) ❶

''تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) فتنوں سے پہلے پہلے اعمال کرلو۔ (کیونکہ ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، وہ اپنا دِین دُنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔''

اور سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے ایک قلعے پر چڑھے اور فرمایا:

((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)) ❷

''کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں میں

---

❶ صحيح مسلم: ١١٨.

❷ صحيح البخاري: ١٨٧٨۔ صحيح مسلم: ٢٨٨٥.

فتنوں کے مقامات اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کا قطرہ گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔''

لہٰذا اس میں داعیانِ دین پر ذمہ داری بھی اسی قدر زیادہ آن پڑتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں، لوگوں کو حق کی پہچان کرائیں، انہیں راہِ راست پر لائیں اور ان کا ربِ کریم سے تعلق جوڑیں۔

13 ...... فیکٹری اور لیبر کالونی میں تربیت ودعوت کا میدان

فیکٹری اور لیبر کالونی وغیرہ بھی دعوت وتربیت کا ایک وسیع وعریض میدان ہے۔ آپ وہاں دیکھیں کہ جو افسران اور ملازمین نماز میں کوتاہی کرتے ہیں، انہیں احسن انداز سے نماز کی دعوت دی جائے اور بتلایا جائے کہ یہ اسلام کا اس قدر اہم رُکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری لحات میں بھی اس کے اہتمام کی نصیحت فرمائی۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری کلام یہ تھی:

((الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) [1]

''نماز، نماز، (اور) اپنے زیرِ ملکیت لوگوں (یعنی غلاموں اورلونڈیوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔''

اسی طرح اگر آپ فیکٹری میں دیکھیں کہ کوئی افسر اپنے ملازم پر ظلم کرتا ہے یا زدوکوب کرتا ہے تو اس کو بہت ہی عمدہ اور میٹھے انداز میں بتلائیں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کا یہ طریق کار نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ آپ تو اپنے خادم کو معاف فرما دیا کرتے تھے اور کبھی اس پر سختی نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفًّ قَطُّ، وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: ((لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟)) وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ

[1] سنن أبي داود: ٥١٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٢٦٨٩.

أَفْعَلْهُ: ((أَلَا فَعَلْتَ كَذَا؟)) ❶

''میں نے دس سال رسولِ مکرم ﷺ کی خدمت کی۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی اُف تک نہیں کہا، اور نہ تو کسی ایسے کام پہ کہ جو میں نے کیا ہو یہ کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام پہ کہ جو میں نہ کر سکا ہو یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟''

اسی طرح اگر مالکان کی طرف سے ملازمین کا حق دبا لیا جاتا ہے اور انہیں ان کی اُجرت نہیں دی جاتی، یا بلاوجہ تاخیر سے دی جاتی ہے تو ان کو رسولِ کریم ﷺ کا یہ پیغام سنایا جائے کہ:

((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ)) ❷

''مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی اجرت دے دو۔''

گویا کہ ہر لحاظ سے فیکٹری اور لیبر کالونی دعوتِ دین کے لیے ایک وسیع وعریض میدان ہے، لہٰذا جو داعی فیکٹری وغیرہ میں کام کرتا ہو وہ اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اس طریقے سے خدمت بھی کر سکتا ہے۔

تاجروں کی تربیت ودعوت کا میدان

تاجر برادری اگر صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو، سچ بولنے والی ہو، عدل وانصاف کی پیکر ہو، نرمی، دیانت داری اور حلال ذرائع سے تجارت کرنے والی ہو تو یہ دنیا کی اچھائی پانے کے ساتھ ساتھ آخرت کی اچھائی بھی حاصل کریں گے، اور حقیقت یہ ہے کہ علم اور مال ہی دو ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے متعلق رسولِ کریم ﷺ نے رشک کیا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرآن فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ

❶ صحيح البخاري: ٦٠٣٨ـ صحيح مسلم: ٢٣٠٩.

❷ سنن ابن ماجه: ٢٤٤٣ـ صحيح الجامع: ١٠٥٥.

وَآنَاءَ النَّهَارِ)) ❶

''دو ہی قسم کے لوگوں کے بارے میں رشک ہوسکتا ہے: (ایک) اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا ہو اور وہ اس کی رات دن تلاوت کرتا ہو اور (دوسرا) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا ہو اور وہ اسے شب وروز خرچ کرتا رہتا ہو۔''

لٰہذا تاجروں کو بھی دین کی دعوت دیتے رہنا چاہیے اور ان کے معاملات کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے، انہیں تجارت کے شرعی اصول بتلانے چاہئیں اور غیر شرعی اقسام تجارت سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے، نبی کریم ﷺ باقاعدہ تاجروں کو مخاطب کر کے تبلیغ فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت کیا کرتے تھے، ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ)) ❷

''اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ بولنے سے مکمل اجتناب کرو۔''

اور قیس بن ابی غرزہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَـا مَـعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ)) ❸

''اے تاجروں کی جماعت! سودا کرتے وقت قسم اور جھوٹ صادر ہو جاتے ہیں، لٰہذا تم اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی کیا کرو۔''

فقراء کی تربیت ودعوت کا میدان

عوام الناس کی ایک کثیر تعداد فقراء اور غرباء پر مشتمل ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس کی طرف

❶ صحیح البخاری: ۷۰۹۱۔ صحیح مسلم: ۸۱۵.

❷ صحیح الترغیب والترھیب: ۱۷۹۳.

❸ سنن الترمذی: ۱۲۰۸۔ سنن النسائی: ۳۷۹۷۔ صحیح الجامع: ۷۹۷۳.

لوگ توجہ نہیں کرتے، لیکن کیا ان کا حق نہیں ہے کہ ان کے پاس دِین پہنچے؟ اگر کوئی مانگنے آئے اور وہ مفلس و نادار ہو، تو اس کی حسبِ استطاعت مدد کی جائے، اس کو کھانا کھلایا جائے، اس کو غسل کروا دیا جائے، اگر گنجائش ہو تو اس کو کپڑے پہنا دیے جائیں، اس کے ساتھ ساتھ اس کو پیار سے سمجھایا جائے کہ جتنا تم پاک صاف رہو گے اور نماز پڑھو گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گا اور تمہاری معاشی تنگیوں کو دُور فرما دے گا، نیز اس کو مسنون اذکار بتلائے جائیں کہ تم یہ اذکار پڑھو، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سنوار دے گا اور تم دنیا و آخرت؛ دونوں جہانوں میں سرخرو ہو گے۔

نبی کریم ﷺ غرباء وفقراء کا باقاعدہ خیال رکھا کرتے تھے اور انہیں نیک اعمال کی ترغیب دیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صفہ میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ))

”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے روزانہ موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو؟“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ہم میں سے ہر کوئی پسند کرے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)) ❶

”تم میں سے کوئی مسجد میں جائے اور قرآن کریم کی دو آیتیں سیکھ لے تو یہ اس

❶ صحيح مسلم: ٨٠٣۔ سنن أبي داود: ١٤٥٦۔ صحيح الجامع: ٢٦٩٧.

کے لیے دو اونٹنیاں حاصل کرنے سے بہتر ہوں گی، تین آیات سیکھنا تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی تعداد بڑھتی جائے گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ)) ثُمَّ تَلَا مُوسَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ٤٧] ❶

''اے فقراء کی جماعت! کیا میں تمہیں بشارت نہ سناؤں کہ مومن فقراء جنت میں مال داروں سے آدھا دن (یعنی) پانچ سو سال پہلے داخل ہو جائیں گے۔

پھر موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''اور یقیناً تیرے رب کے ہاں ایک دن تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کے مانند ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَمْرٍ، إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ، خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا

---

❶ سنن ابن ماجه: ٤١٢٤ـ صحيح الجامع: ٧٩٧٣.

وَ ثَلاثِینَ)) ❶

’’غریب مسلمان نبی ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اہلِ ثروت لوگ اپنے مالوں کی وجہ سے بلند درجات پر فائز ہو گئے ہیں، حالانکہ وہ بھی ہماری طرح ہی روزے رکھتے اور نمازیں پڑھتے ہیں، لیکن انہیں مال کے ذریعے فضیلت حاصل ہے، وہ اس کے ذریعے حج وعمرہ کرتے ہیں، جہاد اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایک کام نہ بتاؤں؟ اگر تم وہ کرو گے تو اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پا لو گے اور تمہارے بعد والوں میں سے کوئی بھی تمہارے درجے کو نہیں پہنچ سکے گا؛ اور تم اپنے میں موجود تمام لوگوں سے بہتر ہو گے؛ سوائے اس کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح وتحمید اور تکبیر بیان کرو۔‘‘

14 ...... بدّو اور دیہاتی لوگوں کی تربیت ودعوت کا میدان

دیہاتیوں کی کثیر تعداد مناسب تعلیم نہ ملنے کی وجہ سے شرعی احکام اور دینی مسائل سے ناآشنا اور نابلد رہتی ہے، جس وجہ سے ان کی اصلاح وتربیت کی بے حد ضرورت ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اسی دوران ایک اعرابی آیا اور وہ مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اسے روکنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ))

’’اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔‘‘

چنانچہ صحابہ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا:

❶ صحیح البخاری: ۸۰۷۔ صحیح مسلم: ۵۹۵.

((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) ❶

''یقیناً یہ مساجد اس طرح پیشاب یا کسی اور گندگی کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذِکر، نماز اور قرآن کی قراءت کے لیے ہیں۔''

پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا تو اس نے پانی کا ایک ڈول لا کر اس پر انڈیل دیا۔

⓯...... ریاستی اور انتظامی اداروں میں تربیت و دعوت کا میدان

❁...... قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَكُونُ عَلَيْكُمُ الْأُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا بِكُمُ الْقِبْلَةَ)) ❷

''تم پر ایسے اُمراء آئیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے، سو ان کے ساتھ تب تک نماز پڑھتے رہو جب تک وہ تمہیں قبلے کی طرف نماز پڑھاتے رہیں۔''

❁...... سیدنا عابس الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَبَيْعُ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَنَشْوٌ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَ أَحَدَهُمْ لِيُغَنِّيَهُمْ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّهُمْ فِقْهًا)) ❸

''چھ امور سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کر لو: بیوقوفوں کی امارت آنے، بادشاہوں کے خاص سپاہیوں کی کثرت ہونے، فیصلوں کے سودے

❶ صحيح البخاري: ٢٢١ـ صحيح مسلم: ٢٨٥.

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٣٧٥ـ صحيح الجامع: ٨١٤٨.

❸ صحيح الجامع: ٢٨١٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٧٩.

ہونے، خون کے ارزاں ہونے، رشتہ داری ٹوٹنے اور نوعمر لڑکوں کے قرآن کو بانسریاں بنا کر پڑھنے سے پہلے پہلے، کہ جنہیں لوگ نماز میں اس لیے آگے کریں گے تاکہ وہ انہیں قرآن کو گانے کے انداز میں پڑھ کر سنائے حالانکہ وہ اپنی فہم میں سب سے کم تر ہوں گے۔''

❁ ......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ)) ❶

''اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: (1) جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ (2) جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان پر قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے

❶ صحیح الجامع: ۷۹۷۸۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۰۶.

سے سزا دی جاتی ہے۔ (3) جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ (4) جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ (5) جب بھی ان کے امام (لیڈر اور حکمران) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔''

معاشرے میں ہر جابر و متکبر کی تربیت و دعوت کا میدان:

اس کی صورت یہ ہے کہ حکومت اپنا کردار ادا کرے، وزارتِ مذہبی امور اپنا کردار ادا کرے، غیر مسلم ممالک کے حکمرانوں کو خط لکھے، انہیں قبولِ اسلام کی دعوت دے، انہیں احسن انداز میں اللہ کا پیغام پہنچانے کی سرکاری سطح پر کوشش کی جائے، جیسا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کیا کرتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى ، وَإِلٰى قَيْصَرَ ، وَإِلٰى النَّجَاشِيِّ ، وَإِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . ❶

''اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش بادشاہ کی طرف اللہ کی دعوت دیتے ہوئے خطوط لکھ بھیجے، اور یہ وہ نجاشی نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تھی۔''

❶ صحيح مسلم: ١٧٧٤ .

غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام

① مشرکوں کو دعوتِ اسلام:

سیدنا ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ ، جو کہ پہلے مشرک تھے اور پھر اسلام لے آئے ، بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَ عَيْنِي بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ ، يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا)) وَيَدْخُلُ فِي فِجَاجِهَا وَالنَّاسُ مُتَقَصِّفُونَ عَلَيْهِ ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَقُولُ شَيْئًا ، وَهُوَ لَا يَسْكُتُ ، يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا)) إِلَّا أَنَّ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْوَلَ وَضِيءَ الْوَجْهِ ، ذَا غَدِيرَتَيْنِ يَقُولُ: إِنَّهُ صَابِءٌ ، كَاذِبٌ ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهُوَ يَذْكُرُ النُّبُوَّةَ ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يُكَذِّبُهُ؟ قَالُوا: عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ . ❶

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، میری آنکھ نے آپ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بازار کی گلیوں میں داخل ہو جاتے جبکہ لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا ہوا تھا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو کچھ کہہ رہا ہو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہو رہے تھے اور آپ کہتے جا رہے تھے: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہہ

❶ مسند أحمد: ١٦٠٢٣ .

دو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ آپ کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا، وہ بھینگی آنکھ والا، خوبصورت چہرے والا اور دو چٹیوں والا تھا، وہ کہہ رہا تھا: یہ بے دِین اور جھوٹا شخص ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن عبداللہ (ﷺ) ہیں اور یہ نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ ان کو جھٹلانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ان کا چچا ابولہب ہے۔''

② یہودیوں کو دعوتِ اسلام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَینَا نَحنُ فِی المَسجِدِ إذ خَرَجَ إِلَینَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: انطَلِقُوا إِلٰی یَهُودَ، فَخَرَجنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُم، فَقَالَ: ((یَا مَعشَرَ یَهُودَ أَسلِمُوا تَسلَمُوا)) فَقَالُوا: قَد بَلَّغتَ یَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسلِمُوا تَسلَمُوا)) فَقَالُوا: قَد بَلَّغتَ یَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُم رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَالِكَ أُرِیدُ)) ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ: ((اعلَمُوا أَنَّمَا الأَرضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ، وَإِنِّی أُرِیدُ أَن أُجلِیَکُمْ مِن هٰذِهِ الأَرضِ، فَمَن وَجَدَ مِنکُم بِمَالِهٖ شَیْأً فَلْیَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعلَمُوا أَنَّمَا الأَرضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ)) ❶

''ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: چلو اُٹھو یہودیوں کی طرف چلو۔ چنانچہ ہم آپ کے ساتھ چلتے ہوئے ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ رُک گئے اور انہیں پکارا اور فرمایا: اے یہودیوں کی جماعت! اسلام قبول کرلو، امن میں رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا:

❶ سنن أبی داود: ٣٠٠٣.

اسلام قبول کرلو، سلامتی میں رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرلو کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے) آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: یادرکھو! زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی ہے، اور میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنے والا ہوں۔ جسے اپنے مال میں سے کچھ ملتا ہو تو وہ اسے بیچ لے، ورنہ یادرکھو! زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی۔''

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَيْلَكُمْ، اتَّقُوا اللّٰهَ، فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَأَسْلِمُوا)) ❶

''اے یہودیوں کی جماعت! تمہاری تباہی ہو! اللہ سے ڈر جاؤ! اللہ کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یقیناً تم جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسولِ برحق ہوں اور میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم اسلام لے آؤ۔''

③ عیسائیوں کو دعوتِ اسلام:

سیدنا ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رُوم کے بادشاہ ہرقل کی طرف دعوتِ اسلام کا پیغام ان الفاظ میں لکھا تھا:

((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ)) ❷

''بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محمد، اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے

❶ صحيح البخاري: ٣٩١١.   ❷ صحيح البخاري: ٧.

رُوم کے بادشاہ ہرقل کے نام پیغام! اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، امابعد! یقیناً میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ، سلامتی میں رہو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا اجر دے گا، لیکن اگر تم نے سرتابی کی تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہی ہوگا۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى، وَقَيْصَرَ، وَأُكَيْدِرَ دُومَةَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى. ❶

''رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور دومہ کے (حکمران) اُکیدر کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہوئے خطوط بھیجے۔''

④ مجوسیوں کو دعوتِ اسلام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. ❷

''رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کسریٰ بادشاہ کی طرف روانہ کیا اور انہیں (یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دیں اور بحرین کا گورنر یہ خط کسریٰ پہنچائے۔ کسریٰ نے جب آپ کا خط مبارک پڑھا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان کے خلاف بددعا کی کہ انہیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔''

❶ صحيح ابن حبان: ٦٥٥٣.

❷ صحيح البخاري: ٤٤٢٤.

⑤ یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((تَـأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُمْ قَدْ أَطَاعُوكَ بِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ)) [1]

”تو ایسی قوم کے پاس جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہیں، لہٰذا تم انہیں اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ سو اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس (کی قبولیت) میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہوتی۔“

⑥ مسلمانوں، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو دعوت:

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[1] صحیح البخاری: ۱۳۹۵۔صحیح مسلم: ۱۹ .

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذَالِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتّٰى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَالِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ، حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ ـ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ـ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذَالِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَالِكَ، فَذَالِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ. ❶

❶ صحیح البخاری: ٦٢٥٤.

”نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان رکھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا اور آپ بنو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی سب شریک تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی تھا۔ اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد و غبار پڑا تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہمارے اوپر غبار نہ اُڑاؤ۔ نبی ﷺ نے اہلِ مجلس کو سلام کیا اور وہاں رُک گئے۔ آپ نے سواری سے اُتر کر انہیں اللہ کے دِین کی دعوت دی اور قرآنِ مجید کی تلاوت فرمائی۔ عبداللہ بن اُبی کہنے لگا: اے آدمی! جو تم کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو اس سے اچھی کوئی دوسری چیز نہیں ہے، لہٰذا ہماری مجالس میں آ کر ہماری اذیت کا باعث مت بنو، اپنے گھر چلے جاؤ، جو کوئی ہم میں سے تمہارے پاس آئے اسے بیان کیا کرو۔ یہ سن کر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر بحث و تکرار چھڑ گئی۔ قریب تھا کہ وہ آپس میں لڑ پڑتے۔ نبی ﷺ انہیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔ جب وہ چپ ہو گئے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: اے سعد! کیا تم نے سنا ہے آج ابوحباب نے کیا بات کہی ہے؟ اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن اُبی کی طرف تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے وہ حق ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس بستی کے لوگ اس بات پر

متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا ہے جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو یہ بھڑک اُٹھا ہے، اسی وجہ سے اس نے یہ کردار ادا کیا ہے جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔''

نہایت اہم بات:

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْ هٰذِهِ الأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الأُمَمِ)) ❶

''جنتیوں کی ایک سوبیس (120) صفیں ہوں گی، اَسّی صفیں اِس اُمت کی اور چالیس باقی تمام اُمتوں کی ہوں گی۔''

اس حدیثِ مبارکہ کے پیشِ نظر اس بات کو سمجھیں کہ جس اُمت کے افراد کی تعداد اتنی کثرت میں ہوگی، اسے راہِ راست پر اور دِین کی طرف لانا بھی اتنا ہی ضروری ہے، تاکہ یہ اُمت تعداد میں زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں بھی زیادہ سے زیادہ جائے۔ اور اس کے لیے ہمیں دعوت وتبلیغ کا مشن اپنانا ہوگا اور اسے اس انداز میں ادا کرنا ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھلایا ہے۔

تو آیئے! اس مشن کو علمی و منہجی انداز میں پیش کرنے کے لیے اس کے اصولوں کا مطالعہ کریں۔ سب سے پہلا اصول ''اسلام'' ہے، جس کے متعلق آپ آئندہ صفحات میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٤٢٨٩ .

پہلا اصول:

اسلام

اسلام کا معنی ومفہوم

اسلام کا لغوی معنی ہے ''مطیع و فرمانبردار ہونا، معاملے کو اللہ کے سپرد کر دینا، مذہب اسلام کو قبول کرنا۔ یعنی اسلام کا مطلب یہ ہے کہ انسان مذہب اسلام کو قبول کر کے اطاعت وفرمانبرداری کے لیے اپنی گردن کو اللہ کے سامنے پیش کر دے اور شیطان جو کہ انسان کا ازلی دشمن ہے اس کے وسوسوں کو چھوڑ کر اپنے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے۔

اصطلاحی طور پر اسلام کی تعریف یوں کی گئی ہے:

هُوَ الْاِسْتِسْلَامُ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَالْاِنْقِيَادُ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَالْبَرَاءَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَأَهْلِهٖ.

''اسلام اللہ کی توحید کو تسلیم کرنے، اس کا مطیع وفرمانبردار ہونے اور شرک اور اہل شرک سے براءت اختیار کرنے کا نام ہے۔''

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [البقرة: ١٣١]

''جب (ابراہیم علیہ السلام) سے اس کے رب نے کہا کہ مطیع ہو جاؤ تو اس نے کہا: میں رب العالمین کا مطیع ہو گیا۔''

اور علامہ کفوی رحمہ اللہ نے اسلام کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:

هُوَ الْاِعْتِرَافُ (الْإِقْرَارُ بِالشَّهَادَتَيْنِ) مَعَ الْاِعْتِقَادِ بِالْقَلْبِ وَالْوَفَاءِ بِالْفِعْلِ. ❶

❶ الكليات للكفوى، ص: ١١٢.

''اسلام؛ کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار، دِل کے اعتقاد اور عمل سے تصدیق ووفاداری کا نام ہے۔''

چنانچہ اسی اقرار، اعتقاد اور تصدیق کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ رَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ﴾ [المائدة: ٣]

''اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا ہے۔''

بلکہ اس دینِ اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین اللہ کے ہاں مقبول نہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝ ﴾ [آل عمران: ٨٥]

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔''

اسلام کے فوائد وثمرات

اسلام؛ بے شمار فوائد وثمرات کا حامل مذہب ہے، لیکن اختصار کے پیشِ نظر یہاں ہم صرف چودہ اہم فوائد کا تذکرہ کریں گے:

① اسلام گناہوں اور غلطیوں کی معافی کا سبب ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّنۡتَهُوۡا يُغۡفَرۡ لَهُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ ﴾ [الأنفال: ٣٨]

''آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے۔''

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَـلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَـمِيْـنَكَ فَلْأُبَـايِعْكَ ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِيْ ، قَالَ: ((مَـا لَكَ يَـا عَـمْـرُو؟)) قَـالَ: قُـلْتُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: ((أَنْ يُغْفَرَلِيْ)) قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْـدِمُ مَـاكَـانَ قَبْلَهٗ ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ)) . ❶

''جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت میرے دل میں جاگزیں کر دی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیے، تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلا دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیسی شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہی کہ (قبولِ اسلام کے بعد) میرے گناہوں کو بخش دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج بھی ماقبل گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

② اسلام شرحِ صدر (سینے کو کھولنے) کا سبب ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا...﴾ [الأنعام: ١٢٥]

''سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ راست پر ڈالنا چاہے اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینے کو بہت تنگ

❶ صحيح البخاري: ٤٥٣٢ـ صحيح مسلم: ٣١٧.

کر دیتا ہے۔"

③ اسلام جاہلیت کے اعمال کی معافی کا نام ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ)) ❶

"ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جو جاہلیت میں اعمال کرتے تھے کیا ان کا بھی مواخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا عمل کیا تو اس کے جاہلیت میں کیے ہوئے کاموں کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جس نے اسلام میں برا عمل کیا تو وہ پہلے اور بعد والے سب کاموں میں پکڑا جائے گا۔"

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا:

أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ أُمُوْرًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ)) ❷

"اے اللہ کے رسول! صدقہ وخیرات، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی جیسے ان کاموں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جنہیں میں جاہلیت میں کیا کرتا تھا، کیا اس میں بھی اجر ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گزشتہ نیک اعمال کی بنا پر ہی اسلام لائے ہو۔"

④ اسلام صراط مستقیم (سیدھی راہ) کا نام ہے:

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري: ٦٥٢٣ـ صحيح مسلم: ٣١٥، ٣١٤.

❷ صحيح البخاري: ١٣٠٩، ٢١٠٧، ٢٤٠١ـ صحيح مسلم: ٣٢٠.

((ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا، وَلَا تَتَعَرَّجُوا، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ، وَالسُّورَانِ: حُدُودُ اللّٰهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَذَالِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ: كِتَابُ اللّٰهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ: وَاعِظُ اللّٰهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ راستے کے دونوں اطراف دیواریں ہیں، ان میں دروازے ہیں جو کہ کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے گرے ہوئے ہیں اور راستے کے دروازے میں پکارنے والا کہہ رہا ہے: اے لوگو! تم سب اس راستے میں آ جاؤ اور کج روی اختیار نہ کرو، اور ایک آدمی راستے کے درمیان میں بلا رہا ہے اور جب تم میں سے کوئی ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہے تو وہ کہتا ہے: تیرا برا ہو، اسے نہ کھولنا، اگر تو نے اسے کھولا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ اور وہ (سیدھا) راستہ اسلام کا راستہ ہے اور دیواریں اللہ کی حدود ہیں اور وہ کھلے ہوئے دروازے اللہ کی طرف سے حرام کردہ کام ہیں اور راستے کے کنارے پر پکارنے والی؛ اللہ کی کتاب قرآنِ مجید ہے۔ اور راستے کے اوپر سے پکارنے والا ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی طرف سے واعظ ہے۔''

سیدنا سعدان بن نصر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مسند أحمد: ١٧٦٣٤ ـ سنن الترمذي: ٢٨٥٩.

((أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ)) ❶

''عرب وعجم میں سے ہر وہ گھر والے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر اسلام کو داخل فرما دیتا ہے، پھر (ان پر) آزمائشوں کا اس طرح ظہور ہوتا ہے کہ جیسے سائے ہوں۔''

⑤ اسلام کے ساتھ تھوڑا عمل بھی زیادہ اجر کا باعث:

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلِمْ ثُمَّ تُقَاتِلْ)) فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)) ❷

''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب زرہ پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ پہلے اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل تو کم کیا ہے لیکن اجر بہت پایا گیا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا)) ❸

''جو اللہ کو اپنا پروردگار مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول

❶ مسند أحمد: ١٥٩١٧ .

❷ صحيح البخاري: ٢٨٠٨ ـ صحيح مسلم: ١٩٠٠ .

❸ صحيح مسلم: ١٥٠ .

مان کر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔''

⑥ اسلام نیکیوں میں بڑھوتی کا باعث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِأَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ)) ❶

''جب کوئی اپنے اسلام کو اچھا کر لیتا ہے تو ہر نیکی کو، جو وہ کرتا ہے، دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے وہ ایک مثل ہی لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ رب العزت سے جا ملتا ہے۔''

⑦ اسلام دنیا و آخرت میں خیر و برکت کا باعث:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِىٰ بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا اَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)) ❷

''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کا بھی ظلم نہ کرے گا، وہ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کے بدلے میں دنیا میں ہی کھلا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔''

---

❶ صحيح البخاري: ٤٢، ٦١٢٦ ـ صحيح مسلم: ١٢٩.

❷ صحيح مسلم: ٢٨٠٨.

⑧ اسلام سعادت مند زندگی کا سبب ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾

[النحل: ۹۷]

''جو مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے، تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔''

⑨ اسلام کامیابی وکامرانی کا سبب ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)) ❶

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام کو قبول کیا، برابر روزی دیا گیا، اور اللہ نے جو اسے دیا اس پر اسے قناعت سے بھی نوازا گیا۔''

⑩ اسلام دنیا وآخرت میں نور کا باعث ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾ [الزمر: ۲۲]

''وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور پر ہے اور ہلاکت تو ان پر ہے جن کے دل یادِ الٰہی سے سخت ہوگئے ہیں (غافل ہوگئے ہیں) یہی لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔''

---

❶ صحیح مسلم: ۱۰۵٤.

⑪ اسلام پسندیدہ اور مکمل دین ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : ٣]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا بھر پور انعام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا۔“

⑫ اسلام پر رضامندی اللہ کو راضی کرنا کا سبب ہے:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”کوئی بھی مسلمان شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

”میں اللہ کو رب، اسلام کو دین حق، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہو گیا۔“

تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق بن جاتا ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی فرمائے گا۔ ❶

⑬ اسلام آگ سے نجات کا سبب ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: ((أَسْلِمْ)) فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ

❶ سنن الترمذي: ٣٣٨٥۔سنن أبي داود: ٥٠٧٢۔سنن ابن ماجه: ٣٨٧٠.

يَقُوْلُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْقَذَهُ (بِیْ) مِنَ النَّارِ)) ❶

''ایک یہودی بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا۔ تو باپ نے کہا: ابو القاسم کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کو (میرے ذریعے سے) آگ سے بچالیا۔''

⑭ اسلام جنت کی ضمانت ہے:

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) قَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ))، قَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ)) ❷

''اہل نجد میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جس کے پراگندہ

❶ صحيح البخاري: ١٣٥٦.

❷ صحيح البخاري: ٤٦، ٢٥٣٢، ١٨٩١، ٦٩٥٦۔ صحيح مسلم: ١٠٠، ١٠١.

بال تھے ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سن رہے تھے لیکن جو وہ کہہ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا: کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، الا کہ تو نوافل پڑھ لے۔ اور ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ وہ شخص کہنے لگا: کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، اِلا کہ تو نفلی روزے رکھ لے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو وہ شخص کہنے لگا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا: نہیں، اِلا کہ تو صدقہ و خیرات کرے۔ تو وہ شخص وہاں سے لوٹتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا، نہ اس میں کمی کروں گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو فلاح پا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

اسلام کے خصائص

اسلام کے بہت سارے خصائص ہیں، جن میں سے ہم صرف چھے کا تذکرہ کریں گے۔

1...... اسلام اللہ کے طرف سے نازل شدہ دین ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾ [آل عمران: ١٩]

"بے شک دین حق اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ③ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ④ ﴾ [النجم: ٣، ٤]

"آپ ﷺ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے (جو کہتے ہیں) وہ وحی ہی ہے

جو اتاری جاتی ہے۔''

2...... اسلام تمام انبیائے کرام کا دین ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾

[الشوریٰ: ۱۳]

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جو بذریعہ وحی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

3...... اسلام میانہ رو دین ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ [البقرۃ: ۱٤۳]

''اسی طرح ہم نے تم کو اُمتِ وسط (یعنی میانہ رو۔ افضل اُمت) بنایا ہے۔''

4...... اسلام عالمی و آفاقی دین ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [الأعراف: ۱۵۸]

''کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ

إِلَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی اور نصرانی میرے بارے میں سنے اور پھر جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اس کے ساتھ ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہے۔''

5...... دین اسلام آسان ترین اور باعث رحمت دین ہے

اس سلسلے میں ہم کچھ مختلف صورتیں بیان کرتے ہیں:

❋...... نظافت میں اسلام کی آسانی ورحمت:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ)) ❷

''بلاشبہ کہ بنی اسرائیل کے کپڑوں کو جب (نجاست) پہنچتی تو وہ اسے کاٹ دیتے تھے۔''

سیدنا عبدالرحمن بن حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَ مَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ؟ وَكَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ)) ❸

''کیا آپ نہیں جانتے کہ بنی اسرائیل کو کیا مسئلہ پیش آیا۔ جب ان کو پیشاب کے چھینٹے پہنچتے، اسے قینچیوں سے کاٹ دیتے، ان کو ان کے ساتھی نے منع کیا تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔''

جبکہ اسلام نے یہ آسانی دی ہے کہ کپڑا اور جسم پانی کے ساتھ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، اسے کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

❶ صحيح مسلم: ٣٨٤. ❷ صحيح البخاري: ٢٢٦. ❸ صحيح الجامع: ٢٥٥٨.

٭…… عبادت میں اسلام کی آسانی ورحمت:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)) [1]

''کھڑے ہو کر نماز پڑھ، اگر تو طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لینا، اگر تجھ میں اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لینا۔''

٭…… وراثت میں اسلام کی آسانی ورحمت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ...﴾ [النساء:۱۱]

''تمہیں اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتے ہیں کہ مرد کے لیے دو عورتوں کے مثل حصہ ہے۔''

جبکہ دورِ جاہلیت میں عورت کو وراثت میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔

٭…… حُسنِ معاشرت میں اسلام کی آسانی ورحمت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ...﴾

[البقرۃ: ۲۲۹]

''طلاق دو مرتبہ ہے پھر اچھے طریقے سے رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ...﴾

[النساء: ۲۲]

---

[1] صحیح البخاری: ۱۱۱۷.

''جن کے ساتھ تمہارے باپوں نے شادی کی ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو گزر گیا۔''

جبکہ دورِ جاہلیت میں نہ تو عورت حسن معاشرت کی مستحق سمجھی جاتی تھی اور نہ اس کے ساتھ احسان کیا جاتا تھا بلکہ اس کو بازاروں میں بیچا جاتا اور بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا اور بیٹا ہی باپ کی وفات کے بعد اپنی چادر اپنی ماں کے سر پہ ڈال کر بیوی بنا لیتا۔ اس مذکورہ ظلم واستبداد کو اسلام نے ہی آ کر رحمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسانی میں بدلا۔

٭…… محاسبہ میں اسلام کی آسانی ورحمت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ)) ❶

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات سے تجاوز فرمایا ہے (یعنی وہ محاسبہ نہیں کرتا) جب تک وہ ان خیالات کو زبان پر لائیں اور عمل نہ کرلیں۔''

یہی نہیں بلکہ اسلام کا یہ خاصہ اور امتیاز ہے کہ اپنے ماننے والوں کو معمولی سے عمل پر بھی بیش بہا انعامات سے نوازتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ)) ❷

''میرے اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار اور ہر ہزار

❶ صحيح البخاري: ٢٣٩١، ٤٩٦٨، ٦٢٨٧۔ صحيح مسلم: ٣٢٧، ٣٢٨

❷ سنن الترمذي: ٢٤٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٨٦٤٢.

کے ساتھ ستر ہزار، اورمزید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تین چلو بھرے لوگوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔"

6......دین اسلام عزت کا منبع ومصدر ہے:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّـا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهٖ أَذَلَّنَا اللّٰهُ . ❶

"ہم ذلیل ترین لوگ تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دی اور جب ہم اس اسلام کو چھوڑ کر کہ جس نے ہمیں عزت دی، کسی اور چیز سے عزت تلاش کریں گے تو اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔"

اسلام کے ارکان

دِین اسلام کے پانچ ارکان اور بنیادیں ہیں، جن پہ اسلام کی عمارت قائم ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِـيَ الْـإِسْلَامُ عَـلٰـى خَـمْـسٍ:شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❷

"اسلام کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔"

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥١ .

❷ صحيح البخاري: ٨۔صحيح مسلم: ١١٣ .

اسلام کے نواقض

اسلام کے نواقض، یعنی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے اعمال درج ذیل ہیں:

1: الشِّرْكُ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ

''اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾

[النساء: ١١٦]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْوٰهُ النَّارُ ﴾

[المائدة: ٧٢]

''یقیناً جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

2: مَنْ جَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَسَائِطَ يَدْعُوْهُمْ وَيَسْأَلُهُم الشَّفَاعَةَ وَيَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمْ.

''جو اپنے اور اللہ کے درمیان ایسے واسطے بنائے کہ انہیں پکارے اور ان سے شفاعت کا سوال کرے اور ان ہی پر توکل کرے۔''

یہ عمل کافروں کا ہے اور اگر کوئی مسلمان اسی کا مرتکب ہوگا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے اسی عمل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ

شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [یونس: ۱۸]

''اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ [الزمر: ۳]

''(کافر کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس وجہ سے کرتے ہیں، تاکہ یہ ہمیں مرتبے میں اللہ کے قریب کر دیں۔''

3: مَنْ لَمْ يُكَفِّرِ الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهِمْ أَوْ صَحَّحَ مَذْهَبَهُمْ

''جو مشرکین کو کافر نہ کہے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ [البقرة: ۲۵۶]

''پس جو شخص طاغوت کا انکار کرے گا اور اللہ پر ایمان لائے گا تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو ٹوٹنے والا نہیں ہے۔''

مضبوط کڑے سے مراد پختہ ایمان ہے، لہٰذا جو شخص اس آیت کے برعکس چلے گا یعنی طاغوت کو کافر نہیں مانے گا، وہ دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

4: مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ هَدْيَ غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَكْمَلُ مِنْ هَدْيِهِ أَوْ أَنَّ حُكْمَ غَيْرِهِ أَحْسَنُ مِنْ حُكْمِهِ.

''جو یہ سمجھے کہ غیر نبی کی ہدایت نبی اکرم ﷺ کی ہدایت سے زیادہ کامل ہے،

یا غیر نبی کا حکم نبی ﷺ کے حکم سے زیادہ اچھا ہے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : ٣]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دِین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا، اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے۔''

اور اسی طرح فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ [آل عمران: ٨٥]

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دِین کی تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

5: مَنْ أَبْغَضَ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ وَلَوْ عَمِلَ بِهِ

''جو اس عمل سے بغض رکھے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے، اگرچہ وہ اس پر عمل بھی کرتا ہو۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝﴾ [محمد: ٩]

''یہ اس لیے کہ انہوں نے اس (کتاب) کو ناپسند کیا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا، سو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔''

6: مَنِ اسْتَهْزَأَ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِ الرَّسُوْلِ أَوْ ثَوَابِهِ أَوْ عِقَابِهِ

''جو دینِ رسول میں سے کسی چیز کے ساتھ یا اس کے ثواب وعقاب کے ساتھ مذاق کرے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ [التوبة: ٦٥ ، ٦٦]

''کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ اب تم معذرت نہ کرو، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کر چکے ہو۔''

7: اَلسِّحْرُ

''جادو کرنا اور کروانا۔''

اللہ تعالیٰ نے جب سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں لوگوں کی آزمائش کے لیے ہاروت اور ماروت کو بھیجا، جو بظاہر انہیں جادو سکھانے کے لیے آئے تھے لیکن حقیقت میں ان کی آزمائش تھے کہ بھلا یہ لوگ اللہ کے منع کردہ کام، یعنی جادو کو سیکھنے سے باز رہتے ہیں یا نہیں؟ تو جب بھی ان سے کوئی جادو سیکھنے آتا تھا تو وہ اسے کہتے:

﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ [البقرة: ١٠٢]

''ہم تو صرف آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر مت کر۔''

معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے اور اس سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

8: مُظَاهَرَةُ الْمُشْرِكِيْنَ وَمُعَاوَنَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

''مشرکین کو غلبہ دلانا اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ [المائدة: ٥١]

''اور جو شخص ان (مشرکوں) سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں سے ہو جائے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

9: مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ يَسَعُهُ الْخُرُوْجُ عَنْ شَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَمَا وَسِعَ الْخَضِرَ الْخُرُوْجُ عَنْ شَرِيْعَةِ مُوْسٰى علیہ السلام .

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدیہ سے نکل جانے کی اجازت ہے جیسا کہ خضر کو شریعت موسیٰ علیہ السلام سے نکلنے کی اجازت تھی۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ ﴾ [آل عمران: ۸۵]

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین کی تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

10: اَلْإِعْرَاضُ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ وَلَا يَعْمَلُ بِهٖ

''اللہ کے دین سے اعراض کرنا کہ نہ تو اسے سیکھے اور نہ ہی اس پر عمل کرے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ﴾ [السجدۃ: ۲۲]

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

اسلامی اخوت کے فضائل

پیچھے نواقض اسلام میں ذکر کیے جانے والے دس اعمال میں سے کسی ایک کے بھی ارتکاب سے بندہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر مسلمان ان دس امور سے بچتا ہے تو پھر وہ اپنے مسلمان بھائی سے جب محبت کرتا ہے تو اللہ کی نظر میں بڑا محبوب ہو جاتا ہے، لہٰذا

مناسب معلوم ہوا کہ ہم اسلامی اخوت کے مفاہیم، فضائل اور تقاضوں کو بھی سمجھیں۔

اُخوت کا مطلب ہے بھائی چارہ۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

① دو آدمیوں کی ولادت میں مشارکت ہو، یعنی دونوں کے ماں باپ ایک ہوں۔

② دو آدمیوں کی رضاعت میں مشارکت ہو، یعنی دونوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہو، یہ آپس میں رضاعی بھائی کہلاتے ہیں۔

③ دو آدمیوں کا آپس میں فقط دِین کی وجہ سے تعلق ہو۔

یہاں ہماری مراد اور موضوع مؤخرالذکر ہے، یعنی دِینی اور اسلامی بھائی چارہ۔ یہ ایسا تعلق اور رِشتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے وابستہ لوگوں کے لیے بے شمار انعامات اور فضائل بیان فرمائے ہیں، جن میں سے چند فضائل ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

① اللہ کے لیے محبت؛ ایمان کی علامت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم تب تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایمان والے نہ بن جاؤ اور تم تب تک ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ (وہ یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو خوب عام کرو۔''

اس حدیث مبارکہ میں پہلے رسول اللہ ﷺ نے دخولِ جنت کے لیے ایمان کی شرط لگائی

❶ صحيح مسلم: ٥٤.

اور پھر صاحبِ ایمان ہونے کے لیے مسلمان بھائیوں سے محبت کو ضروری اور لازمی قرار دیا۔ اس کے بعد یہ محبت حاصل کرنے کا ذریعہ اور طریقہ بھی خود ہی بیان فرما دیا کہ جتنا زیادہ ہو سکے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو۔

سلام کا چھوٹا سا جملہ بڑی مفید اور کمال کی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ ایک سلام کہنے سے آپ گویا اپنے مسلمان بھائی کو امن و سلامتی، رحمت الٰہی اور خیر و برکت کی دعا دے دیتے ہیں، جو یقیناً اس کے لیے کسی گراں قدر تحفے سے کم نہیں ہوتا۔ پھر وہ بھی جواباً آپ کو یہی دعائیں دینا اپنا فریضہ سمجھتا ہے، یوں اس دعائیہ کلمے کے تبادلے سے دونوں بھائیوں کے دِلوں میں ایک دوسرے کے لیے ایک خاص عقیدت اور چاہت پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ بار بار اس عمل کا اہتمام کرتے ہیں تو یہ عقیدت رفتہ رفتہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور اس عروج کو پہنچ جاتی ہے کہ یہ دِینی تعلق اور رِشتہ دیگر تمام رِشتوں پر بھاری ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ نسبی رِشتے بھی اس کی عظمت کو نہیں پہنچ پاتے۔

② اسلام کا مضبوط کڑا

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوْثَقَ عُرَى الْإِسْلَامِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللّٰهِ)) ❶

''یقیناً اسلام کا سب سے مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی وجہ سے ہی نفرت رکھو۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَوْثَقُ عُرَى الْإِسْلَامِ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْمُعَادَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) ❷

''اسلام کا مضبوط ترین کڑا رضائے الٰہی کی خاطر دوستی کرنا، اللہ کے لیے دشمنی

❶ صحيح الجامع: ٢٠٠٩.

❷ صحيح الجامع: ٢٥٣٩ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٢٨.

رکھنا، اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے نفرت کرنا۔‘‘

اللہ کے لیے محبت کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی آدمی سے صرف اس بناء پر محبت کی جائے کہ وہ نیک شخص ہے اور اللہ و رسول کا فرماں بردار ہے اور اللہ کی خاطر نفرت کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص سے صرف اس بناء پر نفرت کی جائے کہ وہ گناہوں کا دِلدادہ ہے اور اللہ و رسول کا نافرمان ہے، اگر وعظ و نصیحت کے باوجود بھی وہ اپنے برے کاموں سے باز نہ آرہا ہو، تو ایسے آدمی سے نفرت کرنا اور لاتعلقی اختیار کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل عمل ہے۔

③ لذتِ ایمانی کا سبب

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ)) ❶

’’جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ حاصل کرے، اسے چاہیے کہ وہ (جس) آدمی سے محبت کرے، اس کے ساتھ فقط رضائے الٰہی کے لیے ہی محبت کرے۔‘‘

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ)) ❷

’’جس کی خواہش ہو کہ وہ ایمان کی مٹھاس محسوس کرے، اس کو چاہیے کہ وہ (جس) آدمی سے محبت کرے، اس کے ساتھ فقط رضائے الٰہی کے لیے ہی محبت کرے۔‘‘

---

❶ مسند البزار: ۹۶۰۹۔ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۵۷۶۔ صحيح الجامع: ۵۹۵۸.

❷ المستدرك للحاكم: ۳۔ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۶۰۲۔ صحيح الجامع: ۶۲۸۸.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)) ❶

''تین اعمال جس شخص میں موجود ہوں، وہ ایمان کی مٹھاس پا لے گا: ① اللہ اور اس کا رسول؛ اس کی نظر میں ان کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں ② وہ جس بھی آدمی سے محبت کرے؛ اس سے فقط اللہ کی رضا کے لیے محبت کرے ③ اس کو دوبارہ کفر میں جانا اسی طرح ناپسند ہو جس طرح وہ جہنم میں ڈال دیا جانا ناپسند کرتا ہو۔''

④ کمالِ ایمان کی دلیل

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ)) ❷

''جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے نفرت رکھے، اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے روکے، تو یقیناً اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔''

⑤ محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ،

❶ صحيح البخاري: ١٦ ـ صحيح مسلم: ٦٣ .

❷ صحيح الجامع: ٥٩٦٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٨٠ .

وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَنَاصِحِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے، میری وجہ سے ایک دوسرے سے جُڑنے والوں کے لیے میری محبت مستحکم ہو گئی ہے، میری رضا کے لیے آپس میں خیر خواہی کرنے والوں کے لیے میری محبت مضبوط ہو چکی ہے، میری خوشنودی کی خاطر باہم ملاقات کرنے والوں کے لیے میری محبت پکی ہو چکی ہے اور مجھ کو راضی کرنے کے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ)) ❷

''ایک آدمی دوسرے بستی میں اپنے (مسلمان) بھائی سے ملنے کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو کھڑا کر دیا۔ جب وہ اس جگہ پہنچا تو فرشتے نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ چکانے کے لیے تم جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، میں تو صرف رضائے الٰہی کی خاطر اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں تمہاری طرف

❶ صحيح الجامع: ٤٣٢٠. ❷ صحيح مسلم: ٢٥٦٧.

اللہ کی جانب سے یہ بتلانے کے لیے بھیجا گیا کہ جس طرح تم اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہو، اللہ بھی تم سے اسی طرح محبت کرتا ہے۔''

⑥ نور کے منبروں پر جلوہ افروزی

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُتَحَابُّونَ فِیْ جَلَالِی لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ)) ❶

''میرے جلال وعظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کو (روزِ قیامت) نور کے منبروں پر بٹھایا جائے گا، (جس کی وجہ سے) انبیاء اور شہدا بھی ان پر رشک کریں گے۔''

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُتَحَابُّونَ فِیَّ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمْ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ)) ❷

''میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے (قیامت کے روز) نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، ان کے مقام ومرتبہ کو دیکھ کر انبیاء، صدیقین اور شہداء ان پر رشک کر رہے ہوں گے۔''

⑦ سایۂ عرش کے حصول کا باعث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِی ، اَلْيَومَ أُظِلُّهُمْ فِی ظِلِّی يَومَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّی)) ❸

❶ صحيح الجامع: ٤٣١٢ . ❷ صحيح الجامع: ٤٣٢١ .

❸ صحيح مسلم: ٢٥٦٦ .

''یقیناً اللہ تعالیٰ روزِ قیامت فرمائے گا: میرے جلال وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج کہ جس دِن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے، میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔''

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ بِاللّٰهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ)) ❶

''بلاشبہ اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والے عرش کے سائے میں ہوں گے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ایسے سعادت مند افراد کا ذکر کیا جن کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا، ان میں سے ایک یہ ہوں گے:

((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ)) ❷

''وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔''

⑧ رب تعالیٰ کے اِکرام کا سبب

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ)) ❸

''جو بھی بندہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اپنے پروردگار کی عزت کرتا ہے۔''

رضائے الٰہی کی خاطر کسی مسلمان سے محبت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کا اِکرام کرنے کے مترادف ہے۔

⑨ خیر و بھلائی کا حامل

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح الجامع: ١٩٣٧. ❷ صحيح البخاري: ٦٦٠ـ صحيح مسلم: ١٠٣١.
❸ مسند أحمد: ٢٢٢٢٩.

((اَلْمُؤْمِنُ یَأْلَفُ وَیُؤْلَفُ، وَلَا خَیرَ فِیمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ، وَخَیرُهُمْ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ)) ❶

''مومن (دوسرے مومن بھائیوں سے) اُلفت رکھتا ہے اور اس سے بھی اُلفت رکھی جاتی ہے اور اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوتی جو نہ تو خود کسی سے اُلفت رکھتا ہو اور نہ اس سے کوئی اُلفت رکھے، لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہو۔''

لہٰذا مسلمان کو سراپا اُلفت و محبت ہونا چاہیے، نہ کسی کو ایسی بات کہے جس سے اس کا دِل دُکھے اور نہ ہی کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو کسی کے لیے اذیت کا باعث بنے۔ تبھی وہ اللہ تعالیٰ کی اور لوگوں کی محبتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

⑩ زیادہ فضیلت کا حامل کون؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ)) ❷

''جو بھی دو آدمی آپس میں رضائے الٰہی کی خاطر محبت رکھتے ہیں، ان میں سے افضل وہ ہے جو اپنے ساتھی سے؛ اس کی نسبت زیادہ محبت کرتا ہے۔''

یعنی ان دونوں میں جس کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے زیادہ محبت ہو گی اور وہ اس کے بارے میں زیادہ خلوص اور جذبۂ عقیدت رکھتا ہو گا، وہی افضل ہو گا اور زیادہ اجر و ثواب پائے گا۔ اس فرمان سے مقصود صرف اس بات کی ترغیب دلانا ہے کہ ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ محبت کرنے کی کوشش کرے۔

❶ صحيح الجامع: ٦٦٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٢٦ .

❷ صحيح ابن حبان: ٢٥٠٩ .

⑪ نبی ﷺ کی محبت کا عالم

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيتُ إِخْوَانِي))

''میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کی خواہش رکھتا ہوں۔''

یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلٰكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي)) ❶

''تم تو میرے ساتھی ہو، میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔''

ہم ہی وہ خوش قسمت اور سعادت مند لوگ ہیں جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے مذکورہ فرمان صادر فرمایا۔ اس سعادت مندی اور خوش بختی کے کماحقہٗ اہل بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہم رسولِ مکرم ﷺ کے ہر ہر حکم کی اطاعت بجالائیں اور آپ کے منع فرمودہ ہر ہر کام سے اجتناب کریں۔

⑫ اللہ کو بھی بندوں سے بڑی محبت ہے!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بچہ سرِ راہ پڑا ہوا تھا، نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ وہاں سے گزر رہے تھے، اس بچے کی ماں نے دیکھا تو ڈر گئی کہ کہیں اس کے بچے کو روند نہ ڈالا جائے، چنانچہ وہ ''میرا بیٹا، میرا بیٹا'' پکارتے ہوئے آئی اور بچے کو اُٹھا لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ عورت کسی بھی طرح اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اپنے پیارے (بندے) کو جہنم میں

❶ مسند أحمد: ١٢٥٧٩ .

ڈالے گا۔ ❶

⑬ محبت کے خاتمے کا سبب

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا)) ❷

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جو بھی دو آدمی آپس میں محبت کرتے ہیں اور ان میں جدائی ہو جاتی ہے تو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔''

گناہوں کے جہاں اور بہت سے نقصانات ہیں وہاں ایک عظیم نقصان یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کی سچی اور مخلصانہ محبت سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس محبت کے دوام کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں سے ہر دَم بچ کر رہا جائے اور اللہ و رسول کی نافرمانی والے ہر کام سے قطعاً گریز کیا جائے۔

اسلامی اخوت کے تقاضے

(۱) مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کریں جو اپنے لیے ہو

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) ❸

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنی ذات کے لیے پسند

❶ مسند أحمد: ١٢١٨ ـ المستدرك للحاكم: ١٩٤ .

❷ مسند أحمد: ٥٣٥٧ .

❸ صحيح البخاري: ١٣ ـ صحيح مسلم: ١٦٧ .

کرتا ہو۔''

محبت تب ہی ثابت ہوتی ہے جب اس کے تمام تر تقاضے نبھائے جائیں۔ فقط اقرار اور خالی دعووں سے محبت ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک مُحب اپنے محبوب کو اسی درجے پر اہمیت نہ دے جہاں وہ اپنی ذات کو رکھتا ہے تب تک وہ محبت میں کمال حاصل نہیں کر پاتا۔ یہی درس رسول اللہ ﷺ نے یہاں دِیا ہے کہ تم تب تک کمالِ ایمان سے متصف ہی نہیں ہو پاؤ گے جب تک تمہارا رویہ ایسا نہ ہو جائے کہ جو تمہیں اپنے لیے پسند ہو وہی دوسرے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی پسند کرنے لگو۔ کیونکہ یہ عمل ایک پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی سے خلوص اور سچائی کی پہچان ہوتی ہے۔

(۲) ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ﴾ [العصر: ۱ ۔ ۳]

''زمانے کی قسم! یقیناً انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

(۳) ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ [التوبة: ۷۱]

''مومن مرد اور مومن عورتیں، ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔''

دِینی تعلق اسی بات کا متقاضی ہے کہ آپس میں دِین داری اور آخرت کو سنوارنے والی

باتوں کی نصیحتیں کی جائیں۔ ایک دوسرے کو نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دی جائے اور گناہوں سے بچ کر رہنے کی تلقین کی جائے۔ یہی اصل ہمدردی اور محبت ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ دُنیوی زندگی گزارتے ہوئے ساتھ ساتھ اس کو اُخروی زندگی میں بھی اپنا ہمراہی اور ساتھی بنانے کی تڑپ رکھی جائے اور اسے ان اعمال کا عامل بنانے کی کوشش کی جائے کہ جن کی وجہ سے وہ اس کا جنت میں بھی ساتھی بن جائے۔

(۴) مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملیں

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا ، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)) ❶

''نیکی کے کسی بھی کام کو بالکل بھی کمتر مت سمجھو، خواہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ہی ملو۔''

(۵) مسکرا کر ملیں اور ہر دم اس کے کام آئیں

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَأَمْرُكَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ البَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَإِمَاطَتُكَ الحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) ❷

''تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے رُوبرو مسکرا دینا تمہارے لیے صدقہ ہے، تمہارا نیک کام کرنے کو کہنا اور برے کام سے روکنا بھی تمہارے لیے صدقہ

❶ صحیح مسلم: ٢٦٢٦ . ❷ سنن الترمذي: ١٩٥٦ .

ہے، کسی بھولے ہوئے علاقے میں آدمی کو راستہ بتا دینا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، کسی نابینا شخص کے لیے تیرا دیکھنا (یعنی اس کو وہ چیز دیکھ کر بتلا دینا جس کی اسے ضرورت ہو) تمہارے لیے صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹے دار ٹہنی اور ہڈی اُٹھا دینا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے (کوئی چیز) اپنے بھائی کے ڈول میں ڈال دینا (یعنی ضرورت کی کوئی بھی چیز اپنے بھائی کو دینا) بھی تمہارے لیے صدقہ ہے۔''

(٦) مسلمان بھائی کی ہر حال میں مدد کریں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَو مَظْلُومًا ، إِنْ يَكُ ظَالِمًا فَارْدُدْهُ عَنْ ظُلْمِهِ، وَإِنْ يَكُ مَظْلُومًا فَانْصُرْهُ)) ❶

''اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظالم ہو تو اس کو ظلم کرنے سے روک اور اگر وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کر۔''

(٧) اس کے حق میں دعا گو رہیں

سیدہ اُم الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) ❷

''آدمی کی اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے (یعنی دعا کرنے والے کے) سر کے پاس ایک فرشتہ

---

❶ صحيح الجامع: ١٥٠١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٤٤٩ .

❷ صحيح مسلم: ٢٧٣٣ .

مقرر کر دیا جاتا ہے، جب بھی وہ آدمی اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے: آمین اور اسی کے مثل تجھے بھی ملے۔''

مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنے کے متعدد فوائد ہیں۔ سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کے دِل میں دُعا کرنے والے کی محبت ڈال دیتا ہے، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ دعا مقبول ہوتی ہے، چوتھا فائدہ یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ سے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف و پریشانی دُور کرانے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کرانے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دعا کرنے والا فرشتے کی دعاؤں کا حق دار بن جاتا ہے۔

(۸) مسلمان بھائی کو خوفزدہ مت کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا)) ❶

''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو خوفزدہ کرے۔''

یہ ممانعت تمام احوال میں ہے، یعنی سنجیدگی میں بھی اور ہنسی مذاق میں بھی کسی مسلمان کو خوفزدہ کرنا اور ڈرانا جائز نہیں ہے۔

(۹) فائدہ اور خوشی پہنچائیں، درد مٹائیں اور ضرورت پوری کریں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی نظر میں کون سے لوگ اور کون سے اعمال محبوب اور پسندیدہ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ

❶ سنن أبي داود: ٥٠٠٤.

عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ - شَهْرًا، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ، وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَشٰى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتّٰى يَتَهَيَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللّٰهُ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ)) ❶

''اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں میں سے محبوب ترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو ان سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ترین اعمال (یہ ہیں:) وہ خوشی جو تم کسی مسلمان کو دو، یا اس کی کوئی پریشانی اور تکلیف دُور کر دو، یا اس کا قرض ادا کر دو، یا اس کی بھوک مٹا دو۔ میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے ساتھ جا کر اس کا کام کر دُوں؛ یہ عمل مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک مہینے کا اعتکاف کروں، جس نے اپنا غصہ روک لیا؛ اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنا غصہ پی گیا؛ حالانکہ اگر وہ غصہ نکالنا چاہتا تو نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کے دِل کو روزِ قیامت (نجات اور مغفرت کی) اُمید سے بھر دے گا، جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ اس کا کام کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دِن ثابت قدم رکھے گا جس دِن (لوگوں کے) قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔''

(۱۰) مسلمان بھائی بیمار ہو تو عیادت کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيضًا، نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٦٤٦۔

مَمْشَاكَ ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) ❶

''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، آسمان سے ایک فرشتہ آواز لگاتا ہے: تو بھی پاک اور اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی پاک اور اچھا ہے، اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا ہے۔''

اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کا مسلمان بھائی جب فقط دینی ناتے اور ایمانی تعلق کی بناء پر اس کی خیریت دریافت کرنے اور تیمارداری کرنے کے لیے اس کے پاس جاتا ہے تو نہ صرف مریض کو بہت حوصلہ ملتا ہے اور اس کی ڈھارس بندھتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی بڑا خوش ہوتا ہے اور عیادت کے لیے آنے والے کے عمل سے راضی ہو کر جنت میں اس کا گھر تیار فرما دیتا ہے۔

(۱۱) ایک دوسرے کو تحائف دیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَهَادَوْا ، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَغَرَ الصَّدْرِ)) ❶

''آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو، کیونکہ یہ سینے کے بغض و کینہ کو ختم کر دیتا ہے۔''

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا . ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔''

(۱۲) مسلمان بھائی کے چھ بنیادی حقوق ادا کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سنن الترمذي: ٢٠٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٤٤٣ .

❷ مسند أحمد: ٩٢٥٠ . ❸ صحيح البخاري: ٢٥٨٥ .

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ))

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھے حقوق ہیں۔''

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے حقوق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)) ❶

''جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو اس سے خیر خواہی کر، جب وہ چھینک مارے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے) تو (يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر) اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔''

خیر خواہی کے طلب گار سے خیر خواہی کرنے کا مطلب ہے کہ جب اسے کسی معاملے میں مشورہ درکار ہو تو اسے اچھا اور مفید مشورہ دینا، یا اسے کسی مشکل وقت میں اس کی ضرورت ہو تو اس کے کام آنا، یا اس میں کوئی تعبدی امور کی کوتاہی یا اخلاقی برائی پائی جاتی ہو تو اس کی اصلاح کے لیے اسے سمجھانا اور نصیحت کرنا، غرضیکہ وہ تمام امور خیر خواہی میں شامل ہیں جن سے دوسرے مسلمان کا بھلا ہوتا ہے۔

اس بحث کے بعد اب ہم ارکانِ اسلام کا بیان پڑھیں گے۔ سب سے پہلا رُکن توحید ہے، تو آیئے ہم توحید کے بارے میں جانتے ہیں۔

---

❶ صحيح مسلم: ٢١٦٢ .

پہلا رکن:

توحید

توحید کا معنی ومفہوم:

لفظ توحید کا لغوی معنی ''ایک بنانا، اکیلا ہونا، ایک اللہ پر ایمان لانا اور اسے یکتا ماننا'' ہے۔ اصطلاحی معنی یہ ہے:

إِفْرَادُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْعُبُوْدِيَّةِ مَعَ اعْتِقَادِ الْجَازِمِ بِوَحْدَتِهٖ ذَاتًا وَصِفَاتًا وَأَفْعَالًا .

''اللہ رب العزت کو ہی عبادت کے لائق ماننا اور پختہ یقین کرنا کہ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا اور تنہا ہے۔''

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

توحید کی اقسام

توحید کی تین قسمیں ہیں:

(1) توحید اسماء وصفات

توحید اسماء وصفات کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ تَوْحِيْدُ اللّٰهِ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى .

''اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا صرف اللہ تعالیٰ کو مستحق ماننا توحید اسماء وصفات ہے۔''

اور توحید اسماء وصفات کے متعلق بعض اہل علم کا یہ قول ہے:

هُوَ الِاعْتِقَادُ الْجَازِمُ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَصِفَاتُ الْعُلٰى وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ وَمُنَزَّهٌ عَنْ جَمِيْعِ صِفَاتِ النَّقْصِ وَذٰلِكَ بِإِثْبَاتِ مَا أَثْبَتَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَفْسِهٖ وَأَثْبَتَهُ لَهُ رَسُوْلُهُ.

''یہ پختہ اعتقاد ویقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ہیں اور صفات عالیہ ہیں اور وہ تمام کامل صفات والا ہے اور تمام ناقص صفات سے مبرا ہے، اور ان اسماء حسنی اور صفات عالیہ کو اس طرح بیان کرنا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے ان کو بیان کیا ہے۔''

چنانچہ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں توحید اسماء وصفات کے بارے میں بے شمار دلائل ہیں جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

اسمائے حسنیٰ:

اللہ تعالیٰ کے بہت ہی اچھے اچھے نام ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝ ﴾ [طه: ۸]

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اچھے اچھے نام اسی کے لیے ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾ [الحشر: ۲٤]

''وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں، اس کی پاکی بیان کرتی ہے۔ وہی غالب حکمت والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ﴾ [الاعراف:۱۸۰]

''اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں، پس تم اُن ہی ناموں کے ساتھ اسے پکارو، اور ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھو جو ان ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے نام بے شمار اور لا تعداد ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح آپ کے اسمائے حسنیٰ کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ ❶

البتہ ان ناموں میں سے ننانوے ناموں کو یاد کرنے کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کا احصاء کرے گا؛ جنت میں داخل ہوگا۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ ((مَنْ أَحْصَاهَا)) کے تین معنی ہیں:

1: اسمائے حسنیٰ کے الفاظ اور عدد کو شمار کرنا۔

2: اسمائے حسنیٰ کے معانی اور مفاہیم کو سمجھنا۔

3: اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اللہ کو پکارنا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪﴾ [الأعراف: ۱۸۰]

''اور اللہ تعالیٰ کے بہترین نام ہیں، پس تم انہی ناموں کے ساتھ اسے پکارو۔'' ❸

---

❶ جیسا کہ مسند أحمد: ۱/ ۳۹۱، اور سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۹۸ کی احادیث سے وضاحت ہوتی ہے۔

❷ صحيح البخاري: ٦٤١٠ـ صحيح مسلم: ٦٠٥ـ صحيح الجامع: ٢١٦٦.

❸ بدائع الفوائد: ١/ ١٦٤.

اور اس کا چوتھا معنیٰ بھی بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ان ناموں کو حفظ کیا جائے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا، مِأَةً غَيرَ وَاحِدَةٍ، لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو بھی ان کو حفظ کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اسماء الحسنٰی

اَللّٰهُ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيمُ، الْإِلٰهُ، الرَّبُّ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِءُ، الْمُصَوِّرُ، الْحَلِيمُ، الْعَلِيمُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاسِعُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، الْبَدِيعُ، الْوَدُودُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْمَجِيدُ، الْمُبْدِءُ، الْمُعِيدُ، النُّورُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْغَفَّارُ، الْوَهَّابُ، الْقَادِرُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الْكَافِي، الْبَاقِي، الْوَكِيلُ، الْمَجِيدُ، الْمُغِيثُ، الدَّائِمُ، الْمُتَعَالِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمَوْلٰى، النَّصِيرُ، الْحَقُّ، الْمُبِينُ، الْبَاعِثُ، الْمُجِيبُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْجَمِيلُ، الصَّادِقُ، الْحَفِيظُ، الْكَبِيرُ، الْقَرِيبُ، الرَّقِيبُ، الْفَتَّاحُ، التَّوَّابُ، الْقَدِيمُ، الْوِتْرُ، الْفَاطِرُ، الرَّزَّاقُ، الْعَلَّامُ، الْعَلِيُّ، الْعَظِيمُ، الْغَنِيُّ، الْمَلِيكُ، الْمُقْتَدِرُ، الْأَكْرَمُ، الرَّءُوفُ،

❶ صحيح مسلم: ٢٦٧٧۔ صحيح الجامع: ٢١٦٧.

الْمُدَبِّرُ، الْمَالِكُ، الْقَدِيرُ، الْهَادِي، الشَّاكِرُ، الرَّفِيعُ، الشَّهِيدُ، الْوَاحِدُ، ذُو الطَّوْلِ، ذُو الْمَعَارِجِ، ذُو الْفَضْلِ، الْخَلَّاقُ، الْكَفِيلُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ. ❶

صفاتِ عالیہ:

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت صفتِ کمال ہے:

كَمَا يَلِيقُ بِعَظَمَتِهِ وَجَلَالِهِ وَشَأْنِهِ بِغَيْرِ تَمْثِيلٍ وَلَا تَكْيِيفٍ وَلَا تَعْطِيلٍ.

''جیسا کہ اس کی عظمت، اس کے جلال اور شان کو بغیر کسی تمثیل، کیفیت اور تعطیل کے (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو صفات سے خالی سمجھنا) لائق ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں نہ مثال دی جا سکتی ہے، نہ ان کی کیفیت بیان کی جا سکتی، نہ ان کی مشابہت بیان کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اللہ کی ذاتی صفات کی تہہ میں جانا جائز ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَفَكَّرُوا فِي آلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي اللّٰهِ)) ❷

''اللہ کی نعمتوں میں غور وفکر کرو اور اللہ کی ذات میں تفکر نہ کرو۔''

اسی لیے اللہ کی ہر صفت کو جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے بیان کیا ہے، ثابت کرنا اور قبول کرنا واجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ تَعَجُّبًا

---

❶ المستدرك للحاكم: ٤٢.
❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٨٨

وَتَصْدِيقًا لَهُ .

''ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو بھی ایک انگلی پر، درختوں کو بھی ایک انگلی پر، مخلوقات کو بھی ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آپ ﷺ (یہ سن کر) مسکرا پڑے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الزمر: ٦٧]

''اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کا حق تھا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اس یہودی کی باتوں پر تعجب اور تصدیق کرتے ہوئے ہنسے۔ ❶

صفاتِ الٰہیہ

اب ہم اللہ تعالیٰ کی چند صفات کا تذکرہ کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان صورت مبارک ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا)) ❷

''سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔''

اللہ تعالیٰ کا شایان شان چہرہ مبارک ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❶ صحيح البخاري: ٧٤١٤، ٧٤١٥، ٧٤٥١، ٧٥١٣.

❷ صحيح البخاري: ٣٣٢٦۔ صحيح مسلم: ٢٨.

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝ ﴾

[الرحمن: ٢٦، ٢٧]

''زمین پر جو کچھ بھی ہے، سب فنا ہونے والا ہے اور تیرے رب کا چہرہ؛ جو عظمت اور عزت والا ہے، باقی رہ جائے گا۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ﴾ [القصص: ٨٨]

''اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے، اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ وَيَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ اس کے لائق ہے کہ وہ سوئے، وہ عدل کو قائم رکھتا ہے، ترازو کو جھکاتا اور اٹھاتا (روزی کم اور زیادہ کرتا) ہے، رات کے عمل دن سے پہلے اور دن کے عمل رات سے پہلے اس کی طرف چڑھتے ہیں، اللہ کا پردہ نور ہے، اگر وہ اس پردے کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی چمک اور روشنی جہاں جہاں پہنچے ہر چیز کو جلا دے۔''

❶ صحيح مسلم: ١٧٩ـ صحيح الجامع: ١٨٦٠.

اللہ تعالیٰ کی شایان شان آنکھیں مبارک ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا﴾ [هود: ۳۷]

''اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنائیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۝﴾ [طه: ۳۹]

''اور (اے موسیٰ) میں نے آپ پر اپنی خاص محبت اور مقبولیت ڈال دی ہے تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَبِيّ إِلَّا وَقَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ)) ❶

''ہر نبی نے اپنی امت کو جھوٹے اور اعور دجال سے ڈرایا ہے، خبردار! بے شک دجال اعور (آنکھ سے کانا) ہے اور تمہارا رب اعور نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہاتھ مبارک ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاۤ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝﴾ [ص: ۷۵]

❶ صحيح البخاري: ۷٤۰۸۔ صحيح مسلم: ۱۰۱۔ سنن أبي داود: ٤۳۱٦۔ سنن الترمذي: ۲۲٤٥.

''اے ابلیس! تجھے آدم کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو گھمنڈ میں آگیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ إِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ)) ❶

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے ہاتھ سے لکھ کر رکھ لیا کہ بلاشبہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔''

اور سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا)) ❷

''بلاشبہ انصاف کرنے والے عزت وجلالت والے رحمٰن کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے، جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل وعیال میں انصاف کرتے ہیں اور کوتاہی نہیں کرتے اور اللہ رب العزت کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان مٹھی مبارک ہے:

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

❶ صحيح البخاري: ٣١٩٤، ٧٤٠٤، ٧٤٢٢، ٧٤٥٣۔ صحيح مسلم: ٦٩٠٣۔ صحيح الجامع: ١٨٠٣۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٢٩.

❷ صحيح مسلم: ١٨٢٧۔ سنن النسائي: ٥٣٧٩۔ صحيح ابن حبان: ٤٤٨٤، ٤٤٨٥۔ مسند أحمد: ٦٤٩٢.

﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾

[الزمر: ٦٧]

''اوران لوگوں نے جیسی اللہ کی قدر کرنی چاہیے تھی نہیں کی، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْأَرْضِ، جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَالِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحُزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطِّيِّبُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جس میں پوری زمین سے مٹی لی، چنانچہ آدم کی اولاد مٹی کے اوصاف کی طرح ہی پیدا ہوئی۔ کسی کا سرخ رنگ، کسی کا سفید اور کسی کا سیاہ اور کچھ ملے ہوئے رنگ کے پیدا ہوئے، ان میں سے کچھ ہشاش بشاش، کچھ غمگین اور کچھ خبیث اور کچھ پاک صفت اور کچھ ملی ہوئی صفات والے پیدا ہوئے۔''

اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان انگلیاں مبارک ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ شَاءَ)) ❷

''بلاشبہ آدم کی تمام اولاد کے دل ایک دل کی طرح اللہ جل شانہ کی دو انگلیوں

❶ صحيح الجامع: ١٧٥٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٣٠ .

❷ صحيح الجامع: ٢١٤١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٨٩ .

کے درمیان ہیں، وہ انہیں جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں نہایت ہی اچھی صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ رَبِّ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ)) ❶

''اے محمد! میں نے کہا: میرے رب! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ نے فرمایا: فرشتے کس چیز میں جھگڑا کر رہے تھے؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ جل شانہ نے اپنی ہتھیلی مبارک کو میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا......''

اللہ تعالیٰ کے شایان شان حقو مبارک ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَاكَ......)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوئے تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر رحمان کے ''حقو'' کو پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں جو تجھ کو جوڑے میں بھی اس کو جوڑوں اور جو تجھ کو توڑے میں بھی اس کو توڑوں؟ تو رحم نے عرض کیا: ہاں اے میرے رب۔ تو اللہ

❶ سنن الترمذی: ۳۲۳۵. ❷ صحیح البخاری: ۴۸۳۰.

تعالیٰ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔"

نوٹ:......عربی زبان میں "حقو" اس مقام کو کہتے ہیں جہاں ازار باندھتے ہیں۔ چنانچہ رحم؛ رحمان سے ہی مشتق ہے (یعنی اسی کی ایک شاخ ہے) اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے جیسا بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے۔ اس لیے عرب لوگ کہتے ہیں:

"عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ"

"میں نے فلاں کی پناہ لی۔"

اللہ تعالیٰ کی شایان شان پنڈلی مبارک ہے:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا سُمْعَةً وَرِيَاءً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ وَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ)) ❶

"قیامت کے روز ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی سے پردہ ہٹائے گا، تو ہر ایک مومن مرد اور عورت سجدے میں گر جائیں گے اور باقی وہ لوگ رہ جائیں جو دنیا میں ریاکاری اور دِکھلاوے کے لیے سجدہ کرتے تھے، چنانچہ وہ سجدے میں جائیں گے تو ان کی کمر تختہ بن جائے گی اور جب وہ سجدہ کرنے لگیں گے تو پچھلی طرف گر جائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے شایان شان قدم مبارک ہیں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ،

---

❶ صحيح البخاري: ٤٩١٩.

فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ)) ❶

''جب جہنمیوں کو آگ میں پھینکا جائے گا تو جہنم کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے قدم اس پر رکھے گا تو جہنم کہے گی: بس بس۔''

اللہ تعالیٰ مستوی علی العرش ہے:

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش پر مستوی ہے اور اس کا علم وقدرت ہر جگہ موجود ہے، جیسا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ [طه : ٥]

''جو رحمٰن ہے وہ عرش پر قائم ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ﴾ [الأعراف: ٥٤]

''بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھے روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ أَعْجَمِيَّةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: عَلَيَّ رَقَبَةٌ فَهَلْ تُجْزِي هٰذِهِ عَنِّي، فَقَالَ: ((أَيْنَ اللّٰهُ؟)) فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) ❷

''نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ ایک سیاہ فام لونڈی تھی، اس شخص نے کہا: میرے ذمے ایک گردن آزاد کرنا ہے، کیا یہ لونڈی مجھے کفایت

❶ صحيح البخاري: ٤٨٤٨، ٤٨٤٩، ٧٤٤٩۔ صحيح مسلم: ٢٧.

❷ صحيح مسلم: ٥٣٧۔ سنن أبي داود: ٩٣٠۔ سنن النسائي: ١٢١٨.

کر جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے اس لونڈی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے (اس شخص سے) فرمایا: اس کو آزاد کر دے، یقیناً یہ مومنہ ہے۔"

اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يُقِرَّ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى الْعَرْشِ فَقَدْ كَفَرَ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ" ❶

"جس شخص نے اس بات کا اقرار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے؛ اس نے کفر کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "رحمٰن عرش پر مستوی ہے" اور اس کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے۔"

(2) توحید ربوبیت

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هُوَ تَوْحِيْدُ اللّٰهِ بِأَفْعَالِهِ"

"اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو تمام افعال میں یکتا وتنہا تسلیم کرنا ہے۔"

اور بعض اہلِ علم فرماتے ہیں:

"هُوَ الِاعْتِقَادُ الْجَازِمُ بِأَنَّ اللّٰهَ وَحْدَهُ هُوَ الْخَالِقُ الْمَالِكُ الْقَادِرُ الْمُدَبِّرُ الرَّبُّ الرَّازِقُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ"

"توحید ربوبیت اس پختہ اعتقاد ویقین کا نام ہے کہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہر

❶ الفقه الأبسط، ص: ٤٩۔ شرح الفقه الأبسط للسمرقندی، ص: ١٧۔ كتاب العرش: ٢/ ١٧٨۔ مجموع الفتاوی: ٥/ ٤٨۔ العلو للذهبی، ص: ١٠١.

چیز کا خالق و مالک اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا، ہر چیز کی تدبیر کرنے والا، پالنے والا، رزق دینے والا، عزت و ذلت دینے والا، زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے۔"

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید ربوبیت پر ایمان لانے کے بارے میں بے شمار دلائل پیش کیے ہیں، جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ﴾ [الزمر: ٦٢]

"اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاأَلُوْنَ، حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ)) ❶

"لوگ (طرح طرح کے) سوال کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ سو جو شخص ایسا وسوسہ محسوس کرے تو وہ فوراً کہہ دے: آمَنْتُ بِاللّٰهِ "میں اللہ پر ایمان لایا۔"

اور ایک روایت میں آتا ہے کہ:

((فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ)) ❷

وہ "اعوذ باللہ" پڑھے اور ایسا سوچنے سے رُک جائے۔

❶ صحيح البخاري: ٣١٠٢ـ صحيح مسلم: ٣٤١ـ سنن أبي داود: ٤٧٢١ .

❷ صحيح البخاري: ٣٢٧٦ـ صحيح مسلم: ١٣٤ .

ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۟ۙ ﴾ [الملك: ١]

''بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۟ ﴾ [یس: ٨٣]

''پاک ہے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی کامل بادشاہی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

ہر چیز کا رازق صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ﴾ [هود: ٦]

''اور زمین میں جو کوئی بھی چلنے والا جاندار ہے، اس کا رِزق اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔''

ہر چیز کا رب صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ ﴾ [الفاتحة: ١]

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ ﴾ [الأعراف: ٥٤]

''بہت برکت والا ہے اللہ، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔''

ہر چیز پر قادر صرف اللہ تعالیٰ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [آل عمران: ۲۹]

''اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَرْجُلِهِمْ فِي الدُّنْيَا ، قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''وہ ذات جو دنیا میں لوگوں کو ان کے قدموں پر چلاتی ہے، وہ اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے چہروں پر چلائے۔''

ہر ایک کی فریاد سننے والا (غوثِ اعظم) صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [النمل: ٦٢]

''کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اللہ بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

ہر ایک کو اولاد دینے والا (داتا) صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا

❶ صحيح الجامع: ٦٨٧.

وَ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ۝ ﴾ [الشوری: ۴۹، ۵۰]

''آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے، یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والے اور کامل قدرت والا ہے۔''

ہر ایک کو خزانہ دینے والا (گنج بخش) صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ ﴾

[المنافقون: ۷]

''اور آسمان وزمین کے کل خزانے اللہ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔''

سب کو نوازنے والا (غریب نواز) صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ ﴾

[الفاطر: ۱۵]

''اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز (ہے اور) خوبیوں والا ہے۔''

ہر چیز کو جاننے والا صرف اللہ ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ﴾ [المائدۃ: ۹۷]

''بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

ہر چیز کو دیکھنے والا صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ ﴾ [آل عمران: ۵]

''بے شک اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ زمین میں چھپی رہتی ہے اور نہ آسمان میں۔''

ہر چیز کی نگرانی ونگہبانی اور احاطہ کرنے والا صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ﴾ [هود: ۱۲]

''اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ ﴾ [هود: ۵۷]

''بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ ﴾ [النساء: ۱۲۶]

''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خوب احاطہ کرنے والا ہے۔''

مشکل کشا اور نجات دینے والا صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ﴾ [یونس: ۱۰۷]

''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾﴾ [لقمان: ٣٢]

''اور جب کوئی موج انہیں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے تو اللہ کو پکارتے ہیں، اس حال میں کہ دین کو اس کے لیے خالص کرنے والے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو ان میں سے کچھ ہی سیدھی راہ پر قائم رہنے والے ہیں اور ہماری آیات کا انکار ہر ایسا شخص ہی کرتا ہے جو نہایت عہد توڑنے والا، بے حد ناشکرا ہو۔''

سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اللہ کے رسول ﷺ نے چار مردوں (عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح) اور دو عورتوں کے علاوہ ہر ایک کو امن دے دیا۔ عکرمہ بن ابی جہل کشتی پر سوار ہوا تو طوفان نے اسے آگھیرا، کشتی والے کہنے لگے: خلوصِ دل کے ساتھ اللہ سے دعا مانگو، یقیناً یہاں تمہارے معبود تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ جب عکرمہ نے یہ سنا تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! اگر سمندر میں صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے تو خشکی میں بھی وہی بچا سکتا ہے۔ اے اللہ! میرا تجھ سے وعدہ رہا اگر تو نے مجھے اس طوفان سے بچا دیا تو میں محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا اور اس کو معاف کرنے والا اور کریم پاؤں گا۔ چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔'' [1]

ہدایت دینے والا صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۴﴾﴾

[إبراهيم: ٤]

[1] سنن النسائي: ٤٠٦٧ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٢٣ .

''پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

جو چاہے کرنے والا (یعنی مختارِ کل) صرف اللہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴾ [الحج: ١٤]

''یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ کر لے، اسے کر کے رہتا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴾ [البروج: ١٦]

''وہ جو چاہتا ہے، اسے کر گزرنے والا ہے۔''

زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ﴾ [المائدة: ١٧]

''پس آپ کہہ دیجیے کہ اگر وہ مسیح ابن مریم اور اس کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟

اسی طرح فرمایا:

﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ [الملك: ٢٨]

''آپ کہہ دیجیے: اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے، بہر صورت یہ تو بتاؤ کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾﴾

[الحاقة: ٤٤۔٤٧]

''اور اگر وہ ہم پر کوئی بھی بات بنالیتا، تو البتہ ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے، پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے، پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔''

عزت اور ذلت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ﴾

[آل عمران: ٢٦]

''آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔''

بخشنا اور عذاب دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾﴾ [الفتح: ١٤]

''زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

(3) توحید الوہیت

توحید الوہیت کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"هُوَ تَوْحِيْدُ اللّٰهِ بِأَفْعَالِ الْعِبَادِ"

''مخلوق کی تمام عبادات کا یکتا وتنہا اللہ تعالیٰ کو مستحق ماننا توحید الوہیت ہے۔''

اور بعض اہلِ علم اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"هُوَ الِاعْتِقَادُ الْجَازِمُ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْإِلٰهُ الْحَقُّ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُهُ وَكُلُّ مَعْبُوْدٍ سِوَاهُ بَاطِلٌ وَإِفْرَادُهُ بِجَمِيْعِ الْعِبَادَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ كَالدُّعَاءِ وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَالتَّوَكُّلِ وَالرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالْخُشُوْعِ وَالْإِنَابَةِ وَالِاسْتِعَانَةِ وَالْاِسْتِغَاثَةِ وَالنَّذْرِ وَالذَّبْحِ"

''توحید الوہیت اس پختہ اعتقاد ویقین کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں، اور اس کے علاوہ تمام معبود باطل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمام ظاہری، باطنی عبادات کے لائق ہیں۔ جیسا کہ دعا، خوف، امید، توکل، رغبت، ڈر، خشیت، رجوع، مدد طلبی، پناہ طلبی فریاد کرنا، نذر ماننا، قربانی کرنا۔''

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ ﴾ [الذاريات: ٥٦]

''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ [البقرة: ٢١]

''اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرلو۔''

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت کی تعریف میں مذکور اشیاء کے عبادت ہونے اور انہیں اللہ کے لیے خاص کرنے کے بارے میں دلائل پیش کیے ہیں جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

دعا کرنا اور پکارنا:

دعا صرف اللہ سے کرنی چاہیے اور اسے ہی پکارنا چاہیے اور دعا و پکار عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰ ﴾ [المؤمن:۶۰]

''تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

خوف کرنا اور ڈرنا:

خوف صرف اللہ سے کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی سے خوف نہیں کرنا چاہیے اور خوفِ الٰہی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷۵ ﴾ [آل عمرن: ۱۷۵]

''پس تم انسانوں سے نہ ڈرنا، اور مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔''

امید کرنا:

امید صرف اللہ سے کرنی چاہیے اور اس کے علاوہ کسی سے امید نہیں کرنی چاہیے۔ اُمید

کرنا بھی عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝۱۱۰ ﴾ [الكهف: ١١٠]

''پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔''

توکل کرنا:

توکل صرف اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی پر توکل نہیں کرنا چاہیے۔ توکل کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۳ ﴾ [المائدة: ٢٣]

''اور اللہ پر بھروسہ (توکل) رکھو، اگر تم مومن ہو۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾ [الطلاق: ٣]

''اور جو اللہ پر بھروسہ کرے، اس کے لیے وہ کافی ہے۔''

رغبت کرنا اور خشوع اختیار کرنا:

رغبت صرف اللہ کی طرف کرنی چاہیے اور جھکنا بھی اسی کے سامنے چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کی طرف رغبت کرنا اور کسی کے سامنے جھکنا نہیں چاہیے۔ رغبت کرنا اور جھکنا بھی عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰ ﴾ [الأنبياء: ٩٠]

''یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔''

خشیت اور خوف اختیار کرنا:

خشیت، قلبی خوف کو کہتے ہیں اور یہ صرف اللہ کا ہی ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کا خوف دل میں نہیں ہونا چاہیے۔ خشیت اختیار کرنا عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ﴾ [البقرة:١٥٠]

''تم ان ظالوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔''

اور فرمایا:

﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾﴾ [ق: ٣٣]

''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔''

لوٹنا اور رجوع کرنا:

اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اللہ ہی کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا معافی کا سبب نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی طرف لوٹنا اور رجوع کرنا عبادت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ﴾ [الزمر: ٥٤]

''اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اس کے۔''

مدد طلب کرنا:

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے، کیونکہ مدد طلب کرنا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿٥﴾﴾ [الفاتحة: ٥]

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ)) ❶

"جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔"

پناہ طلب کرنا:

پناہ صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے اور پناہ طلب کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴾ [الناس: ۱، ۲]

"کہو: میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ (اللہ) کی۔"

فریاد کرنا:

فریاد صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور فریاد کرنا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ [الأنفال: ۹]

"(اس وقت کو یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی۔"

نذر ماننا:

نذر صرف اللہ کے لیے ماننی چاہیے اور نذر ماننا عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝﴾ [الدهر: ۷]

"(نیک وہ لوگ ہیں) جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا

❶ صحيح الجامع: ۷۹۵۷.

یَعْصِہِ)) ❶

''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اس کو پورا کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے پس اسے چاہیے کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔''

نماز پڑھنا اور قربانی کرنا:

نماز اور قربانی صرف اللہ کے لیے ہی ہونی چاہیے اور نماز و قربانی عبادت ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ [الأنعام: ١٦٢، ١٦٣]

''کہو! میری نماز میرے تمام مراسم عبودیت (قربانی) میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) ❷

''جس نے کسی غیر اللہ کے تقرب کے لیے جانور ذبح کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

((مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ)) ❸

''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے ذبح کیا پس اس نے شرک کیا۔''

---

❶ صحیح البخاری: ٦٧٠٠، ٦٦٩٦۔ صحیح الجامع: ٦٥٦٥.

❷ صحیح الجامع: ٥١١٢.

❸ صحیح مسلم: ١٥٦٧.

لا اِلٰہ اِلا اللہ کے فضائل

آسمان و زمین کے چلتے ہوئے اتنے بڑے نظام کو دیکھ کر عقل یہ سوال کرتی ہے کہ سورج کو طلوع وغروب کرنے والی، چاند کو چمکانے والی، بغیر کسی ستون کے آسمانی چھت کو کھڑا کرنے والی، پھر اس کو ستاروں سے سجانے والی، ہواؤں کو چلانے والی، بادلوں کو برسانے والی۔ پرندوں کو چہکانے والی، پھولوں کو مہکانے والی، آگ کو دہکانے والی، زمین سے رنگا رنگ فصلیں، پودے اور درخت اُگانے والی ذات آخر کون سی ہے؟ جس کا ایک ہی جواب آتا ہے کہ یہ سب کرنے والی صرف ایک وہی ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یکتا و لاشریک ہے۔

رب تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی وحدانیت کا اقرار درحقیقت ''لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کا تقاضا اور اس کی عملی تصویر ہے۔ زبان سے اقرارِ توحید کرنے کے ساتھ قلب وعمل سے اس کو ماننا اور اس کے تمام تر تقاضوں کو نبھانا ہی اصل مقصود ہے۔ اور جب زبان و دِل دونوں ہی اس کلمے کو ماننے والے بن جائیں تو پھر یہ چند لفظی کلمے کو فقط پڑھنے سے ہی بندے کے نامہ اعمال میں بے حساب اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کلمے کے فضائل کو بیان کرتے ہیں۔

1 ...... ایمان کی سب سے افضل شاخ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ: أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) [1]

''ایمان کی ستر (70) سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ان میں سے افضل شاخ ''لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کہنا ہے۔''

اسلاف کرام رحمہم اللہ کے نزدیک ایمان سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اقرار ہو، دِل سے

[1] سنن أبي داود: ٤٦٧٦۔ صحيح الجامع: ٢٨٠٠ .

حقیقی تصدیق ہو اور اعضائے جسمانی کے ذریعے عمل کا بھی اہتمام کیا جائے۔ جب زبان سے ایمان کا اقرار ہو جائے گا تو بندہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے گا، پھر جب دِل سے حقیقی طور پر خلوص سے اس کو سچا مانے گا تو اس کا ایمان مضبوط ہو جائے گا اور جب اس سے بھی بڑھ کر اعمال کا اہتمام کرنے لگے گا تو اس کا ایمان کامل ہوتا جائے گا۔ اس حدیث مبارکہ میں ایمان کی افضل شاخ کا ذکر ہوا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ گویا جو شخص اس کلمے کا اقرار و تصدیق کرتا ہے اور پھر اس کے تقاضے پورے کرتا ہے تو وہ ایمان کے درجۂ کمال پر فائز ہو جاتا ہے۔

2...... سب سے افضل دُعا اور ذِکر

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الدُّعَاءِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❶

''سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا لا الٰہ الا اللہ ہے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❷

''سب سے زیادہ فضیلت والا ذِکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔''

بلاشبہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں رحمت و برکت کا باعث ہیں لیکن لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت اور برکات سب سے زیادہ ہیں۔ اسی بناء پر اس کلمہ طیبہ کو سب سے زیادہ فضیلت کی حامل دُعا اور ذِکر قرار دیا گیا ہے۔

3...... تمام نیکیوں سے افضل نیکی

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی

❶ شعب الإيمان للبيهقي: ٤٠٦١.

❷ سنن الترمذي: ٣٣٨٣۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٠٠۔ صحيح الجامع: ١١٠٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٤٩٧.

وصیت کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا))

”جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس (گناہ) کو مٹا دے گی۔“

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ”لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ“ پڑھنا بھی نیکی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ)) ❶

”یہ تو تمام نیکیوں سے افضل ہے۔“

4.....صدقے کی ایک صورت

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ)) ❷

”ہر تہلیل صدقہ ہے۔“

تہلیل سے مراد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھنا ہے۔یعنی جتنا زیادہ یہ کلمہ پڑھو گے اتنا ہی زیادہ صدقے کا اجر وثواب حاصل کرتے جاؤ گے۔

5.....مصائب سے نجات

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِهِ أَصَابَهُ قَبْلَ ذَالِكَ مَا أَصَابَهُ)) ❸

---

❶ مسند أحمد: ٢١٤٨٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٧٣ .

❷ صحيح مسلم: ٧٢٠ .

❸ شعب الإيمان للبيهقي: ٩٦ ـ صحيح الجامع: ٦٤٣٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٩٣٢ .

”جس نے لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھا، تو یہ کلمہ ایک دن اس کو آفات و مصائب سے (بچنے میں) فائدہ دے گا اس سے پہلے جو ہو چکا ہو گا۔“

اس حدیث مبارکہ کے شارحین نے دو طرح کے مفہوم مراد لیے ہیں:

ایک تو یہ ہے کہ اس حدیث میں مذکور لفظ ”دھــــــر“ سے مراد دنیوی زندگی ہے۔ اس صورت میں اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہو گا کہ جو بندہ لا اِلٰہ الا اللہ پڑھے گا، اسے اس کی زندگی کے اس دِن میں یہ کلمہ فائدہ پہنچائے گا جس دِن اس نے پڑھا ہو گا۔ وہ فائدہ یہ ہو گا کہ کلمہ پڑھنے کے بعد دِن کے باقی حصے میں اس کو کوئی تکلیف اور مصیبت نہیں آئے گی۔ البتہ اس دن یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے پہلے اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچ چکی ہو گی، وہ اس کا مقدر اور نصیب ہے، یعنی اس کو تو واپس نہیں کیا جا سکے گا البتہ اس کے بعد والے وقت میں کوئی پریشانی نہیں آئے گی۔

دوسرا یہ ہے کہ لفظ ”دھــــــر“ سے مراد آخرت کی زندگی کا وہ حصہ ہے جو انسان اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی سزا پانے کے لیے جہنم میں گزارے گا۔ اس صورت میں اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہو گا کہ بندہ جب اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہا ہو گا تو تب دُنیا میں جو اس نے لا اِلٰہ الا اللہ پڑھا ہو گا؛ وہ کام آئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس پر رحم فرمائے گا اور اس کو جہنم سے نکال لے گا۔ اور اس سے پہلے جو وہ سزا بھگت چکا ہو گا؛ وہ اس کا نصیب اور مقدر ہو گا، لیکن اس کے بعد اسے بس راحت اور انعام ہی ملے گا۔

ان دونوں مفہوموں میں سے جو بھی مراد لیا جائے؛ وہ فضیلت اور برکت کے اعتبار سے عظیم اور بلند ہے۔ لہٰذا کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان دونوں میں سے جو بھی انعامِ خداوندی مل جائے؛ وہ بلاشبہ انسان کے لیے سعادت وخوش بختی کی ہی بات ہے۔

6...... جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَمَنْ

قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ)) ❶

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ ''لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کا اقرار کرلیں، سو جس نے ''لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کا اقرار کرلیا؛ اس نے میری طرف سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کرلیا، سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو، اور (دِلی معاملات میں) اس کا حساب اللہ پر ہوگا۔''

کسی شخص کے قبولِ اسلام کا ثبوت لا اِلٰہ اِلا اللہ کا اقرار ہے۔ اس اقرار کرنے والے پر مسلمانوں کے احکام جاری ہو جاتے ہیں اور اس کی جان اور مال محفوظ ہو جاتا ہے، یعنی اس سے جنگ کر کے اس کو قتل نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کے مال کو غنیمت کے طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے، بلکہ اسلام اس کے جان و مال کا محافظ بن جاتا ہے۔

اس جملے: ''سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر قبولِ اسلام کے بعد اس شخص سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو جائے کہ جو قابلِ حد ہو، تو اس صورت میں اسلام اس کی جان اور مال میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے، مثلاً اگر اس نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو اسلامی قانون کے مطابق قصاص میں اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر اس نے کسی کا مال چوری کر لیا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ مال میں تصرف کی صورت زکاۃ کی وصولی یا کسی دِیت کی ادائیگی وغیرہ ہے۔

7...... شیطان سے نجات کا وظیفہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَالِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ)) ❷

''یہ کلمہ اس شخص کے لیے اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن

❶ صحيح مسلم: ٢٠.

❷ صحيح البخاري: ٣٢٩٣- صحيح مسلم: ٢٦٩١.

جائے گا۔‘‘

معلوم ہوا کہ جو شخص زبان پر کلمہ طیبہ کا وِرد رکھتا ہے، وہ شیطانی حملوں، وسوسوں اور چالوں سے محفوظ رہتا ہے۔

8...... اسلام کا مضبوط کڑا

سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور امام ضحاک رحمہ اللہ اس آیت:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٥٦]

’’جو شخص طاغوت کا انکار کرے گا اور اللہ پر ایمان لائے گا، تو یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو ٹوٹنے والا نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔‘‘

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ’’لا اِلٰہ اِلا اللہ‘‘ ہے۔ [1]

9...... گناہوں کا خاتمہ

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((هَلِّلِي مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ فَإِنَّهَا لَا تَمُرُّ عَلَى ذَنْبٍ إِلَّا مَحَتْهُ)) [2]

’’سو مرتبہ لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھا کر، یقیناً تجھ سے جو بھی گناہ سرزد ہوگا؛ یہ کلمہ اس گناہ کو مٹا دے گا۔‘‘

10...... سب سے سبقت لے جانے والا عمل

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((إِنَّكِ إِنْ هَلَّلْتِ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَسْبِقْهَا عَمَلٌ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَهَا

[1] تفسیر ابن کثیر: ١/ ٦٨٤.

[2] المعجم الأوسط للطبرانی: ٤٢٢٣.

ذَنْبٌ)) ❶

''یقیناً اگر تو سومرتبہ لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھے گی؛ تو نہ کوئی عمل اس سے آگے بڑھے گا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی رہے گا۔''

11...... زمین وآسمان بھرنے کے برابر نیکیاں

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) ❷

''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ زمین وآسمان کے درمیان جتنا بھی خلا ہے؛ اس کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔''

سبحان اللہ! کس قدر مختصر سا کلمہ ہے اور کتنی بڑی فضیلت کا حامل ہے۔ روزِ قیامت جب انسان کو نجات کے لیے ایک ایک نیکی کی اشد ضرورت ہوگی؛ اندازہ کیجیے کہ تب اس کلمے کے ذریعے کمائی ہوئی نیکیاں کتنی کام آئیں گی؟! لہٰذا آج مہلت بھی ہے اور سہولت بھی، ہم اگر ذرا سا اہتمام کریں تو بآسانی یہ کلمہ سینکڑوں بار پڑھ سکتے ہیں۔ اگر دن میں کم از کم ایک سو بار بھی پڑھ لیا جائے تو انسان کے نامہ اعمال میں زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو سو مرتبہ بھرنے کے برابر نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ یہ میرے اللہ کا اپنے پیارے بندوں پر خاص فضل اور عنایت ہے!

12...... قیامت کی ہولناکیوں سے نجات

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ، مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا، وَمَاتَ عَلٰى ذَالِكَ)) ❸

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٤٣٨.

❷ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩٩٢٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣١٦.

❸ مسند أحمد: ١٢٨٢٤.

''اے محمد! مخلوقِ خدا میں سے اپنی اُمت کے ہر اس شخص کو (جنت میں) لے جایئے جس نے ایک دِن بھی خلوصِ دِل کے ساتھ لا اِلٰہ اِلا اللہ کی گواہی دی ہو اور اسی عقیدے پر اس کو موت آئی ہو۔''

13...... آسمانی دروازے کھل جاتے ہیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا قَالَ عَبْدٌ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ ، مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)) ❶

''جو بھی بندہ جب بھی خلوصِ دِل سے لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔''

یعنی اس فضیلت کا حق دار وہ بنتا ہے جو صدق وخلوص کے ساتھ یہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔

14...... شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا حصول

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ)) ❷

''روزِ قیامت میری شفاعت کو حاصل کرنے والا تمام لوگوں سے بڑا سعادت مند وہ ہوگا جس نے خلوصِ دِل کے ساتھ لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھا ہوگا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((شَفَاعَتِي لِمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا ، يُصَدِّقُ قَلْبُهُ

❶ سنن الترمذی: ٣٥٩٠۔ صحیح الجامع: ٥٦٤٨.

❷ صحیح البخاری: ٩٩.

لِسَانَهُ، وَلِسَانَهُ قَلْبَهُ)) ❶

''میری شفاعت اس کو حاصل ہوگی جس نے ایسے خلوص کے ساتھ لا اِلٰہ اِلا اللہ پڑھا ہوگا کہ اس کا دِل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو اور اس کی زبان اس کے دِل کی تصدیق کرتا ہو۔''

روزِ قیامت ہم گناہ گاروں کی نجات کے لیے پیارے پیغمبر ﷺ کی شفاعت سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکے گی؟! یقیناً اس سعادت کے لیے ہر ہر شخص شدید خواہشمند بھی ہوگا اور بہت بیتاب بھی۔ اور اس کے حصول کا نبی ﷺ نے طریقہ بھی بتلا دیا ہے، دیکھئے کس قدر آسان اور مختصر سا طریقہ ہے۔ فرمایا کہ خلوصِ دِل کے ساتھ ''لا اِلٰہ اِلا اللہ'' پڑھ لو: تمہیں میری شفاعت نصیب ہو جائے گی۔

خلوصِ دِل کے ساتھ پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اقرارِ توحید میں کسی قسم کا شک و شبہ اور اضطراب نہ ہو اور پھر صرف خالی اقرار پر ہی اکتفا نہ کر لیا جائے بلکہ اس کلمے کے تقاضے بھی پورے کیے جائیں اور اس کے مطابق اعمال کو بجا لایا جائے۔

15...... جہنم کی آگ سے نجات

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) ❷

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس پر (جہنم کی) آگ کو حرام فرما دیا۔''

16...... جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ مسند أحمد: ٨٠٧٠.
❷ صحيح مسلم: ٢٩.

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ ، فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)) ❶

''تم میں سے جو بھی شخص وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح وضوء کرتا ہے، پھر وہ یہ کلمہ پڑھتا ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ.

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دِیے جاتے ہیں، وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

17 ...... دخولِ جنت کا باعث

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''جس نے خلوصِ دِل کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

18 ...... وجوبِ جنت کا باعث

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ❸

''جس نے خلوصِ دِل کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اس کے لیے جنت واجب ہو

❶ صحيح مسلم: ٢٣٤.

❷ صحيح ابن حبان: ٢٠٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٥٥.

❸ التوحيد لابن خزيمة: ٢/ ٨٠٨.

جاتی ہیں۔"

19......جہنم سے رہائی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ)) ❶

"جس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دِل میں جو کے دانے کے برابر بھی خیر (یعنی ایمان) ہوگا تو وہ جہنم سے نکل جائے گا، جس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دِل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر (یعنی ایمان) ہوگا تو وہ بھی جہنم سے نکل جائے گا اور جس نے لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس کے دِل میں ذرہ برابر بھی خیر (یعنی ایمان) ہوگا تو وہ جہنم سے نکل جائے گا۔"

20......دونوں جہانوں میں کامیابی

سیدنا طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالمجاز کے بازار میں یہ آوازیں لگاتے ہوئے سنا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، تُفْلِحُوا)) ❷

"اے لوگو! لا إِلٰہ إلا اللہ کہہ دو، فلاح پا جاؤ گے۔"

---

❶ صحيح البخاري: ٤٤ـ صحيح مسلم: ١٩١.

❷ صحيح ابن حبان: ٦٥٦٢.

توحید کے فوائد وثمرات

توحید کے بہت سارے فوائد وثمرات ہیں، ان سب کو احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں، البتہ ہم یہاں صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

① توحید اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیگر شریکوں کی نسبت شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، سو جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک ٹھہرایا تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوگا جسے اس نے (میرا) شریک ٹھہرایا ہوگا۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْقُلُوبِ سُرُورٌ وَلَا لَذَّةٌ تَامَّةٌ إِلَّا فِي مَحَبَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّهُ وَلَا تُمْكِنُ مَحَبَّتُهُ اللّٰهِ إِلَّا بِالْإِعْرَاضِ عَنْ كُلِّ مَحْبُوبٍ سِوَاهُ وَهٰذَا حَقِيقَةُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ❷

''دلوں کو سرور اور کامل لذت صرف محبتِ الٰہی اور تقربِ الٰہی کے ہی ذریعے ملتی ہے اور یہ ان امور کو اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو پسند ہیں، اور اللہ کی محبت اسی صورت میں مکمل ہوتی ہے کہ اس کے سوا ہر محبوب شے سے منہ موڑ لیا جائے، یہی لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٢٩٨٥. ❷ مجموع الفتاوى: ٢٨/ ٣٢.

② توحید امن وہدایت کی نوید ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۸۲ ﴾ [الأنعام:۸۲]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ شرک کی آمیزش نہیں کی، ان ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

③ توحید گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا)) ❶

''جو بھی جان یقین قلب کے ساتھ گواہی دیتی ہوئی فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَـا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) ❷

''اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر بھی خطائیں لے آئے، لیکن مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت سے تجھے نواز دوں گا۔''

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲۲۷۸.

❷ سنن الترمذي: ۳۵۴۰۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۲۸، ۱۲۷.

④ توحید ہی ایمانی حلاوت کے حصول کا سبب ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلاوَةَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)) ❶

''تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جاتی ہوں وہ ان کی بدولت ایمان کی لذت اور مٹھاس پالے گا: اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے پوری کائنات کے مقابلے میں زیادہ محبت ہو، وہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو اورایمان لانے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اس طرح برا سمجھے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو وہ برا سمجھتا ہے۔''

⑤ توحید شرک سے براءت کا سبب ہے:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا فِي الْوَادِيْ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا يَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ)) ❷

''اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے تو آپ نے ایک آدمی کو یہ گواہی دیتے ہوئے سنا: ''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور

❶ صحيح البخاري: ١٦، ٢١، ٦٠٤١، ٦٩٤١۔ صحيح مسلم: ١٦٣.

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٣٠.

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جوشخص اس بات کی گواہی دیتا ہے وہ شرک سے بری ہوتا ہے۔''

⑥ توحید دنیا وآخرت میں نفع کی ضمانت ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِ يُصِيبُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا أَصَابَهُ)) ❶

''جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، زندگی میں یہ گواہی ضرور نفع دے گی اس سے پہلے جو بھی اسے مصیبت آئی ہو، جو بھی اس سے گناہ ہوا ہو۔''

⑦ توحید؛ شفاعتِ نبوی کا سبب ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ)) ❷

''میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہوگا جس نے دل وجان سے خالص ہو کر یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑧ توحید اللہ کی رضا کا سبب ہے:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ

❶ صحيح الجامع: ٦٤٣٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٩٣٢ .

❷ صحيح البخاري: ٩٩، ٦٥٧٠ .

مَرَّاتٍ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''کوئی بھی مسلمان شخص صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا'' (میں اللہ کو رب، اسلام کو دین حق، اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی فرمائے گا۔''

⑨ توحید جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)) ❷

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا۔''

اور سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((...... فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)) ❸

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو آگ پر حرام قرار دے دیا ہے جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑩ توحید ہی جنت میں داخلے کا سبب ہے:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن الترمذی: ٣٣٨٥۔ سنن أبی داود: ٥٠٧٢۔ سنن ابن ماجہ: ٣٨٧٠.

❷ صحيح البخاری: ١٢٨، ١٣٦٣۔ صحيح مسلم: ١٤١، ١٤٧.

❸ صحيح البخاری: ٤٢٥۔ صحيح مسلم: ٣٣.

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيِّهَا شَاءَ)) ❶

''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، جس عمل پر بھی وہ ہو۔''

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ میری قوم کے کچھ لوگ بھی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَائَكُمْ أَنَّهٗ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''خوش ہو جاؤ اور اپنے پچھلے کو بھی خوشخبری دے دو، جس نے صدق نیت سے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❸

❶ صحيح البخاري: ٣٤٣٥ـ صحيح مسلم: ١٣٩ .

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧١٢ .

❸ صحيح مسلم: ١٣٧ـ صحيح الجامع: ١٠٠٩ .

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص اللہ سے اس حال میں جا ملے کہ اسے ان دونوں باتوں میں کوئی شک نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

''جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

❶ صحیح مسلم:٩٣۔صحیح الجامع:٦٥٥١، ٦٥٥٠۔

دوسرا رکن:

نماز

الصّلٰوۃ (نماز) کا معنی:

الصّلٰوۃ یہ صَلّٰی یُصَلِّی صَلٰوۃً سے اسم مصدر ہے، جس کا مطلب ہے نماز پڑھنا، دعا کرنا، تسبیح کرنا، کسی چیز پر متوجہ ہونا، برکت دینا اور رحمت۔ چنانچہ الصّلٰوۃُ نماز کو کہتے ہیں جو کہ دعا اور تسبیح کا نام ہے جس کو انسان جب قلب لسان کی توجہ کے ساتھ ادا کرتا ہے تو دنیاوی زندگی میں برکت (راحت وسکون) اور آخرت میں رحمتوں کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ❶

نماز کی فرضیت اور اہمیت وفضیلت

نماز دین اسلام کا بنیادی ستون ہے اور اس کی حیثیت اسلام میں ایسے ہی ہے جیسا کہ کسی خیمے کا ستون ہو اور اس کا ستون گرنے سے خیمہ ہی گر جاتا ہے، اسی طرح نماز چھوڑ دینے سے اسلام بھی چھوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ)) ❷

''دین کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔''

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ

❶ نیل الأوطار للشوکانی: ۱/ ۳٦٧۔ المعجم الوسیط، ص: ۵۲۲.

❷ سنن الترمذی: ۲٦۱٦۔ سنن ابن ماجه: ۳۹٧۳.

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَآءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَآءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) ❷

''اللہ عزوجل نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص ان کے حق کو ہلکا جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ انہیں ادا کرتا ہے تو اللہ رب العزت کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرتا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے جنت میں داخل کردے۔''

حتیٰ کہ سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ

---

❶ صحيح البخاري: ٨۔ صحيح مسلم: ١١٣.

❷ سنن النسائي: ٤٦٠۔ سنن أبي داود: ١٤٢٠۔ سنن ابن ماجه: ١٤٠١۔ صحيح الجامع: ٣٢٥٠.

عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))❶

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو اوران کے بستر الگ الگ کر دو۔''

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمان اور کافر میں فرق، نماز چھوڑنا قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ))❷

''بے شک مسلمان اور کافر و مشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔''

اور نماز کی اہمیت کے پیش نظر قیامت کے دن سب سے پہلا سوال بھی اسی کے بارے میں ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ))❸

''یقیناً قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے اس کی نماز کا حساب ہوگا۔ اگر وہ درست نکلی تو کامیاب و کامران ہوگا اور اگر وہ خراب نکلی تو نقصان اٹھائے گا اور خسارہ پائے گا۔''

چنانچہ نمازی آدمی جہاں دنیا میں لذت وراحت اور سکون پاتا ہے وہاں قیامت کو تمام گناہوں سے پاک ہو کر سرخرو ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْأَنَّ نَهْراً بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ

❶ سنن أبي داود: ٤٩٥ ـ سنن الترمذي: ٤٠٧.

❷ صحيح مسلم: ٢٤٢.

❸ سنن الترمذي: ٤١٣ ـ سنن النسائي: ٤٦٤.

مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) ❶

''تمھارا کیا خیال ہے اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اسمیں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کی کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی میل کچیل باقی نہیں رہے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) ❶

''اسی طرح پانچ نمازیں ہیں کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمام گناہ ختم کر دیتا ہیں۔''

نماز کا عملی طریقہ

کسی بھی عبادت کی قبولیت اور اس کے اجر وثواب کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو وگرنہ وہ عبادت مردود (نا قابل قبول) ہوگی۔ چونکہ نماز کے لیے وضوء ضروری ہے، اس لیے پہلے وضوء کا مسنون طریقہ بیان کیا جا رہا ہے۔

وضو کا طریقہ

دِل سے نیت کریں

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) ❷

''عملوں کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

نوٹ:...... نیت قصد اور ارادے کو کہتے ہیں جو کہ دل کی کیفیت ہے لہٰذا نیت کا محل دل ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا درست نہیں۔ ❸

---

❶ صحيح البخاري: ٥٢٨ ـ صحيح مسلم: ١٥٢٢ .

❷ صحيح البخاري: ١ ـ صحيح مسلم: ٤٩٠٤ .

❸ فتح الباري: ١/ ١٦، ١٧ .

بسم اللہ سے وضوء شروع کریں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)) ❶

''جس کا وضوء نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضوء نہیں۔''

دونوں ہاتھ تین بار (پہنچوں تک) دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) ❷

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا۔''

انگلیوں کا خلال کریں:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)) ❸

''جب تو وضوء کرے تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کر۔''

ناک میں پانی چڑھائیں اور جھاڑیں:

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ سنن أبي داود: ١٠١۔ سنن ابن ماجه: ٣٩٩۔ صحيح الجامع: ٧٥١٤.

❷ صحيح البخاري: ١٥٩۔ صحيح مسلم: ٥٣٧.

❸ سنن الترمذي: ٣٩۔ سنن ابن ماجه: ٤٤٧۔ صحيح الجامع: ٤٥٢۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٠٦.

أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ . ❶

''عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک جھاڑی۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی۔ ❷

منہ کو تین بار دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((......ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) ❸

''پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔''

داڑھی کا خلال کریں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ . ❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: مجھے میرے رب عزوجل نے ایسے ہی حکم دیا ہے۔''

ہاتھوں کو تین بار کہنیوں تک دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ صحيح البخاري: ١٥٩ـ صحيح مسلم: ٥٣٧ . ❷ سنن النسائي: ٩١ .
❸ صحيح البخاري: ١٥٩ـ صحيح مسلم: ٥٣٧ . ❹ سنن أبي داود: ٤٦٩٩ .

فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ . ❶

''پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح کہنی تک دھویا۔''

پورے سر، کانوں اور کن پٹی کا مسح کریں

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ . ❷

''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے جا کر اپنے سر کا مسح کیا۔ سر کے شروع سے ابتدا کی، حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر ان کو اسی جگہ واپس لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا۔''

اور سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ وَصُدْغَيْهِ . ❸

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضوء کیا تو پورے سر اور کنپٹیوں کا مسح کیا۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ . ❹

---

❶ صحيح البخاري: : ١٥٩ ـ صحيح مسلم: ٥٣٧ .

❷ صحيح البخاري: ١٨٥ ـ صحيح مسلم: ٥٥٦ .

❸ سنن أبي داود: ١٢٨ ، ١٢٩ . ❹ سنن النسائي: ١٠٢ .

"پھر رسول اللہ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا شہادت کی انگلیوں سے اور بیرونی حصے کا انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔"

پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھوئیں

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)) ❶

"پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئے۔"

پاؤں کو مل کر دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ. ❷

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ وضوء کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلی کے ساتھ ملتے تھے۔"

نوٹ:...... اگر موزے یا جرابیں پہنی ہوں تو ان پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کروایا تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ (میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے موزوں کو پاکی (وضو) کی حالت میں پہنا تھا (اس لیے اتارنے کی ضرورت نہیں)۔ ❸

اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ ❹

❶ صحيح البخاري: ١٥٩ ـ صحيح مسلم: ٥٣٧ .
❷ سنن أبي داود: ١٤٨ .
❸ صحيح البخاري: ٢٠٣ ـ صحيح مسلم: ٦٣١ .
❹ سنن الترمذي: ٩٩ ـ سنن أبي داود: ١٥٩ .

نوٹ:...... مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں ہیں، جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمائی۔ ❶

شرم گاہ والی جگہ پر چھینٹے ماریں

سیدنا حکم بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کے ساتھ شرمگاہ پر چھینٹے مارتے۔ ❷

وضوء کے بعد دعا پڑھیں

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب مکمل وضوء کرے، پھر وضوء سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے:

أَشْهَـدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ اَللّٰهُـمَّ اجْعَـلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ . ❸

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دے اور مجھے پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٦٣٨ .

❷ سنن ابن ماجه: ٤٦١ ـ صحيح الجامع: ٤٦٩٧ .

❸ سنن الترمذي: ٥٥ .

غسل کا مسنون طریقہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ، حَتّٰى إِذَا رَاٰى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. ❶

”جب رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت فرماتے تھے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرم گاہ دھوتے، پھر نماز کی طرح کا وضوء کرتے، اس کے بعد ہاتھوں کی اُنگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے، تین لَپ پانی سر میں ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے، پھر اپنے پاؤں دھو لیتے۔“

تیمّم کا طریقہ

اگر کسی بیماری کے باعث پانی استعمال کرنا نقصان کا باعث ہو یا پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے وضوء کرنا ممکن نہ ہو تو شریعت نے اس صورت میں تیمّم کی رخصت رکھی ہے، جس کا مسنون طریقہ یہ ہے۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا يَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا))، ثُمَّ

❶ صحيح البخاري: ٢٤٨ـ صحيح مسلم: ٣١٦.

ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً، وَ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. ❶

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا تو (دوران سفر) میں جنبی (ناپاک) ہوگیا پھر مجھے پانی بھی نہ ملا تو میں نے مٹی میں اس طرح لیٹنی لے لی جس طرح کوئی چوپایہ (جانور) لیٹنی لیتا ہے۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہی کافی تھا کہ تو اس طرح کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ صرف ایک دفعہ زمین پر مارے، پھر ان دونوں میں پھونکا، پھر بائیں ہتھیلی کو دائیں پر اور دائیں کو بائیں پر اور ان دونوں ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرا۔''

نماز کا مسنون طریقہ

اب بالتفصیل نماز کا مسنون طریقہ ملاحظہ فرمائیں:

دِل سے نیت کرنا:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) ❷

''عملوں (کی قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

نـــوٹ: ...... نیت قصد اور ارادے کو کہتے ہیں جو کہ دل کی کیفیت ہے، اس لیے نیت کا محل دل ہے یعنی دل سے ارادہ کر لینا ہی کافی ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں ہیں اور نہ ہی یہ مشروع ہے۔ ❸

❶ صحيح البخاري: ٣٤٧ ، ٣٣٨۔ صحيح مسلم: ٨١٨، ٨١٩ . .

❷ صحيح البخاري: ١۔ صحيح مسلم: ٤٩٢٧ .

❸ فتح الباري: ١/ ١٦، ١٧ .

قبلہ رُخ ہو کر تکبیر کہنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ)) ❶

''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے مکمل وضوء کر، پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہہ۔''

رفع یدین کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنے میں ہمیں دو طریقے ملتے ہیں:

(1)...... دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھانا۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ (وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ) وَفِي لَفْظٍ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ. ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھایا کرتے تھے (یعنی رفع یدین کیا کرتے تھے) نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت (اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے) اور جب ایک روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد (تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔''

(2)...... دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھانا۔ جیسا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ صحیح البخاری: ۷۹۳۔ صحیح مسلم: ۸۸٦.

❷ صحیح البخاری: ۷۳۵، ۷۳۹۔ صحیح مسلم: ۸٦۲.

كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ [حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ] وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. ❶

"رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین (دونوں ہاتھ اٹھایا) کرتے، یہاں تک کہ کانوں کے برابر یا کانوں کی لَو تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے یا رکوع سے اٹھتے تب بھی کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے۔"

سینے پر ہاتھ باندھنا:

نبی کریم ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے وقت کبھی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی پر، کبھی جوڑ پر، کبھی بازو پر رکھتے، جیسا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ. ❷

"......میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کیا، پھر دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی اور کلائی (گٹ) اور بازو پر رکھا۔"

دعائے استفتاح:

رسول اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو قراءت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموشی سے کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

❶ صحيح البخاري: ٧٣٧۔ صحيح مسلم: ٨٦٥.

❷ سنن النسائي: ٨٨٩۔ سنن أبي داود: ٧٢٦.

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَايَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ . ❶

''اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے، اے میرے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''

اسی طرح آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَیْرُكَ . ❷

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

سورۃ الفاتحہ پڑھنا:

مقتدی اور امام دونوں کے لیے حکم ہے کہ وہ سورت فاتحہ پڑھیں اور تکمیلِ نماز کے لیے یہ بہت ضروری ہے، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ)) ❸

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔''

اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ صحیح البخاري: ٧٤٤۔ صحیح مسلم: ١٣٥٤ .

❷ صحیح مسلم: ٨٩٢ .

❸ صحیح البخاري: ٧٥٦۔ صحیح مسلم: ٨٧٤، ٨٧٥، ٨٧٦ .

كُنَّا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْبِهَا. ❶

''ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے قراءت کی تو آپ کے لیے قراءت کرنا مشکل ہوگیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: لگتا ہے تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہاں ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کرو۔ صرف سورۃ الفاتحہ پڑھا کرو کیونکہ جس شخص نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

اُونچی آواز سے آمین کہنا:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ. ❷

''جب رسول اللہ ﷺ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھتے تو بلند آواز کے ساتھ آمین کہتے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❸

---

❶ سنن أبي داود: ٨٢٣۔ سنن الترمذي: ٣١١.

❷ سنن أبي داود: ٩٣٢۔ سنن الترمذي: ٢٤٨.

❸ صحيح البخاري: ٧٨٢۔ صحيح مسلم: ٩١٥.

''جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمِیْن کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے ساتھ موافق ہوگیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔''

سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملانا:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ . [1]

''رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ ایک ایک سورت ملا کر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری رکعت میں اس سے مختصر قراءت کرتے اور کبھی کبھار آپ ہمیں کوئی ایک آیت سنا دیتے تھے اور اسی طرح عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ کیساتھ ایک ایک سورت ملاتے اور صبح کی نماز میں پہلی رکعت لمبی اور دوسری رکعت اس کی نسبت چھوٹی کرتے۔''

❀...... ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا لہٰذا آپ مجھے وہ کلمات سکھلا دیں جو مجھے نماز میں کفایت کر جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کلمات پڑھ لیا کر:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ . [2]

---

[1] صحيح البخاری: ٧٥٩۔ صحيح مسلم: ١٠١٣ .

[2] سنن أبی داود: ٨٣٢۔ سنن النسائی: ٩٢٤ .

''اللہ پاک ہے، سب تعریفیں اسی کی ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ عظیم، بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔''

رکوع کرنا:

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافٰى عَنْ جَنْبَيْهِ . ❶

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ اپنے گھٹنوں کو خوب اچھی طرح پکڑا اور بازوؤں کو کمان کے چلے کی طرح تان لیا اور انھیں پہلوؤں سے الگ رکھا۔''

اور سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوّٰى ظَهْرَهُ حَتّٰى لَوْصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ . ❷

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ رکوع کرتے تو اپنی کمر کو اس طرح سیدھا (برابر) کرتے کہ اگر اس پر پانی انڈیل دیا جائے تو پانی بھی ٹھہر جائے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ . ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اتنا بلند کرتے نہ جھکاتے

❶ سنن أبي داود: ٧٣٤۔ سنن الترمذي: ٢٦٠ . ❷ سنن ابن ماجه: ٨٧٢ .

❸ صحيح مسلم: ١١١٠ .

بلکہ درمیان میں برابر رکھتے۔"

رکوع کی دُعا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رکوع کرتے وقت تین مرتبہ یہ پڑھتے سنا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. ❶

"نہایت پاک ہے میرا رب، بڑی عظمت والا۔"

رکوع سے اٹھنا اور دعا کرنا:

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو صحابہ میں سے ایک آدمی نے یہ دعا پڑھی:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيراً طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ.

"اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہیں تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریفات، پاکیزہ اور جس میں برکت ڈالی گئی ہے۔"

تو آپ ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: کس نے یہ دعا پڑھی ہے؟ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ میں نے پڑھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكاً يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ))

"میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لکھنے میں (ایک دوسرے سے) جلدی کر رہے تھے کہ پہلے ان کلمات کو کون لکھتا ہے۔"

نوٹ:...... سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ امام کے ساتھ مقتدی کے لیے بھی

❶ صحیح مسلم: ۱۸۱۱.

❷ صحیح البخاری: ۷۹۹۔ سنن أبی داود: ۸۵۲۔ سلسلة الأحادیث صحیحه: ۸۰۴.

ضروری ہے۔ ❶

سجدہ کرنا:

سجدہ کرتے وقت مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہیے:

1: امام سے سبقت نہ کی جائے، یعنی اس سے پہلے سجدے کے لیے نہ جھکیں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک اپنی کمر (سجدے کے لیے) نہیں جھکاتا تھا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے۔ ❷

2: زمین پر گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو رکھنا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔ ❸

3: سجدہ سات ہڈیوں پر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔ ❹

4: سجدے میں اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند رکھیں اور اعتدال (اطمینان وسکون) کو لازم پکڑیں۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ اور اپنی کہنیوں کو بلند کر۔ ❺

5: سجدہ کرتے ہوئے ناک اور پیشانی کو ایک ساتھ زمین پر رکھیں، اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں اور ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان

---

❶ صحيح البخاري: ٧٨٩. ❷ صحيح البخاري: ٨١١.

❸ سنن أبي داود: ٨٤٠.

❹ صحيح البخاري: ٨١٢- صحيح مسلم: ١٠٩٨.

❺ صحيح مسلم: ١١٠٤

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر خوب ٹکایا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھا اور اپنی ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھیں۔ ❶

سجدے کی دعائیں:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی'' کہتے۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں یہ دعا کثرت سے پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ . ❸

''تو پاک ہے اے میرے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں میرے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔''

نوٹ: ...... رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا وَإِنِّی نُهِیْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا)) ❹

''خبردار! مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔''

سجدے سے سر اٹھانا:

سجدے سے سر اٹھاتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور سیدھے ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سجدہ کرتے، حتیٰ کہ آپ کے

❶ سنن أبی داود: ٧٣٤۔ سنن الترمذی: ٢٧٠ .

❷ صحیح مسلم: ١٨١٤ .

❸ صحیح البخاری: ٧٩٤ ، ٨١٧۔ صحیح مسلم: ١٠٨٥

❹ صحیح مسلم: ١٠٧٤ .

تمام جوڑ اطمینان کی حالت میں آ جاتے، پھر آپ اَللّٰـهُ أَكْبَرُ کہہ کر سر اٹھاتے، حتیٰ کہ آپ برابر ہو کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ ❶

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا:

دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کے سلسلے میں درج ذیل سنتوں پر عمل ضروری ہے:

(1)...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے تھے۔ ❷

(2)...... ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں، جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ ❸

ایک مسنون طریقہ یہ ہے کہ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں، جیسا کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (تشہد میں) بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنے انگوٹھے کو درمیان والی انگلی پر رکھتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ اپنے گھٹنے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑتے۔ ❹

دعا کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ . ❺

"اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت (حفاظت) میں رکھ، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عنایت کر۔"

---

❶ سنن أبی داود: ٨٥٧ .
❷ صحیح مسلم: ١١١٠ .
❸ صحیح مسلم: ١٣٠٩ .
❹ صحیح مسلم: ١٣٠٨ .
❺ سنن أبی داود: ٨٥٠ ۔ سنن ابن ماجه: ٨٩٨ .

اور ایک روایت میں یہ دعا بھی منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ . ❶

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔''

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر سجدہ کرتے، حتیٰ کہ آپ کے تمام جوڑ اطمینان کی حالت میں ہو جاتے۔ ❷

نوٹ:...... دوسرے سجدے میں انہی چیزوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے جنہیں پہلے سجدے میں کیا تھا۔

دوسرے سجدے سے سر اٹھانا:

دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور دوسری رکعت سے پہلے سکون سے بیٹھنا ہے، جیسا کہ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ ❸

دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونا:

دوسری رکعت کے لیے اٹھنے کی دو صورتیں ہیں:

(1)...... سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو آپ بیٹھ جاتے اور زمین پر اعتماد کرتے (ٹیک لگاتے) ہوئے کھڑے ہوتے۔ ❹

(2)...... سیدنا ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ سجدے سے اٹھتے وقت مٹھیاں بند کرتے جیسے آٹا گوندھنے کے لیے بند کی جاتی ہیں اور اپنے ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھتے۔ میں نے جب (اس کے بارے میں) کہا تو کہنے لگے: میں نے

❶ سنن أبی داود: ٨٧٤۔سنن ابن ماجه: ٨٩٧ .

❷ سنن أبی داود: ٨٥٧ . ❸ سنن أبی داود: ٨٥٧ .

❹ صحیح البخاری: ٨٢٤ .

رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ❶

نوٹ:...... دوسری رکعت میں انہی چیزوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے جنہیں پہلی رکعت میں کیا تھا، سوائے تین چیزوں کے، وہ یہ ہیں:

1...... تکبیر تحریمہ 2...... فاتحہ سے پہلے سکوت 3...... دعائے استفتاح

پہلا تشہد:

پہلے تشہد میں رسولِ اکرم ﷺ کیسے بیٹھا کرتے تھے؟ اس کے متعلق سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ وَنَصَبَ الْيُمْنَىٰ. ❷

''جب آپ ﷺ دو رکعتوں میں (یعنی دو رکعتیں مکمل کر کے) بیٹھتے تو آپ ﷺ بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے۔''

شہادت کی انگلی کو حرکت دینا

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا. ❸

''پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی کو اٹھایا، میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے ہوئے دعا کرتے تھے۔''

دوسرا تشہد:

دوسرے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے تین طریقے ثابت ہیں:

(1)...... بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے سیرین (پیٹھ)

❶ غريب الحديث لابن اسحاق الحربي: ٢/ ٥٢٥.

❷ صحيح البخاري: ٨٢٨. ❸ سنن النسائي: ١٢٦٨.

پر بیٹھ جانا۔ اس کو تَـوَرُّكْ کہتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ آخری رکعت کے بعد تشہد بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو آگے کرتے اور دوسرے کو کھڑا کر دیتے اور اپنی سرین پر بیٹھ جاتے۔ ❶

(2)..... دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھ جانا۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں ران کو زمین کے ساتھ لگاتے اور اپنے دونوں قدموں کو ایک ہی (دائیں) جانب سے نکال لیتے۔ ❷

(3)..... بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران کے درمیان رکھنا اور دائیں پاؤں کو بچھانا۔ جیسا کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب آخری تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور دائیں قدم کو بچھا دیتے۔ ❸

نوٹ:..... مرد اور عورت کے تشہد بیٹھنے کی کیفیت میں (بلکہ پوری نماز میں) کوئی فرق نہیں ہے، جیسا کہ مکحول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَـانَـتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ ، وَكَانَتْ فَقِيْهَةً .

''اُم الدرداء رضی اللہ عنہا نماز میں اس طرح بیٹھتی تھیں جس طرح آدمی بیٹھتا ہے، اور وہ فقیہہ تھیں۔''

تشہد کی دعائیں:

(1)..... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں (تشہد) بیٹھے تو اس کو یہ پڑھنا چاہیے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

❶ صحيح البخاري: ۸۲۸ .

❷ سنن أبي داود: ۹۶۵۔ صحيح ابن حبان: ۱۸۶۷ .

❸ صحيح مسلم: ۱۳۰۷ .

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. ❶

''زبان کی تمام عبادتیں، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم یہ دعا کرو گے تو (سلام) اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(2)...... سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام کہنا سکھلا دیا ہے، ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. ❷

''اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر، یقیناً تو نہایت تعریف کیا گیا بہت بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم پر، یقیناً

❶ صحیح البخاری: ۸۳۱۔ صحیح مسلم: ۸۹۷.

❷ صحیح البخاری: ۳۳۷۰.

تو نہایت تعریف کیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔''

(3)...... سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا دیجیے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . ❶

''اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، لہٰذا تو مجھے اپنی جناب سے مغفرت عنایت فرما۔ اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

(4)...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ . ❷

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ، چٹی (قرض) سے۔''

(5)...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ

❶ صحيح البخاري: ٨٣٤ـ صحيح مسلم: ٦٨٦٩ ، ٦٨٧٠ .

❷ صحيح البخاري: ٨٣٢ـ صحيح مسلم: ١٣٢٥ .

وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. ❶

''اے اللہ! مجھے میرے پہلے اور بعد والے، ظاہری اور مخفی گناہ اور میرے اسراف کو تو معاف کردے۔ اور جو (گناہ) تو مجھ سے (انھیں) زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما) تو اول و آخر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔''

سلام پھیرنا:

سلام پھیرنے کے دو طریقے ہیں:

(1)...... سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھتا تھا، حتیٰ کہ میں آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ لیتا۔ ❷

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (دائیں طرف) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (اور بائیں طرف) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے۔ ❸

(2)...... سیدنا علقمہ بن وائل (اپنے باپ وائل رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ دائیں طرف سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہہ کر پھیرتے اور بائیں طرف سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے ساتھ پھیرتے۔ ❹

❶ صحيح مسلم: ١٨١٢.
❷ صحيح مسلم: ١٣١٥.
❸ صحيح مسلم: ٩٧٠.
❹ سنن أبي داود: ٩٩٧.

تیسرا رکن:

روزہ

صوم (روزے) کی تعریف:

اَلصَّوم کا مطلب ہے رُکنا، ٹھہرنا اور باز رہنا۔ یعنی کھانے پینے اور ناجائز امور سے رُکنا اور باز رہنا۔ روزے کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ دِلی ارادے کے ساتھ صبح سے لے کر مغرب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا۔

روزے کی فرضیت:

ماہِ رمضان کے روزے سن 2 ہجری میں فرض ہوئے۔ اور اس کی فرضیت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دِیا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ ﴾ [البقرة: ١٨٣]

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

روزے کے مراتب

① عمومی روزہ:

پیٹ کو کھانے پینے سے اور شرم گاہ کو شہوت کی تکمیل سے محفوظ رکھنا۔

② خصوصی روزہ:

نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، کانوں اور آنکھوں، حتیٰ کہ تمام اعضائے جسمانی کو گناہوں سے محفوظ رکھنا۔

③ خاص الخاص روزہ:

دِل کو کوتاہ ہمتی سے بچانا اور ان افکار سے محفوظ رکھنا جو اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے والے ہوں اور اسی طرح دِل کو ان تمام امور واشیاء سے دُور رکھنا جو بھی اللہ کے سوا ہیں۔ ❶

روزے کے فضائل

① روزہ افضل ترین عمل ہے:

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ)) ❷

''روزے کا التزام کرو، کیونکہ بلاشبہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''

② روزہ گناہوں کے لیے ڈھال ہے:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّومُ جُنَّةٌ)) ❸

''روزہ (گناہوں سے بچانے کے لیے) ڈھال ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّومُ جُنَّةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ)) ❹

''روزہ اللہ کے عذاب سے (بچانے کے لیے) ڈھال ہے۔''

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ منهاج القاصدين: ٤٤.

❷ سنن النسائي: ٢٢٢٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٩٣٧.

❸ سنن الترمذي: ٢٢٢٤ـ سنن ابن ماجه: ٣٩٧٣ـ صحيح الجامع: ٣٨٦٥.

❹ صحيح الجامع: ٣٨٦٦.

((اَلصَّومُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''روزہ ڈھال ہے، جس کے ذریعے بندہ (جہنم کی) آگ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)) ❷

''روزے (جہنم کی) آگ سے (بچانے کے لیے) ڈھال ہیں، جس طرح کہ تم میں سے کسی کی لڑائی میں بچاؤ کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ النَّارِ)) ❸

''روزے ڈھال اور قلعہ ہیں، جو (جہنم کی) آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَيَصُومُونَ النَّهَارَ لَيْسُوا بِأَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ)) ❹

''اللہ تعالیٰ نے تم پر نیک لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دِن کو روزے رکھتے ہیں، نہ تو وہ گناہ گار ہیں اور نہ ہی بدکار۔''

③ روزہ جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ، وَذَالِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)) ❺

---

❶ صحيح الجامع: ٣٨٦٧. ❷ صحيح الجامع: ٣٨٧٩.

❸ صحيح الجامع: ٣٨٨٠.

❹ صحيح الجامع: ٣٠٩٧ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨١٠.

❺ صحيح الجامع: ٢١٧٠.

''یقیناً ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ ہر رات میں (یعنی روزانہ) ہوتا ہے۔''

④ روزہ فتنوں کا خاتمہ ہے:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِی أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

''آدمی پر اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے ہمسائے کے بارے میں کوئی آزمائش آتی ہے تو اس کی معافی روزے، نماز، صدقے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔''

⑤ رمضان المبارک میں شیطان باندھ دِیے جاتے ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)) ❷

''جب ماہِ رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دِیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ومَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِی مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا

❶ صحيح البخاري: ٥٢٥۔ صحيح مسلم: ١٤٤.
❷ صحيح الجامع: ٥٢٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٠٧.

بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) ❶

''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور روزانہ رات کو ایک آواز لگانے والا یہ آواز لگاتا ہے: اے بھلائی کے متلاشی! آ جا، اور اے برائی کے متلاشی! بس کر جا۔ اور اللہ تعالیٰ جہنم سے (بعض) لوگوں کو آزاد کرتا ہے، اور یہ (رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔''

⑤ روزہ بہترین سفارشی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، فَيُشَفَّعَانِ)) ❷

''قیامت کے دِن روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دِن کے وقت کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، سو تُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، سو تُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

❶ صحيح الجامع: ٧٥٩ـ صحيح الترغيب والترهيب: ٩٩٨ .

❷ مسند أحمد: ٦٦٢٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢٠٣٦ـ صحيح الجامع : ٣٨٨٢ .

⑦ روزہ بے نظیر انعام کا سبب ہے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، لَا يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ ، مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)) ❶

''جنت میں روزے داروں کے لیے ایک دروازہ ہے جس کو ''ریّان'' کہا جاتا ہے، اس سے ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا، سو جب ان کا آخری بندہ (یعنی آخری روزے دار) داخل ہو جائے گا تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ (جنت کے جام) پیئے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

⑧ روزہ جہنم سے دوری کا سبب ہے:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَالِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) ❷

''جو بھی بندہ اللہ کی راہ میں ایک دِن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دِن کی وجہ سے اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال (کی مسافت) تک دُور فرما دیتا ہے۔''

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) ❸

---

❶ سنن النسائی: ٢٢٣٦۔ صحیح الجامع: ٥١٨٤.

❷ صحیح البخاری: ٢٨٤٠۔ صحیح مسلم: ٢٧٠٤.

❸ سنن الترمذی: ١٦٢٤۔ صحیح الجامع: ٦٣٣٣۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٦٣.

''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دِن کا روزہ رکھا، اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان (اتنی بڑی) خندق بنا دیتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔''

⑨ روزہ اسرارِ ربانی ہے اور جنت میں داخلے کا سبب ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ)) ❶

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے، کیونکہ بلاشبہ یہ میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ، فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ)) ❷

''جو شخص (اس حالت میں) آئے گا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہوگا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا، نماز قائم کرتا ہوگا، زکاۃ کی ادائیگی کرتا ہوگا، رمضان کے روزے رکھتا ہوگا اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہوگا، تو یقیناً اس کے لیے جنت ہوگی۔''

⑩ رمضان آسمانی کتابوں کے نزول کا مہینہ ہے:

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْفُرْقَانُ لِأَرْبَعٍ

---

❶ صحیح البخاری: ١٩٠٤۔ صحیح مسلم: ١١٥١ .

❷ مسند أحمد: ٢٣٥٠٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ٣٨٨٦۔صحیح الجامع: ٦١٨٥ .

وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ)) ❶

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان المبارک کی پہلی رات کو نازل ہوئے، تورات چھے رمضان المبارک کو نازل ہوئی، انجیل تیرہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی اور فرقان (قرآنِ کریم) چوبیس رمضان المبارک کو نازل ہوا۔''

رمضان میں لاپروائی کا خمیازہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ: آمِينَ ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأُدْخِلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ: آمِينَ ، قَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ ، قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ: آمِينَ)) ❷

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو (اپنی زندگی میں) پالیا، پھر وہ (ان کی خدمت کیے بغیر ہی) فوت ہوگیا اور (اس کی سزا میں) جہنم میں داخل ہوگیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، (اے نبی!) آپ آمین کہیں۔ سو میں نے آمین کہا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! جس نے ماہِ رمضان کو پالیا، پھر وہ (اس حالت میں) فوت ہوا کہ اس کی مغفرت نہ کی گئی اور اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، آپ آمین کہیں۔ سو میں

❶ صحيح الجامع: ١٤٩٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٥٧٥ .

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠٢٢ ـ صحيح الجامع: ٧٥ .

نے آمین کہا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جس کے پاس آپ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، پھر وہ فوت ہو کر جہنم میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے، آپ آمین کہیں۔ سو میں نے آمین کہہ دیا۔''

روزے کی اقسام

(1) واجب روزے

شریعت نے جن روزوں کو واجب قرار دیا ہے، وہ تین قسم کے ہیں:

① ماہِ رمضان کے روزے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ﴾ [البقرة: ١٨٥]

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت کے واضح دلائل (سے بھرپور) اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے، سو تم میں سے جو بھی اس مہینے میں موجود ہو، اس کو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا

❶ صحیح البخاري: ٨۔ صحیح مسلم: ١١٣.

کوئی معبود نہیں اور بلا شبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔''

② کفارہ کے روزے:

ظہار کے کفارے کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ [المجادلة: ٤]

''پس جو شخص (فدیہ) نہ پائے اس کے ذِمے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا ہے، جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے، یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور منکروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

اسی طرح قسم توڑنے کے کفارے کے متعلق فرمایا:

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ﴾

[المائدة: ٨٩]

''پس جو شخص (فدیہ کی طاقت) نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھ لے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم حلف لیتے ہو۔''

③ نذر کے روزے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذِمے نذر کے روزے تھے، کیا اس کی طرف سے وہ روزے میں رکھ لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَصُوْمِي عَنْ أُمِّكَ)) ❶

''اپنی والدہ کی طرف سے تم روزے رکھو۔''

فضیلت والے روزے

صحیح اور مستند احادیثِ مبارکہ میں جن روزوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان کا اہتمام کثیر اجر وثواب کا باعث بنتا ہے، وہ نو قسم کے ہیں، جو کہ ذیل میں بیان کیے جا رہے ہیں:

❶ شوال کے چھے روزے:

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَالٍ فَذٰلِكَ صيام الدَّهْرِ)) ❷

''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے متصل بعد شوال کے چھے روزے رکھے، تو یہ سارا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔''

❷ ذوالحجہ کے دس اور ہر ماہ میں تین روزے:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. ❸

''چار اعمال ایسے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں: عاشوراء کا روزہ، (ذوالحجہ کے پہلے) دس دن کے روزے، ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور صبح (کی نماز) سے پہلے دو رکعتیں۔''

❶ صحيح البخاري: ١٩٥٣ ـ صحيح مسلم: ٢٦٩١.

❷ صحيح مسلم: ١١٨٤. ❸ سنن النسائي: ٢٤١٥.

❸ ایامِ بیض کے روزے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدَعُ صَوْمَ أَيَّامِ الْبِيضِ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ. ❶

''رسول اللہ ﷺ سفر اور قیام میں ایامِ بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ)) ❷

''اے ابوذر! جب تم مہینے میں تین دن کے روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے رکھا کرو۔''

❹، ❺ یومِ عرفہ اور یومِ عاشوراء کا روزہ:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً، وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً)) ❸

''یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے: ایک گزشتہ سال کا اور ایک آئندہ سال کا اور عاشوراء کا روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے۔''

---

❶ صحيح الجامع: ٤٨٤٨۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٨٠.

❷ سنن الترمذی: ٧٦١۔ صحيح الجامع: ٦٧٣.

❸ مسند أحمد: ٢٢٥٣٥۔ سنن النسائی: ٢٣٨٢۔ سنن أبی داود: ٢٤٢٥۔ سنن ابن ماجه: ١٧٢٠۔ صحيح الجامع: ٣٨٠٦.

❻ ماہِ محرم کے روزے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور ماہِ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ)) ❶

''فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز آدھی رات کے وقت نماز (تہجد) پڑھنا ہے اور ماہِ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)) ❷

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نو (محرم) کا بھی لازماً روزہ رکھوں گا۔''

❼ سوموار اور جمعرات کا روزہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. ❸

''یقیناً رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کا اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ١١٦٣. ❷ صحیح مسلم: ١١٣٤.

❸ سنن الترمذی: ٧٤٥۔ سنن النسائی: ٢٣٦٠۔ سنن ابن ماجه: ١٧٣٩.

((إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ)) ❶

''بلاشبہ ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے دربار میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔''

❽ ایک دن کے وقفے سے روزہ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) ❷

''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن چھوڑا کرتے تھے۔''

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ)) ❸

''ایک دِن کا روزہ رکھا کر اور ایک دِن کا چھوڑا کر، کیونکہ یہ سب سے افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔''

❾ مجاہد فی سبیل اللہ کا روزہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) ❹

---

❶ مسند أحمد: ٨٣٦١۔ صحيح الجامع: ٤٨٠٤.

❷ صحيح البخاري: ٣٤٢٠.

❸ صحيح البخاري: ١٩٧٩۔ صحيح مسلم: ٢٧٣٥.

❹ صحيح البخاري: ٢٨٤٠۔ صحيح مسلم: ٢٧٠٤.

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال تک دُور فرما دیتا ہے۔''

مکروہ روزے

روزے کی جو صورتیں شریعت کی نگاہ میں مکروہ (ناپسندیدہ) ہیں، وہ یہ ہیں:

❶ زندگی بھر روزہ رکھتے رہنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)) ❶

''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔''

یعنی بغیر وقفے اور بغیر ناغہ کیے مسلسل روزے رکھنا مکروہ ہے، بلکہ مذکورہ فرمانِ نبوی ﷺ کے پیشِ نظر ایسا کرنے والا شخص ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ اس سلسلے میں نبی ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کی پیروی نہیں کر رہا ہوتا، جو کہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ طاقت بھی رکھتا ہو اور روزے رکھنے کا بہت زیادہ حریص بھی ہو تو پھر بھی وہ ایک دِن کے ناغے سے روزے رکھے، یعنی ایک دن روزہ رکھے اور ایک دِن چھوڑے۔ اس ہدایتِ نبوی ﷺ سے آگے بڑھنا ثواب کی محرومی کا باعث بن سکتا ہے۔

❷ حجاج کرام کے لیے روزہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔''

واضح رہے کہ یہ ممانعت صرف حجاج کرام کے لیے ہے، جو عرفات میں موجود ہوتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري: ١٩٧٧ـ صحيح مسلم: ٢٧٢٦ .

❷ صحيح البخاري: ١٩٨٨ـ صحيح مسلم: ٢٦٢٧ .

❸ صرف جمعہ اور ہفتہ کا روزہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ)) ❶

''تم جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، ہاں اگر اس سے ایک دن پہلے یا اس سے ایک دن بعد کا بھی رکھ لو (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔''

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((لَاتَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ)) ❷

''تم ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو، سوائے اس روزے کے جو تم پر فرض تھا۔''

❹ صرف ماہِ رجب کا روزہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى عَنْ صَوْمِ رَجَبَ . ❸

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزے سے منع فرمایا۔''

حرام روزے

چند ایام واحوال ایسے ہیں کہ جن میں روزے رکھنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

❶ عید کے دِن کا روزہ:

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ

❶ صحيح البخاري: ١٩٨٥ ـ صحيح مسلم: ٢٦٧٨ .

❷ سنن الترمذي: ٧٤٤ ـ سنن أبي داود: ٢٤٢١ ـ سنن ابن ماجه: ١٧٢٦ .

❸ سنن ابن ماجه: ١٧٤٣ .

الْأَضْحٰى . ❶

''رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔''

❷ ایام تشریق کے روزے:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)) يَعْنِى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . ❷

''ایامِ منیٰ کھانے پینے کے دِن ہیں۔'' یعنی ایامِ تشریق۔

ماہِ ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کے دنوں کو ایامِ منیٰ اور ایامِ تشریق کہا جاتا ہے۔

❸ شک کے دِن کا روزہ:

صلہ بن زُفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے اور یہ وہ دن تھا جس میں لوگوں کو شک تھا (کہ آیا یہ روزے کا دِن ہے یا نہیں؟) اسی دوران بکری کا گوشت لایا گیا تو کچھ لوگ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے (یعنی انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا) یہ دیکھ کر سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ . ❸

''جس نے اس دِن کا روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

❹ عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمَ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) ❹

''عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ماہِ رمضان کے

❶ مسند أحمد: ١١٨٠٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٧٢١ .

❷ صحيح مسلم: ١١٤٢ . ❸ صحيح البخاري: ١٩٠٦ .

❹ سنن ابن ماجه: ١٧٦١ ـ سنن الترمذي: ٧٨٢ .

علاوہ کوئی روزہ نہ رکھے۔''

اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ خاوند کے حقوقِ زوجیت کی ادائیگی زیادہ ضروری ہے اور ہمبستری روزے کی حالت میں جائز نہیں، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ لے اور خاوند کے لیے اذیت کا باعث بن جائے۔ البتہ فرض روزے کے لیے اجازت قطعاً ضروری نہیں۔

5 نصف شعبان کے بعد روزے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ ، فَلَا تَصُومُوا ، حَتّٰى يَكُونَ رَمَضَانُ)) 1

''جب شعبان کا مہینہ آدھا گزر جائے تو تم روزے نہ رکھو، یہاں تک کہ رمضان شروع ہو جائے۔''

اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ شعبان کے نفلی روزے رکھتے رکھتے جسمانی کمزوری پیدا ہو جائے اور رمضان کے فرضی روزے رکھنے میں دشواری ہو یا وہ چھوٹ ہی جائیں۔

روزے کے آداب

(۱) روزے کی نیت:

❀ ...... سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهُ)) 2

''جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔''

❀ ...... سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1 صحيح الجامع: ٣٩٧ .

2 سنن أبی داود: ٢٤٥٤ ـ سنن الترمذی: ٧٣٠ ـ سنن النسائی: ٢٣٣٣ .

((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَلَا صِيَامَ لَهُ)) ❶

''جو شخص فجر سے پہلے رات ہی کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔''

واضح رہے کہ روزے کی نیت سے مراد صرف دِلی ارادہ ہے، اس کے لیے کوئی دعا یا الفاظ پڑھنا ہرگز ثابت نہیں ہیں۔

(۲) سحری کھانا:

❀......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)) ❷

''سحری کھایا کرو، کیونکہ یقیناً سحری کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔''

❀......سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالسَّحُورِ فَإِنَّهُ الْغِذَاءُ الْمُبَارَكُ)) ❸

''سحری کا کھانا خود پر لازم کرلو، کیونکہ یہ بابرکت غذا ہے۔''

❀......سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَكْلَةُ السَّحَرِ)) ❹

''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں کے درمیان فرق؛ سحری کھانا ہے۔''

❀......سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ ، فَلَا تَدَعُوهُ ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ)) ❺

---

❶ سنن النسائی: ۲۳۳۱۔ صحیح الجامع: ٦٥٣٥ .

❷ صحیح البخاری: ۱۹۲۳۔ صحیح مسلم: ۱۰۹۵ .

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ٦٤١۔ صحیح الجامع: ٤٠٨٢ .

❹ صحیح مسلم: ۱۰۹٦ .

❺ مسند أحمد: ۱۱۳۹٦۔ صحیح الجامع: ۳٦۸۳ .

''سحری کا کھانا باعثِ برکت ہے، لہٰذا اسے مت چھوڑا کرو، خواہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی کر روزہ رکھے، کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

(۳) بیہودگی اور فضولیات سے اجتناب:

❀...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص کسی دِن روزہ رکھے تو وہ نہ بے ہودہ گوئی کرے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے، اگر کوئی آدمی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو اس کو (جواب میں یہ) کہنا چاہیے کہ میں روزے دار ہوں، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔''

❀...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)) ❷

''کئی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں روزے سے صرف بھوک ہی حاصل ہوتی ہے اور کئی قیام کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں قیام سے صرف شب بیداری ہی ملتی ہے۔''

یعنی وہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن روزے کے تقاضے پورے نہیں کرتے، بے ہودہ گوئی کرتے ہیں، جہالت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، زبان اور ہاتھ کی حفاظت نہیں کرتے، تو ایسے لوگوں کو صرف بھوک ہی ملتی ہے، اجر وثواب نہیں ملتا۔ یعنی ان کا سارا دن بھوکا پیاسا رہنا

---

❶ صحيح مسلم: ١١٥١ .

❷ سنن ابن ماجه: ١٦٩٠ ـ صحيح الجامع: ٣٤٨٨ .

بے کار ہی جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ رات کو قیام کرتے ہیں، اگر ان کا مقصد نمود و نمائش اور ریا کاری ہو تو وہ بھی اجر و ثواب سے محروم رہتے ہیں اور انہیں رات کو جاگنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

❀ ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ)) ❶

''روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا ہی نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو فضولیات اور بے ہودگی سے اجتناب کا نام ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص تجھ کو بُرا بھلا کہے یا تیرے ساتھ جہالت کا رویہ اپنائے تو تُو کہہ: میں روزے دار ہوں، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔''

(۴) افطاری کا اہتمام:

❀ ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلٰى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، لیکن اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے کرتے، اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے۔''

❀ ...... سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح ابن خزيمة: ١٩٩٦ ـ صحيح الجامع: ٥٣٧٦ .

❷ سنن أبي داود: ٢٣٥٦ ـ صحيح الجامع: ٤٩٩٥ .

((ثَلاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ، تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ، وَتَاخِيرُ السَّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ)) ❶

''تین کام نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: جلدی افطاری کرنا، تاخیر سے سحری کرنا اور نماز میں دایاں (ہاتھ) بائیں کے اوپر رکھنا۔''

❀...... سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) ❷

''جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کو بھی اس کے برابر اجر ملے گا، روزے دار کے اجر سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا۔''

(۵) دُعا کا اہتمام:

❀...... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب افطاری کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. ❸

''پیاس مٹ گئی اور انتڑیاں تر ہو گئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر یقینی ہو گیا۔''

❀...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ (آپ کی مہمان نوازی کے لیے) روٹی اور زیتون لے آئے۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور پھر یہ دعا دی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)) ❹

❶ صحيح الجامع: ٣٠٣٨.

❷ سنن الترمذى: ٨٠٧ـ سنن ابن ماجه: ١٧٤٦ ـ صحيح الجامع: ٦٤١٥.

❸ سنن أبى داود: ٢٣٥٧ـ صحيح الجامع: ٤٦٧٨.

❹ سنن أبى داود: ٣٨٥٤ـ سنن ابن ماجه: ١٧٤٧ ـ صحيح الجامع: ٤٦٧٩.

''تمہارے ہاں روزے دار افطاری کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے رحمت کی دعائیں کریں۔''

قیام اللیل کے فضائل

روزوں میں چونکہ قیام اللیل بھی ہوتا ہے، اس لیے ہمیں قیام اللیل کے فضائل سے بھی آگاہی ضرور ہونی چاہیے۔ ذیل میں مستند احادیث سے ثابت شدہ قیام اللیل کے فضائل بیان کیے جا رہے ہیں:

1......فرض نماز کے بعد افضل نماز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلاةُ اللَّيْلِ)) [1]

''ماہِ رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات (تہجد) کی نماز ہے۔''

2......جنتی بالا خانوں کے حصول کا باعث

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا))

''یقیناً جنت میں ایک ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کے باہر والا حصہ ان کے اندر سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا اندر کا حصہ ان کے باہر سے دکھائی دیتا ہے۔''

ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحیح مسلم: ١١٦٣.

((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) ❶

''اس کے لیے جس نے اچھی بات کی، کھانا کھلایا، روزوں کی پابندی کی اور رات کے وقت نماز ادا کی جب لوگ سو رہے ہوں۔''

3...... گناہوں کے کفارے کا ذریعہ

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ)) ❷

''تہجد کی نماز کا التزام کیا کرو، یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی خصلت ہے اور یہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردینے والی، برائیوں کے اثرات مٹانے والی اور گناہ سے روکنے والی ہے۔''

4...... عظیم غنیمت کے حصول کا باعث

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)) ❸

''جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کا نام فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اسے بہت زیادہ اجر وثواب اکٹھا کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

❶ سنن الترمذي: ١٩٨٤ـ صحيح الجامع: ٢١١٩ .

❷ سنن الترمذي: ٣٥٤٩ . ❸ سنن أبي داود: ١٣٩٨ .

5......مومن کا شرف اور عزت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((شَرَفُ الْمُؤْمِنِ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ)) ❶

''مومن کا شرف اس کی رات کی نماز ہے اور اس کی عزت اس چیز سے بے پرواہ ہو جانا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہو۔''

6......تہجد کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: ((أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا)) ❷

''اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کا اس قدر قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟''

7...... جنت میں سلامتی سے داخلہ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا

❶ صحيح الجامع: ٣٧١٠ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٩٠٣ .

❷ صحيح البخاري: ٤٨٣٧ ـ صحيح مسلم: ٢٨٢٠ .

الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) ❶

''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ، رشتے داری کو ملاؤ، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، (ان تمام اعمال کے صلے میں) تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

8......تہجد کی نماز کو قبولیت کا اعزاز

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی رات کو سوتے ہوئے آنکھ کھل جائے اور وہ یہ کلمات پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و لاشریک ہے، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ بہت پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی برائی سے بچنے کی طاقت اور کسی بھلائی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔''

یہ کلمات پڑھنے کے بعد وہ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ (اے میرے رب! مجھے بخش دے) کہے، تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ یا فرمایا: پھر وہ دُعا کرے تو اس کی دُعا کو قبول کیا جاتا ہے، نیز اگر وہ (قیام اللیل کا) عزم کرے اور اُٹھ کر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز کو بھی شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ ❷

---

❶ سنن الترمذي: ١٨٥٥ ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٥١.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٦٠ ـ سنن أبن ماجه: ٣٨٧٨.

9...... رات کے آخرے حصے میں اللہ کا تقرب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ)) ❶

''جب رات کا آدھا حصہ یا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لے آتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ جس کو عطا کیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے؟ کیا کوئی مغفرت کا طلب گار ہے کہ اس کو مغفرت سے نوازا جائے؟ (اللہ تعالیٰ یوں ہی فرماتا رہتا ہے) یہاں تک کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔''

قیام اللیل کے آداب

یہاں ہم قیام اللیل کے چند آداب کا تذکرہ کریں گے، جنہیں ملحوظ رکھنے سے کامل اجر وثواب اور رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

① رات کو قیام اللیل کی نیت کریں

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُصْبِحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ)) ❷

---

❶ صحيح البخاري: ١٠٩٤۔ صحيح مسلم: ٧٥٨.

❷ سنن ابن ماجه: ١٣٤٤.

''جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر لیٹے اور وہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت رکھتا ہو لیکن اس پر نیند ایسی غالب آئے کہ صبح کو ہی آنکھ کھلے، تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔''

② سونے سے پہلے وضوء کریں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَهِّرُوا هٰذِهِ الأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِراً إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ، لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِراً)) ❶

''تم (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک فرما دے گا کیونکہ جو بھی بندہ پاکیزہ (یعنی باوضوء) حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جو اس کے تحتانی لباس میں موجود رہتا ہے اور رات کی کسی بھی گھڑی میں جب بندہ کروٹ بدلتا ہے تو وہ (اس کے لیے یہ دُعا) فرماتا ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِراً ''اے اللہ! اپنے بندے کو بخش دے؛ کیونکہ اس نے پاکیزہ حالت میں رات بسر کی ہے۔''

③ وضوء کر کے اور اذکار پڑھ کر سوئیں

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) ❷

''جو بھی مسلمان دعا پڑھ کر (اور) پاکیزہ (یعنی باوضو) حالت میں رات بسر کرتا

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٦٢٠ ـ صحيح الجامع للألباني: ٣٩٣٦.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٣٢ ـ صحيح الجامع: ٥٧٥٤.

ہے تو وہ رات کے کسی بھی وقت جب کروٹ لے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے معاملے میں خیر و بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔''

④ سورۃ الملک پڑھ کر سوئیں

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سُورَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❶

''سورۃ الملک عذابِ قبر سے بچانے والی ہے۔''

⑤ بیدار ہو کر چہرے پہ ہاتھ پھیریں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ . ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرہ مبارک سے نیند زائل کرنے لگے، پھر سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔''

⑥ وضوء کریں اور مسواک کریں

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ . ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لیے اُٹھتے تو مسواک کے ساتھ اپنا منہ مبارک اچھی طرح صاف کرتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) . ❹

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٤٠ . ❷ صحيح مسلم: ٧٦٣ .

❸ صحيح البخاري: ٢٤٥ ـ صحيح مسلم: ٢٥٥ .

❹ سنن النسائي: ٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٩ .

''مسواک منہ کی صفائی کا آلہ ہے اور رب تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول) کا ذریعہ ہے۔''

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ أَحدكُمْ يُصَلِّى مِنَ اللَّيلِ فَلْيَسْتَكْ فَإِنَّ أَحدكُمْ إِذَا قَرأَ فِي صَلاتِهِ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلَى فِيهِ وَلا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ)) . ❶

''جب تم میں سے کوئی رات کو نماز (تہجد) پڑھنے کے لیے اٹھے تو اسے مسواک کر لینی چاہیے، کیونکہ جب وہ نماز میں قرأت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اس کے منہ سے جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔''

⑦ اُٹھ کر یہ کلمات پڑھیں

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سو کر اُٹھے اور وہ یہ کلمات پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و لاشریک ہے، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ بہت پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی برائی سے بچنے کی طاقت اور کسی بھلائی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔''

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي: ٢١١٧ - صحيح الجامع للألباني: ٧٢٠ .

اس کے بعد وہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ (اے میرے رب! مجھے بخش دے) کہے، تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ یا فرمایا: پھر وہ دُعا کرے تو اس کی دُعا کو قبول کیا جاتا ہے، نیز اگر وہ (قیام اللیل کا) عزم کرے اور اُٹھ کر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز کو بھی شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ ❶

⑧ سب سے پہلے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ❷

''رسول اللہ ﷺ جب رات کو (تہجد کے لیے) اُٹھتے تھے تو دو ہلکی سی رکعتوں سے شروع کرتے تھے۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ❸

''جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز دو ہلکی سی رکعتوں سے شروع کرے۔''

⑨ قیام اللیل مسنون طریقے سے کریں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. ❹

''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ دیگر ایام میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔''

❶ سنن أبي داود: ٥٠٦٠ـ سنن ابن ماجه: ٣٨٧٨.

❷ صحيح مسلم: ٧٦٧. ❸ صحيح مسلم: ٧٦٨.

❹ صحيح البخاري: ١١٤٧ـ صحيح مسلم: ٧٤٩.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ:

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ. ❶

''آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے، ان میں سے ایک رکعت وِتر ہوتی اور دو رکعتیں فجر کی دو سُنتیں ہوتیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ. ❷

''آپ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سویا کرتے تھے اور آخری حصہ جاگ کر گزارا کرتے تھے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ إِذَا تَهَجَّدَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. ❸

''آپ ﷺ جب تہجد پڑھتے تھے تو ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔''

ابوخالد الوالبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ طَوْرًا وَخَفَضَ طَوْرًا، وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُ ذَالِكَ. ❹

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب رات کو قیام کرتے تھے تو آواز کو (معانی کے لحاظ سے) کبھی اُٹھاتے اور کبھی پست کرتے، اور وہ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟

---

❶ صحيح الجامع: ٤٩٦٩. ❷ صحيح الجامع: ٥٠١٧.

❸ صحيح الجامع: ٤٦٩٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٦٥.

❹ السنن الكبرى للبيهقي: ٤٧١١ ـ صحيح الجامع: ٤٧٦٧.

تو انہوں نے فرمایا:

يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاثًا . ❶

''آپ ﷺ چار رکعات نماز پڑھا کرتے تھے، پس تم ان رکعتوں کے حُسن اور طوالت کے متعلق نہ ہی پوچھو، پھر چار رکعات پڑھتے، ان رکعتوں کے حُسن اور طوالت کے متعلق بھی نہ ہی پوچھو، پھر تین رکعات پڑھتے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ)) ❷

''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن چھوڑا کرتے تھے، اور اللہ کی نظر میں سب سے پسندیدہ نماز بھی داؤد علیہ السلام کی ہے، وہ آدھی رات تک سویا کرتے تھے، اور رات کا تیسرا حصہ قیام کرتے، پھر رات کا چھٹا حصہ سو جاتے۔''

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)) ❸

''جو شخص عشاء کے وقت جماعت میں حاضر ہو اُسے آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازوں) کے وقت جماعت میں

❶ صحيح البخاري: ١١٥٧ ـ صحيح مسلم: ٧٣٨ .

❷ صحيح البخاري: ٣٤٢٠ . ❸ سنن الترمذي: ٢٢١ .

حاضر ہو اُسے ساری رات کے قیام کا اجروثواب ملتا ہے۔"

⑩ گھر میں نفل نماز پڑھنے کا اہتمام کریں

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ)) ❶

"تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کا لازماً اہتمام کیا کرو، کیونکہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے، سوائے فرض نماز کے۔"

⑪ پابندی اور ہمیشگی سے قیام کیا جائے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ)) ❷

"اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشگی سے کیا جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا ، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً . ❸

"اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند فرماتے کہ اس پر ہمیشگی اختیار کریں، اور جب نیند کے غلبے یا تکلیف کی وجہ سے قیام اللیل نہ کر پاتے تھے تو دن کے وقت بارہ رکعات پڑھ لیتے تھے۔"

---

❶ صحيح البخاري: ٦١١٣ ـ صحيح مسلم: ٧٨١ .

❷ صحيح البخاري: ٦٤٦٤ ـ صحيح مسلم: ٢٨١٨ .

❸ صحيح مسلم: ٧٤٦ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)) ❶

''اے عبداللہ! تم فلاں کی طرح نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔''

⑫ غلبۂ نیند کی صورت میں پہلے نیند پوری کریں

نیند کی وجہ سے آدمی کے حواس قائم نہیں رہتے اور اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل و دماغ بھی حاضر نہیں رہتے، جس کی وجہ سے اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ اس کی زبان سے ایسے الفاظ ادا ہونے لگیں جو اس کے اپنے ہی خلاف ہوں، جبکہ وہ تو تلاوتِ قرآن کے ذریعے اپنے گناہ بخشوانا چاہتا ہو۔ لہٰذا ایسے شخص کو تلاوت ختم کر کے پہلے نیند پوری کر لینی چاہیے، تاکہ اس کے حواس درست ہو جائیں۔ اسی ضمن میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)) ❷

''جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے سو لینا چاہیے، حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے، کیونکہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اسے معلوم نہیں رہتا کہ وہ مغفرت مانگ رہا ہے یا اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔''

❶ صحيح البخاري: ١١٥٢.

❷ صحيح البخاري: ٢١٢ـ صحيح مسلم: ٧٨٦.

⑬ گھر والوں کو بھی تہجد کے لیے اُٹھائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ، ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ، ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى ، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)) ❶

''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر اپنی بیوی کو جگایا، تو اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اُس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جس نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر اپنے خاوند کو جگایا، تو اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اس نے (اُٹھنے سے) انکار کیا تو اس نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ)) . ❷

''جب آدمی رات کو بیدار ہوتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اُٹھاتا ہے پھر وہ دونوں دو دو رکعت نماز پڑھتے ہیں، تو وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔''

اور کثرت سے ذِکر کرنے والوں کے متعلق قرآنِ کریم میں یہ بشارت بیان ہوئی ہے کہ:

﴿ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب: ٣٥]

❶ سنن النسائي: ١٦١٠ ـ سنن أبي داود: ١٣٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٣٦ .

❷ سنن أبي داؤد: ١٤٥١ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٣٥ .

''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

قم اللّيل يا هٰذا لعلّك ترشد — الى كم تنام اللّيل والعمر ينفد
أراك بطول اللّيل ويحك نائما — وغيرك فى المحراب يتهجّد
فقام وصام الدهر والناس نوم — ويخلو بربّ واحد يتفرّد
وجزم وحزم واجتهاد وبلغة — ويعلم أن الله ذالعرش يعبد
فهٰذا سعيد فى الجنان منعّم — وهٰذا شقي فى الجحيم يتقيد
ولو كانت الدنيا تدوم لأهلها — لكان رسول الله ﷺ حيا يخلد
كأنى بنفسى فى القيامة واقف — وقد فاض دمعى والمفاصل ترعد
وقد نصب الميزان للفصل والقضا — وقد قام خير العالمين محمد ﷺ

''اے انسان! رات کو قیام کیا کر، شاید کہ تو ہدایت پا جائے۔ تو رات کتنی دیر تک سوتا رہے گا؟ جبکہ عمر ختم ہوتی جا رہی ہے۔ افسوس! میں تجھے اتنی لمبی رات میں سوتے ہوئے ہی دیکھ رہا ہوں جبکہ تیرا غیر محراب میں تہجد ادا کر رہا ہے۔ اس نے دِن بھر روزہ رکھا اور قیام کیا جبکہ لوگ سو رہے تھے اور وہ اکیلا تنہائی میں رب تعالیٰ کے ساتھ بندگی کے ارادے، پختہ عزم اور مکمل تیاری کے ساتھ وقت گزار رہا تھا اور وہ جانتا ہے کہ عرش والے اللہ تعالیٰ کی ہی بندگی کی جاتی ہے۔ یہ خوش بخت؛ جنتوں میں نعمتوں کے مزے اڑائے گا اور یہ بد بخت؛ جہنم میں قید کر دیا جائے گا۔ اگر دنیا اپنے باسیوں کے لیے ہمیشہ رہنے کی جگہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے حیات رہتے۔ میں چشم تصور سے خود کو دیکھ رہا ہوں کہ روزِ قیامت (رب کے سامنے) کھڑا ہوں، میرے آنسو بہہ رہے ہیں اور میرے جوڑ کپکپا رہے ہیں۔ لوگوں کے حساب اور فیصلے کے لیے میزان لگا دیا گیا ہے اور تمام جہانوں سے بہترین ہستی حضرت محمد ﷺ قیام فرما ہیں۔''

چوتھا رکن:

زکوٰۃ

زکوٰۃ کا لغوی معنی:

لفظ زکوٰۃ تزکیۃ سے مصدر ہے جس کے چار مطالب ہے:

① طہارت و پاکیزگی:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝﴾ [الشمس: ۹]

''یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا﴾

[النور: ۲۱]

''اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو وہ تم میں سے کسی ایک کو بھی کبھی پاک نہ کرتا۔''

② صلاحیت اور درستگی:

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً﴾ [الکهف: ۸۱]

''سو ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس سے بہتر (اخلاقی) درستگی والا بچہ عنایت فرمائے۔''

③ برکت، افزائش اور نشوونما:

عربی زبان میں ''زَكَى الزَّرْعُ'' کا مطلب ہے: ''زَادَ وَتَكَاثَرَ'' (کھیتی بڑھ گئی اور

زیادہ ہوگئی)

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ [التوبة: ۱۰۳]

''آپ ان کے اموال سے زکوٰۃ وصول کر کے اس کے ذریعے انہیں پاک کیجیے اور ان کا تزکیہ کیجیے۔''

④ تعریف و مدح:

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴾ [النجم: ۳۲]

''پس تم اپنے نفس کی تعریف و مدح نہ کرو، وہ (اللہ) بہتر جانتا ہے کہ پرہیزگار کون ہے۔''

زکوٰۃ کا اصطلاحی معنیٰ:

زکوٰۃ کی اصطلاحی تعریف اہلِ علم نے یہ بیان کی ہے:

هِيَ حَقٌّ وَاجِبٌ فِيْ مَالٍ مَخْصُوْصٍ فِيْ وَقْتٍ مَخْصُوْصٍ بِأَوْصَافٍ مَخْصُوْصَةٍ لِطَائِفَةٍ مَخْصُوْصَةٍ.

''مخصوص مال میں مقرر وہ واجب حق جو مخصوص وقت میں، مخصوص اوصاف کے ساتھ، مخصوص لوگوں کے لیے ہو۔''

زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت

قرآنِ کریم میں بے شمار ایسے مقامات ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نماز کا حکم دینے کے متصل بعد ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی صادر فرمایا، جس سے اس اَمر کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝﴾ [البقرة: ٤٣]

''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

زکوٰۃ کے فوائد و ثمرات

① زکوٰۃ کی ادائیگی ایمان کی دلیل:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾

[التوبة: ١١]

''پس اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

② زکوٰۃ کی ادائیگی سچے مومن کی نشانی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ صحیح البخاری: ٨ - صحیح مسلم: ١١٣.

﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾ [الأنفال: ٣، ٤]

''جو لوگ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔''

③ ایمانی لذت کا باعث:

سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيْمَان: مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَعْطٰى زَكٰوةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ......)) ❶

''تین کام ایسے ہیں جس نے وہ کر لیے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: جس نے اکیلے اللہ کی عبادت کی اور (یہ عقیدہ رکھا کہ) بلاشبہ اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور دِلی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ دی......''

④ خوف وغم سے حفاظت کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝﴾

[البقرة: ٢٧٧]

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔''

⑤ رحمت الٰہی کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ صحیح الجامع: ٣٠٤١ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٠٤٦ .

﴿ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾

[النور: ٥٦]

’’نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘

⑥ کامیابی کی ضمانت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [لقمان: ٤، ٥]

’’جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

⑦ حصولِ جنت کا موجب:

(1)...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جسے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّی الزَّكٰوۃَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ))

’’تو اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کر اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔‘‘

اس دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان اعمال

سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا)) ❶

''جس کو خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے، اسے چاہیے کہ وہ اس کو دیکھ لے۔''

(2)...... سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَآءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيَتَّقِي الْكَبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ)) ❷

''جو شخص (اس حالت میں) آیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہوگا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا، نماز قائم کرتا ہوگا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا ہوگا، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوگا اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہوگا، تو یقیناً اس کے لیے جنت ہوگی۔''

(3)...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ، وَاٰتَى الزَّكٰوةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) ❸

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان المبارک کے روزے رکھے، تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔''

---

❶ صحيح البخاري: ١٣٩٧ .

❷ صحيح الجامع: ٦١٨٥ .

❸ صحيح الجامع: ٥٩٢٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٢١ .

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات

1 زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کفر و شرک کی علامت:

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ [حم السجدة: ٦، ٧]

''اور مشرکوں کے لیے تباہی و بربادی ہے جو زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کرتے اور آخرت کے بھی انکاری ہیں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ)) ❶

''ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سو جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے، اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔''

2 زکوٰۃ کی عدم ادائیگی قحط سالی کا باعث:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((۔۔۔وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا)) ❷

''......اور جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔''

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٠٩٥.

❷ سنن ابن ماجه: ٤٠١٩ ـ صحيح الجامع: ٧٩٧٨.

3 زکوٰۃ کی عدم ادائیگی لعنت کا سبب:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی پر، زکوٰۃ نہ دینے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے کیا جائے اس پر لعنت فرمائی ہے۔''

4 زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ہلاکت کا باعث:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

((مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ.)) ❷

''جس نے اس (مال) کو جمع کیے رکھا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، تو اس کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔''

5 روزِ قیامت گلے کے طوق کا باعث:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ [آل عمران: ۱۸۰]

''جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر بالکل بھی نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب

❶ صحیح الترغیب والترھیب: ۷۵۸. ❷ صحیح البخاری: ۱٤٠٤.

یہ قیامت کے دِن اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے بہت باخبر ہے۔''

یعنی مال دار لوگ دنیا میں جس مال کو سنبھال کر رکھتے ہوں گے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیلی کا مظاہرہ کرتے ہوں گے، وہی مال روزِ قیامت طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور یہ ان کی سزا ہوگی۔

6 گنجے سانپ کے تسلط کا باعث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ)) ❶

''جس کو اللہ نے مال دِیا ہو لیکن وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو اس کا یہ مال قیامت کے دِن ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دونوں جبڑوں سے زہریلی جھاگ بہہ رہی ہوگی اور وہ طوق کی طرح اس کی گردن میں پڑا ہوگا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''

7 عذابِ جہنم کا باعث:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

❶ صحيح البخاري: ١٤٠٣ـ صحيح مسلم: ٢٢٩٣.

جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ [التوبة: ٣٤، ٣٥]

''اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا ہوا تھا، سو اب اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)) ❶

''زکوٰۃ نہ دینے والا روزِ قیامت (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔''

زکوٰۃ کے احکام ومسائل

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک سال بعد:

اسی مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا زَكٰوةَ فِي مَالٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)) ❷

''مال میں تب تک زکوٰۃ نہیں پڑتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلُ عَلَيْهِ الْحَوْلَ عِنْدَ رَبِّهِ)) ❸

---

❶ صحيح الجامع: ٥٨٠٧ـ صحيح الترغيب والترهيب: ٧٦٢.

❷ صحيح الجامع: ٧٤٩٧. ❸ سنن الترمذي: ٦٣١ـ سنن ابن ماجه: ١٧٩٢.

''جس شخص کو (سال کے دوران میں) مال ملے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، حتیٰ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر ایک سال گزر جائے۔''

مالِ زکوٰۃ کی تفصیل:

وہ اشیاء جن پر زکوۃ فرض ہے اور شریعت اسلامیہ میں جو اس کا نصاب مقرر ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

❶ سونا:

جب کوئی مسلمان ساڑھے سات تولے خالص سونے کا مالک ہو، جو کہ موجودہ پیمانے میں 85 گرام بنتا ہے۔ خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا سونے کی ٹکیہ ہو، یا اس کے برابر نقدی ہو۔

❷ چاندی:

جب چاندی ساڑھے باون (52) تولے ہو اس کی ملکیت میں ہو۔ جو کہ موجودہ پیمانے میں 612 گرام بنتا ہے۔ یہ بھی خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا چاندی کی ٹکیہ ہو، یا اس کے برابر نقدی ہو۔

تو ایک سال گذرنے پر اسے اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِنْ كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ)) ❶

''جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے، اور سونے میں تم پر تب تک زکوٰۃ نہیں پڑتی جب تک

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٣.

تمہارے پاس بیس دینار نہ (جمع) ہو جائیں، سو اگر تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار (زکوٰۃ) پڑے گی۔“

اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)) ❶

”پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں پڑتی اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں پڑتی۔“

نوٹ: ...... واضح رہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بطور کرنسی جو سکہ رائج تھا وہ دینار اور درہم تھا، دینار سونے کا، اور درہم چاندی کا ہوتا تھا، چنانچہ مذکورہ حدیث میں پانچ اوقیہ کا وزن 200 درہم ہے کیونکہ ایک اوقیہ 40 درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیے کا وزن 200 درہم ہوا۔

❸ زرعی پیداوار:

زرعی پیداوار مثلاً: گندم، چاول، جو، چنا، مکئی، باجرہ ہر قسم کی دالیں، روغنی بیج جیسے: مونگ پھلی، سرسوں وغیرہ، روغنی پھل جیسے: زیتون وغیرہ اور وہ پھل جنہیں خشک کر کے رکھا جا سکتا ہو، جیسے کھجور، خشک انگور، بادام، پستہ اخروٹ وغیرہ، میں بھی زکوٰۃ فرض ہے، لیکن شرعی اصطلاح میں اسے زکوٰۃ کی بجائے عشر اور نصف عشر کہا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ﴾ [البقرة: ٢٦٧]

”اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے (پیداوار) نکالی۔“

❶ صحيح البخاري: ١٤٤٧ـ صحيح مسلم: ٢٢٦٣.

چنانچہ زرعی پیدا وار کی زکوۃ کے لیے شرعی نصاب (مقررہ وزن) کے متعلق سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ)) ❶

''پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں زکوٰۃ نہیں پڑتی۔''

چنانچہ اگر پانچ وسق (جس کی مقدار 675 سیر تقریبا 20 من بنتی ہے۔ کیونکہ ایک وسق 60 صاع کا ہوتا ہے، اور 5 وسق 300 صاع ہوئے، اور ایک صاع 4 مد کا ہوتا ہے اور ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے جو کہ جدید پیمانے کے مطابق اڑھائی کلوگرام کے قریب ہوتا ہے) اناج، غلہ یا کھجور کی پیداوار ہو تو اس میں زکوۃ ہوگی۔ چنانچہ زکوۃ کی مقدار کے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) ❷

''جو کھیتی آسمان (بارش) اور چشمے (کے پانی) سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو جائے، اس میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کھیتی کنویں کے پانی سے سیراب کی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وفيما سُقِيَ بِالسَّوَانِيْ أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) ❸

''جو کھیتی بارش اور نہروں سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو جائے، اس میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کھیتی اونٹنیوں (یعنی رہٹ) کے ذریعے یا کنویں کے پانی کے ذریعے سیراب کی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''

❶ صحيح الجامع: ٥٤١٧ .
❷ صحيح البخاري: ١٤٨٣ .
❸ صحيح مسلم: ٢٢٦٩ .

نــــوٹ: ...... واضح رہے کہ زرعی پیداوار میں سال گذرنے کی شرط عائد نہیں ہوگی بلکہ جیسے ہی فصل کاٹی جائے اور اناج اور غلہ حاصل کیا جائے اس کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ [الأنعام: ١٤١]

''اورتم اس (فصل) کا حق اس کی کٹائی کے دِن ہی ادا کردو۔''

❹ مویشی (جانور):

مویشیوں کی زکوٰۃ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1......اُونٹوں کی زکوٰۃ:

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)) ❶

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

اُونٹ کی تفصیلی زکوٰۃ کے بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ 5 اونٹ سے لے کر 24 اونٹوں تک ہر پانچ کے بعد ایک بکری...... 25 سے لے کر 35 اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی...... 36 سے لے کر 45 اونٹوں تک دو برس کی اونٹنی...... 46 سے لے کر 60 اونٹوں تک تین برس کی اونٹنی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے...... 61 سے لے کر 75 اونٹوں تک چار برس کی اونٹنی...... 76 سے لے کر 90 اونٹوں تک دو برس کی دو اونٹنیاں...... 91 سے لے کر 120 اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں...... 120 سے زائد ہوتو ہر چالیس پر دو برس کی اور ہر پچاس پر تین برس کی اونٹنی۔ ❷

❶ صحيح البخاري: ١٤٤٧. ❷ صحيح البخاري: ١٤٥٤.

2......گائے کی زکوۃ:

بیل اور گائے کی زکوۃ کے بارے میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِیْ ثَلاثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعٌ أَوْتَبِیْعَةٌ وَفِیْ أَرْبَعِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ مُسِنَّةٌ)) ❶

''ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی (زکوۃ) ہے اور چالیس گایوں میں دو دانت کا (دو سالہ) جانور۔''

اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِی أَنْ آخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلاثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعًا أَوْ تَبِیْعَةً ، وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً . ❷

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی (بطور زکوۃ) وصول کروں اور ہر چالیس سے دو سال کا جانور۔''

نوٹ: ...... کچھ علماء نے قیاس کرتے ہوئے بھینس اور بھینسے کی زکوۃ بھی بیل اور گائے کی طرح بیان کی ہے۔

3......بکریوں کی زکوۃ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَفِی صَدَقَةِ الغَنَمِ فِی سَائِمَتِهَا إِذَا کَانَتْ أَرْبَعِینَ إِلٰی عِشْرِینَ وَمِائَةٍ شَاةٌ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِینَ وَمِائَةٍ إِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ إِلٰی ثَلاثِ مِائَةٍ ، فَفِیهَا ثَلاثُ شِیَاهٍ ،

❶ سنن الترمذی: ٦٢٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٠٤ .

❷ سنن أبی داود: ١٥٧٦ ـ سنن الترمذی: ٦٧٢ ـ سنن النسائی: ٢٤٥ .

فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ)) ❶

''اور بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری دینا ہوگی، ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں اور دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ضروری ہیں اور اگر بکریاں تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہوگی۔''

نوٹ: ...... چھترا اور چھتری، مینڈھا اور مینڈھی کی زکوٰۃ وہی ہے جو بکرا اور بکری کی ہے۔

4..... خزانہ یا دفینہ کی زکوٰۃ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) ❷

''اور زمین میں مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔''

یعنی اگر کسی کو زمین میں دفن خزانہ ملتا ہے تو اس میں سے پانچواں حصہ بطورِ زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

نوٹ (1): ..... شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَفِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ)) ❸

''اور شہد کے ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکوٰۃ ہے۔''

نوٹ (2): ..... شریعت اسلامیہ نے کچھ چیزوں سے زکوٰۃ کا حکم ساقط کیا ہے جو کہ یہ ہیں:

❶ گھوڑا اور غلام:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري: ١٤٥٤. ❷ صحيح البخاري: ١٤٩٩.

❸ سنن الترمذي: ٦٢٩ ـ صحيح الجامع: ٤٢٥٢.

((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ)) ❶

''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں پڑتی۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ زَكٰوةٌ إِلَّا زَكٰوةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيْقِ)) ❷

''گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے، البتہ غلام میں زکوٰۃ الفطر (فطرانہ) لازم ہے۔''

❷ کھیتی باڑی کرنے والے مویشی:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) ❸

''کام کرنے والوں پر کوئی چیز (بطورِ زکوٰۃ) عائد نہیں ہوتی۔''

❸ سبزیاں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ زَكٰوةٌ)) ❹

''سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں پڑتی۔''

نوٹ (3): اسلام میں صدقہ فطر (فطرانہ) کا بھی ایک مقام ہے، اس لیے اس کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ مِنَ الـمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى

❶ صحيح البخاري: ١٤٦٣، ١٤٦٤ـ صحيح مسلم: ٢٢٧٠، ٢٢٧١.

❷ صحيح الجامع: ٥٤١٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٨٩.

❸ صحيح ابن خزيمة: ٢٩٢. ❹ صحيح الجامع: ٥٥١١.

الصَّلاۃِ ۔ ❶

''رسول اللہ ﷺ نے غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو زکوٰۃ الفطر (فطرانہ) لازم کیا ہے اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق یہ حکم فرمایا کہ لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔''

اور آپ ﷺ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لیے جانے سے قبل یہ صدقہ ادا کر دیا جائے۔ ❷

ایک روایت میں ہے کہ:

كَانُوْا يُؤْتُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ . ❸

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقہ فطر (فطرانہ) عید الفطر سے ایک یا دو دِن پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔''

زکوٰۃ کے مصارف

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾ [التوبة: ٦٠]

''یقیناً اموالِ زکوۃ صرف فقیروں، مسکینوں، عاملین (یعنی زکوۃ جمع کرنے کے امور سرانجام دینے والے افراد کو) اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب

❶ صحيح البخاري: ١٥٠٦ ـ صحيح مسلم: ٢٢٨٠ .

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٣، ١٥٠٤ ـ صحيح مسلم: ٢٢٧٥ .

❸ صحيح البخاري: ١٥١١ .

ہو اور قیدیوں کو آزاد کروانے اور قرض داروں کی مدد کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی خدمت نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں (یہ ایک) فریضہ ہے، اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

نوٹ: ......شریعت اسلامیہ نے مصارف زکوٰۃ کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی نشاندہی کی ہے جو زکوٰۃ کے حقدار نہیں تاکہ زکوٰۃ مستحق لوگوں تک پہنچے اور غیر مستحق لوگ اسے استعمال نہ کریں۔ چنانچہ زکوٰۃ ذیل میں بیان ہونے والے لوگوں کے لیے جائز نہیں۔

❶ آلِ محمد ﷺ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کی کھجوروں کا ایک ڈھیر لگ گیا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما (جو کہ ابھی بچے تھے) ان کھجوروں کے ساتھ کھیلنے لگے، ان دونوں میں سے ایک نے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو آپ ﷺ نے اس کے منہ سے کھجور نکالتے ہوئے فرمایا:

((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ)) ❶

''کیا تجھے معلوم نہیں کہ آلِ محمد صدقہ نہیں کھاتے۔''

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض علاقوں میں لوگ اپنے سیّد ہونے کی دُہائی دے کر لوگوں سے زکوٰۃ طلب کرتے ہیں۔

❷ مالدار شخص اور ❸ قوی شخص:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مالِ زکوٰۃ میں سے مانگنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف نگاہ دوڑائی اور ان کی جسمانی حالت کو دیکھ کر فرمایا:

((إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ)) ❷

❶ صحيح البخاري: ١٤٨٥، ١٤٩١، ١٤٧٢ـ صحيح مسلم: ٢٤٧١، ٢٤٧٨.

❷ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٨.

''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں، جبکہ اس میں مال دار اور قوی شخص، جو کمانے کی اہلیت رکھتا ہو، کا حصہ نہیں ہے۔''

❹ کافر شخص:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَاءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَاءِ هِمْ))❶

''(زکوٰۃ کا مال) مسلمان مال داروں سے وصول کیا جائے اور مسلمان غریبوں کو دے دیا جائے۔''

❺ والدین اور اولاد:

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ ، فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ))❷

''تم اور تمہارا مال تمہارے والد کے لیے ہی ہیں، بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری کمائی کا سب سے پاکیزہ حصہ ہے، لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔''

معلوم ہوا کہ والد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی بلکہ ان کی خدمت اولاد پر فرض ہے۔ اور اگر بھول کر یا غیر ارادی طور پر ایسا ہو گیا تو اس کے متعلق سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور میرے والد اور دادا اخنش بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری منگنی بھی کرائی اور نکاح بھی پڑھایا، میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا کہ:

وَكَانَ أَبِی يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا

❶ صحيح البخاري: ١٣٩٥ ، ١٤٥٨ ، ١٤٩٦ . ❷ صحيح الجامع: ١٤٨٧ .

يَزِيْدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ)) ❶

''میرے والد یزید نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکال کر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دِیں (تا کہ وہ انہیں تقسیم کر دے) چنانچہ میں گیا اور وہ اشرفیاں اس سے لے کر اپنے گھر چلا آیا۔ (میرے والد کو پتا چلا تو) انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بالآخر میں یہ مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: یزید! تمہاری جو نیت تھی وہ تمہیں مل گیا (یعنی صدقے کا اجر وثواب) اور اے معن! جو تم نے لیا ہے وہ تمہارا ہے۔''

نوٹ (1):...... خاوند اپنی بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، لیکن بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کو فرمایا تھا کہ:

((زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ)) ❷

''تمہارا خاوند اور تمہارے بچے اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ تم ان کو صدقہ دو۔''

نوٹ (2):...... زکوٰۃ کا مال پیش کرنے والے کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرنا سنت ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ)) فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)) ❸

''نبی ﷺ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کوئی قوم آپ کے پاس اپنے صدقے کا مال لاتی تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل اولاد پر رحمت فرما۔'' چنانچہ میرے والد گرامی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابواوفیٰ کی آل اولاد پر رحمت فرما۔''

❶ صحيح البخاري: ١٤٢٢. ❷ صحيح البخاري: ١٤٦٢، ١٤٦٦.

❸ صحيح البخاري: ١٤٩٧، ٤١٦٦، ٦٣٣٢، ٦٣٥٩ ـ صحيح مسلم: ٢٤٨٩.

اور سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْدُرُ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ)) ❶

''جب تمہارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے پاس سے خوش ہو کر ہی جانا چاہیے۔''

نوٹ(3):...... زکوٰۃ وصول کرنے والے کو اگر زکوٰۃ دینے والا تحفہ دے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے تحفہ قبول کرے۔ جیسا کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ، فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ، أَفَلَا قَعَدَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ فِيْ بَيْتِ أُمِّهِ، حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا)) ❷

''عامل (زکوٰۃ وصول کرنے والے) کا کیا معاملہ ہے کہ میں اسے (زکوٰۃ لینے کے لیے) بھیجتا ہوں تو وہ (آکر) کہتا ہے: یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا؟ تاکہ وہ دیکھتا کہ اسے (گھر بیٹھے ہوئے) کوئی تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔''

بلکہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کا محاسبہ کرنا سنت ہے، جیسا کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ. ❸

''رسول اللہ ﷺ نے اَسد قبیلہ کے ابن لُتبیہ نامی ایک شخص کو بنو سُلیم کے صدقات پر عامل مقرر کیا، جب وہ آیا تو آپ نے اس کا محاسبہ کیا۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٢٤٩١.

❷ صحيح البخاري: ٢٥٩٧، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧۔ صحيح مسلم: ٤٧١٥.

❸ صحيح البخاري: ١٥٠٠.

پانچواں رکن

حج

حج کی تعریف:

لغت میں حج کے معنی ہیں: ''قصد کرنا اور ارادہ کرنا۔'' ❶

یعنی بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ وقصد کرنا۔ حَجَجْتُ فُلَانًا اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی کو بتایا جائے کہ میں فلاں کے پاس بار بار آیا گیا یعنی بہت آمد ورفت رکھی۔ ❷

اور اصطلاح میں حج کی تعریف یوں کی گئی ہے:

اَلْقَصْدُ اِلٰی بَیتِ الْحَرَامِ بِأَعْمَالٍ مَخْصُوصَةٍ. ❸

''بیت اللہ کا مخصوص اعمال کی ادائیگی کے لیے ارادہ کرنا (وہ اعمالِ مخصوصہ مناسکِ حج ہیں)۔''

حج کی فرضیت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا﴾ [آل عمران: ۹۷]

''اور ان لوگوں پر اللہ ہی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی طرف راہ (سفر) کی استطاعت رکھتے ہوں۔''

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ

❶ فتح الباری: ٤/ ٤٧٦. ❷ تحفة الأحوذی: ٣/ ٦٢٢.

❸ تحفة الأحوذی: ٣/ ٦٢٢۔ فتح الباری: ٤/ ٤٧٦.

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی بنیاد پانچ اعمال پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الأُمَّةُ عَلٰى وُجُوبِ الْحَجِّ عَلَى الْمُسْتَطِيعِ فِي الْعُمُرِ مَرَّةً وَّاحِدَةً. ❷

''اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص استطاعت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا واجب ہے۔''

عمرہ وحج کے فضائل

① گناہوں کا کفارہ اور جنت کا حصول

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ)) ❸

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے دوران ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حجِ مبرور کی جزاء جنّت کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

❶ صحیح البخاری: ٨ ـ صحیح مسلم: ١١٣ .

❷ المغنی: ٥/ ٦ .

❸ صحیح البخاری: ١٧٧٣ ـ صحیح مسلم: ١٣٤٩ .

② رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ـ أَوْ ـ حَجَّةً مَعِي)) ❶

''رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنا (ثواب کے اعتبار سے) حج کے برابر ہوتا ہے۔ یا (فرمایا کہ) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

③ گناہوں سے بالکل پاک صاف

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) ❷

''جس نے حج کیا اور اس نے نہ بے ہودگی کی اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک صاف ہوکر) واپس آتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

④ مفلسی اور گناہوں کا خاتمہ

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَدِيْمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) ❸

''حج اور عمرے کی پابندی کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کردیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو ختم کردیتی ہے۔''

⑤ استطاعت ہو تو جلد حج کریں

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري: ١٧٨٢ـ صحيح مسلم: ٣٠٢٧.

❷ صحيح البخاري: ١٥٢١ـ صحيح مسلم: ٣٢٠٩.

❸ صحيح الجامع للألباني: ٢٥٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٨٥.

((تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَهُ)) ❶

''حج کے لیے جلدی کرو، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا معاملہ درپیش آ جائے۔''

یعنی اگر وہ استطاعت کے باوجود بلاوجہ حج کو مؤخر کرتا رہے تو ممکن ہے کہ بعد میں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جائے کہ جس کی وجہ سے وہ حج پر جا ہی نہ سکے۔ اس لیے اگر استطاعت ہو تو جتنا جلدی ہو سکے حج کا فریضہ ادا کر لینا چاہیے۔

وجوبِ حج کی شروط

❶ **اسلام:**

فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے بندے کا مسلمان ہونا ضروری ہے، کیونکہ مشرک شخص کو مسجد حرام کے قریب بھی آنے کی اجازت نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ﴾

[التوبة: ٢٨]

''مشرکین تو ناپاک ہی ہیں، سو وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں۔''

اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ)) ❷

''خبردار! اس سال (یعنی فتح مکہ) کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔''

❷ **عقل:**

فریضۂ حج کے عائد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ عقل مند ہو، پاگل نہ ہو، کیونکہ

❶ مسند أحمد: ١٣٣٧ـ صحيح الجامع: ٢٩٥٧ . ❷ صحيح البخاري: ١٦٢٢ .

پاگل شخص پر احکامِ شریعت لاگو نہیں ہوتے۔ جیسا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ ، عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَبْرَأَ)) ❶

''تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: بچے سے، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، سوئے ہوئے سے، حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے اور پاگل شخص سے، حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔''

''قلم اٹھا لیا گیا ہے'' سے مراد ان لوگوں کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی ان پر احکامِ شریعت عائد ہوتے ہیں۔

❸ بلوغت:

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا بچہ اٹھایا اور پوچھا: کیا اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)) ❷

''ہاں، اور ثواب تمہیں ملے گا۔''

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْثَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرٰى)) ❸

''جو بھی بچہ حج کرے، پھر بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسرا حج کرے۔''

---

❶ سنن أبي داود: ٤٤٠٢ـ سنن الترمذي: ١٤٢٣ـ سنن النسائي: ٣٤٣٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٤١.

❷ صحيح مسلم: ١٣٣٦.

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٨٦١٣ـ صحيح الجامع: ٢٧٢٩.

❹ مکمل آزادی:

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ حَجَّةً أُخْرٰى)) ❶

''جو بھی غلام حج کرے، پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسرا حج کرے۔''

جناب حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)) ❷

''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو جاتا ہے (یعنی وہ احرام کھول سکتا ہے) اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔''

❺ استطاعت:

حج اسی شخص پر فرض ہوتا ہے جس کے پاس استطاعت ہو، اگر استطاعت نہ ہو تو یہ فریضہ عائد نہیں ہوتا۔ استطاعت سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(1) راستے کا پُرامن ہونا:

جو لوگ حج کرنا چاہتے ہیں ان کے راستے پُرامن ہوں، ان کو اپنی جان و مال اور عزت کا خطرہ نہ ہو، ورنہ وہ استطاعت نہ رکھنے کے حکم میں ہوں گے۔

(2) بدن کا صحیح وسالم ہونا:

حج پر جانے والا شخص ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہو کہ جو مناسکِ حج کی ادائیگی میں رکاوٹ بن سکے، مثلاً اس کی ٹانگیں ناکارہ ہیں، یا دائمی مریض ہے، یا پھر کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہے اور وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ حج کے اعمال پورے ادا کر سکے۔ اس صورتِ حال میں

---

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٩٨٤٩ .

❷ سنن أبي داؤد: ١٨٦٢ ـ صحيح الجامع: ٦٥٢١ .

چونکہ استطاعت والی شرط پوری نہیں ہو رہی، اس لیے اس پر حج فرض نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس کے پاس مال ہے اور وہ خود حج کرنے کی قوت نہیں رکھتا تو کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے جو اس کی طرف سے حج کرے، جیسا کہ جناب ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا والد بہت بوڑھا شخص ہے، وہ حج اور عمرے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ سواری پر سوار ہو سکتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)) ❶

''اپنے والد کی طرف سے تم حج اور عمرہ کرلو۔''

لیکن اس نائب کے لیے بھی شرط ہے کہ پہلے اس نے اپنا فرضی حج کیا ہو۔ جیسا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شبرمہ نامی آدمی کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا (یعنی وہ اس کی طرف سے حج کر رہا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے، یا کہا کہ میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟))

''کیا تم نے اپنا حج کیا ہے؟''

اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) ❷

''پہلے اپنا حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''

(3) زادِ راہ کا ساتھ ہونا:

اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ سفر کے تمام اخراجات اور طعام وشراب اور رہائش کا بندوبست کر سکے، جس کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

---

❶ سنن الترمذي: ٢٦٢١ـ صحيح الجامع: ٣١٢٧.

❷ سنن أبي داود: ١٨١١ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٠٣.

❀......اس کے پاس اتنا مال ضرور ہو کہ کسی کا محتاج نہ ہو اور نہ ہی لوگوں سے مانگتا پھرے۔ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کیا کرتے تھے اور زادِراہ ساتھ نہ رکھتے تھے اور کہتے: ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ تو اللہ نے زادِراہ کا حکم نازل فرمایا اور یہ آیت نازل کی:

﴿ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ﴾ [البقرة: ١٩٧]

''اور زادِراہ لے لیا کرو، یقیناً بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔'' ❶

❀......اپنے ساتھ زادِراہ لے جانے کے بعد اپنے گھر والوں (یعنی بیوی بچوں کے لیے اور جس کی کفالت اس پر لازم ہے) کے لیے مال ضرور چھوڑ کر جائے جس سے وہ اپنی گزربسر کرسکیں، نیز اپنے قرض اور تمام حقوق اور جو اس پر کفارے کی صورت میں ہیں یا اگر اس نے اللہ کی راہ میں کوئی نذر مانی ہوئی ہے، وہ سب ادا کر کے جائے۔

❀......جس مال سے حج کر رہا ہے وہ حلال کا مال ہو، حرام کا مال نہ ہو، کیونکہ حج کی عدم قبولیت میں سب سے بڑی رکاوٹ حرام کا مال ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

((يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ؟)) ❷

''وہ آدمی لمبا سفر کر کے آیا ہو، اس کے بال پراگندہ ہوں اور جسم ولباس گردوغبار سے اَٹا پڑا ہو، وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا دے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہتے ہوئے دعا کرنے لگے، جبکہ اس کا کھانا بھی حرام ہو، اس کا پینا بھی حرام ہو، اس کا لباس بھی حرام ہو اور اس نے حرام غذا سے ہی پرورش

❶ صحيح البخاري: ١٥٢٣ ـ سنن أبي داود: ١٧٣٠ ـ فتح القدير: ١/ ٣٦٣.

❷ صحيح مسلم: ١٠١٥.

پائی ہو، تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جا سکتی ہے؟''

(4)......چوتھی بات جو استطاعت میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا وقت ہو جو حج کے اعمال کو پہنچ سکے، یہ نہ ہو کہ اپنے ملک سے چلے اور حج کے ایام گزر رہے ہوں اور وہ ایام کو پا ہی نہ سکے۔

❀......عورت کی استطاعت کے لیے ایک زائد شرط یہ لگائی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ محرم ضروری ہے۔ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب عورت حجِ تطوع یعنی نفلی حج کرے تو محرم کا ساتھ ضروری ہے لیکن اگر حج فرض کرتی ہے تو پھر اگرچہ کچھ اختلاف ہے لیکن راجح یہی ہے کہ تب بھی محرم ضروری ہے۔ جیسا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ))

''کوئی مرد کسی عورت کے بالکل بھی تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے۔''

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرا نام تو فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے، جبکہ میری بیوی نے ایک ضروری کام (حج) کے لیے (سفر پہ) جانا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) ❶

''جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

اس میں بھی دو باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

ا: یہ عورت اپنے اس محرم کے ساتھ جائے جو اس کے لیے ہمیشہ کے لیے محرم ہے، مثلاً اس کا بیٹا، اس کا بھائی، اس کا چچا اور ماموں، بھتیجے اور بھانجے، سسر اور داماد وغیرہ۔

❶ صحيح البخاري: ١٨٦٢ ـ صحيح مسلم: ٣٢٥٩.

۲: عورت کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنے خاوند کی وفات یا طلاق کی عدت نہ گزار رہی ہو، ورنہ اس پر استطاعت کی شرط پوری نہیں ہوگی۔

سفر سے پہلے ضروری امور

حج کے سفر پر جانے سے پہلے درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

سفر شروع کرنے سے پہلے نیت کو خالص کریں، پچھلے گناہوں کی معافی مانگیں، اپنے والدین کو راضی کریں اور اپنی وصیت لکھیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيْدُ أَنْ يُوْصِيَ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)) ❶

''کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہو پھر دو راتیں گزار دے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔''

اس کے بعد حج اور عمرے کے احکام کو سمجھیں، سفر شروع کرنے سے پہلے استخارہ کریں کہ کن ساتھیوں کے ساتھ جاؤں اور کس وقت اور کس دِن کو جاؤں۔ سفر ان ساتھیوں کے ساتھ کریں جو نیکی اور تقویٰ سے متصف ہوں اور سفر کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کچھ کرنے کی۔''

اور سواری پر بیٹھتے وقت سفر کی یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّانَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا

❶ صحيح البخاري: ٢٨٣٨ـ صحيح مسلم: ١٦٢٧ .

❷ سنن أبي داود: ٥٠٩٥ـ سنن الترمذي: ٣٤٢٦ .

هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْأَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْأَهْلِ . ❶

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پہ آسان فرمادے اور اس کی دُوری ہم سے لپیٹ لے (یعنی مسافت کو مختصر کر دے)۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے، تکلیف پہنچانے والے منظر سے اور مال اور اہل میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

سفر میں ہر قسم کی برائی سے اجتناب کریں اور خصوصاً نگاہیں جھکا کر رکھیں، یعنی آنکھ کے گناہ سے بچیں کیونکہ ہر بڑے گناہ کے دو ہی بڑے اسباب ہیں: زبان کا چٹخارہ اور آنکھ کا نظارہ۔

مرد کا احرام

احرام سے پہلے غسل کریں، خواہ عمرہ کا ارادہ ہو یا حج کا ارادہ ہو۔ خواہ عورت حائضہ ہو یا نفاس دالی ہو۔ پھر مرد بغیر سلے دو کپڑے، ایک چادر اور ایک تہہ بند پہنے اور جوتا وہ پہنے جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپے اور نہ ہی پگڑی یا ٹوپی پہنے جس سے سر ڈھک جائے۔ مرد کے احرام کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے درج ذیل ارشاداتِ گرامی ملاحظہ کریں:

❶ صحیح مسلم: ١٣٤٤.

❀ ...... جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلْيُحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ)) ❶

''تم میں سے کوئی شخص احرام باندھے تو تہہ بند، چادر اور جوتے پہن لے۔''

❀ ...... جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! مُحرم شخص کو کیسے کپڑے پہننے چاہئیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ)) ❷

''(احرام میں) قمیصیں، پگڑیاں، شلواریں، لمبی ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، سوائے اس صورت کے کہ کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے اور نہ وہ کپڑے پہنو جنہیں زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔''

❀ ...... جناب جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ)) ❸

''جس کو تہہ بند نہ ملے اس کو چاہیے کہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ ملیں اس کو چاہیے کہ موزے پہن لے۔''

---

❶ مسند أحمد: ٤٨٩٩۔ صحيح ابن خزيمة: ٢٦٠١.

❷ صحيح البخاري: ٥٨٠٣۔ صحيح مسلم: ١١٠٣.

❸ صحيح البخاري: ٥٨٠٤۔ صحيح مسلم: ١١٠٩.

عورت کا احرام

عورت کے لیے وہ مشروع لباس احرام ہے جو وہ عموماً پہنتی ہے لیکن اپنے چہرے پر نقاب نہ باندھے اور نہ ہی لثام (وہ کپڑا جو ناک اور اس کے اردگرد لپیٹا جاتا ہے) اور نہ مندیل (رومال یا تولیہ) اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)) ❶

''احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور نہ ہی دستانے پہنے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اَلْمُحْرِمَةُ تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ مَا شَاءَتْ، إِلَّا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ، وَلَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَلَثَّمُ وَتُسْدِلُ الثَّوْبَ عَلٰى وَجْهِهَا إِنْ شَاءَتْ. ❷

''احرام والی عورت جو کپڑے چاہے پہن لے، سوائے اس کپڑے کے جس کو ورس یا زعفران لگا ہو، نہ ہی برقع پہنے اور نہ نقاب کرے، اور اگر چاہے تو کپڑا اپنے چہرے پر لٹکا سکتی ہے۔''

اصل میں نقاب کو نقاب اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس سے عورت کا رنگ چھپایا جاتا ہے، البتہ عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ سر پر خمار یا جلباب لٹکائے جس سے چہرہ ڈھک جائے۔ جلباب ایسی موٹی چادر یا عبا کو کہتے ہیں جو عورت کو سر سے لے کر قدموں تک تمام بدن اور اس کے کپڑوں اور زینت کو چھپا دیتی ہے۔

❶ صحیح ابن خزیمة: ٢٦٠٠۔ المعجم الأوسط للطبرانی: ٦٤٢٠۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩٠٤٤.

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩٠٥٠۔ إرواء الغليل: ٤/ ٢١٢.

فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ:

كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ . ❶

''ہم سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتی تھیں تو ہم اپنے چہروں پر خمار ڈال لیا کرتی تھیں۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ:

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ . ❷

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام میں ہوتی تھیں اور قافلے والے ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم اپنے پردے کی چادر کو سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں۔ جب وہ گزر جاتے تو چہرہ کھول لیتی تھیں۔''

بسا اوقات چہرے پر کپڑا نہ لگانے کے لیے عورتیں اس طرح کرتی ہیں کہ ہیٹ پہن لیتی ہیں، جس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اور وہ چہرے پر کپڑا لگنے کو عیب سمجھتی ہیں حالانکہ چہرے پر کپڑا لگنا کوئی عیب نہیں ہے۔ عورتوں کو صرف اپنے پردے کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنی زینت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ﴾ [النور: ٣١]

''سوائے اپنے خاوند اور محرم کے اور کسی کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔''

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ اپنی چادروں سے اپنے چہروں کو ڈھانپے رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ تیل اور کوئی خوشبو استعمال کر سکتے ہیں، لیکن یہ کام احرام کی نیت سے پہلے ہوگا اور احرام

---

❶ إرواء الغليل: ٤/ ٢١٢ـ الموطأ: ٧٤٠ .

❷ سنن أبي داود: ١٨٣٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٣٥ .

کی نیت کے بعد جائز نہیں۔

حج کی اقسام

اب آپ نے احرام باندھ لیا ہے اور حج کی نیت کرنی ہے تو حج کی تین قسمیں ہیں:

(1) حج تمتع:

حاجی حج کے مہینوں (شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) میں عمرے کا احرام باندھے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے۔ پھر اسی سال 8 ذوالحجہ کو دوبارہ احرام باندھے اور اس حج میں قربانی ہے۔

(2) حجِ قران:

حاجی حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے اور قربانی ساتھ لے کر جائے اور 10 ذوالحجہ تک احرام نہ کھولے، اس کے لیے ایک سعی ہے خواہ وہ عمرے کے ساتھ کر لے یا پھر 10 ذوالحجہ کو کر لے (لیکن یاد رہے حجِ تمتع میں دو سعی ہیں)۔

(3) حج افراد:

حاجی صرف حج کا احرام باندھے اور دس تاریخ تک احرام میں رہے گا۔ حج افراد میں قربانی نہیں ہوتی یہ بھی ایک سعی کرے گا خواہ طوافِ قدوم (جب مکہ میں پہنچے تو جو طواف کیا جاتا ہے) کے ساتھ کر لے یا پھر طوافِ حج (اور اس کو طواف افاضہ و زیارت بھی کہتے ہیں) میں کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ)) ❶

''تم میں سے جو شخص حج اور عمرے کا تلبیہ کہنا چاہے، کہہ لے، جو شخص صرف حج کا تلبیہ کہنا چاہے، کہہ لے اور جو شخص صرف عمرے کا تلبیہ کہنا چاہے، کہہ لے۔''

❶ صحيح مسلم: ١٢١١.

عمرہ کے ارکان

۱: احرام باندھتے وقت دل سے نیت کرنا لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ عُمْرَۃً کہنا، اور تلبیہ پڑھنا۔

۲: بیت اللہ کا طواف کرنا۔

۳: صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

عمرہ کے واجبات

۱: میقات سے احرام باندھنا۔

۲: بال کٹوانا یا سر منڈوانا اور یہ افضل ہے۔

واضح رہے کہ رکن اگر چھوٹ جائے تو عمرہ و حج باطل ہو جاتا ہے۔ خواہ بھول کر ہو اور اگر واجب چھوٹ جائے تو دم دینا پڑے گا جو حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کیا جائے گا۔

نیت کا بیان

جو شخص حجِ افراد کی نیت کرے گا تو وہ میقات سے سواری پر بیٹھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے نیت کرنے کے بعد تلبیہ کے یہ لفظ کہے گا:

لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ حَجَّۃً یا لَبَّیْكَ حَجًّا

اور جو شخص حج تمتع کا ارادہ رکھتا ہے وہ تلبیہ یوں کہے گا:

لَبَّیْكَ أَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ وَ حَجَّۃٍ یا پھر لَبَّیْكَ حَجًّا وَ عُمْرَۃً

اگر حرم تک پہنچنے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا شبہ ہو کہ شاید وہ حج کے احکام کو نہ پورا کر سکے گا بلکہ راستے میں کوئی مسئلہ بن سکتا ہے تو پھر اسے نیت کرتے وقت یہ کہنا چاہیے:

أَللّٰھُمَّ إِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي. ❶

❶ صحیح البخاری: ۵۰۸۹۔ صحیح مسلم: ۱۲۰۷.

''اے اللہ! جہاں تو نے مجھے روک دیا میں وہیں احرام کھول دوں گا۔''

اس کے بعد اگر واقعتاً مکہ نہ پہنچ سکے تو پھر راستے میں ہی احرام کھول دے اور اس پر کوئی دَم (فدیہ و کفارہ) وغیرہ نہیں ہوگا۔

تلبیہ کا بیان

پھر تلبیہ پڑھنا شروع کریں، جس کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ . ❶

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفات، نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

پھر اسی کو پڑھتے رہیں اور بلند آواز کے ساتھ پڑھیں، کیونکہ یہ نبوی حکم ہے، جیسا کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا حج افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ)) . ❷

''آواز بلند کرنا اور خون بہانا۔''

آواز بلند کرنے سے مراد ہے بلند آواز میں تلبیہ پکارنا اور خون بہانے سے مراد ہے قربانی کرنا۔ حتیٰ کہ عورتوں کو بھی اونچی آواز میں تلبیہ پڑھنا چاہیے، لیکن شرط یہ ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اونچی آواز سے تلبیہ کہتی تھیں، حتیٰ کہ آدمی سنتے تھے۔ ❸

❶ صحيح البخاري: ١٥٤٩ـ صحيح مسلم: ٢٨٠٣ .

❷ سنن الترمذي: ٨٢٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٤ .

❸ صحيح البخاري: ١٥٥٠ .

مکہ میں داخل ہونے کے احکام

❀......مکہ میں پہنچنے پر جس کو میسر آئے وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے، کیونکہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پہنچ کر غسل کیا تھا۔ ❶ لیکن اگر نہ کر سکے تو اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں۔

❀......آپ جونہی حرم پہنچیں تو تلبیہ کہنا بند کر دیں، پھر بہتر تو یہ ہے کہ باب المعلاۃ کی طرف سے جائیں اور باب بنی شیبہ سے بیت اللہ میں داخل ہوں، اس لیے کہ یہ حجرِ اسود کے سب سے قریب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے بلکہ آپ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔

❀......بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔ ❷

❀......داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . ❸

”میں عظمت والے اللہ، اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ، درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

❀......کعبہ کو دیکھتے وقت آپ یہ دعا پڑھ سکتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ . ❹

”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی (کی امید) ہے، لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی سے ہی زندہ رکھ۔“

---

❶ صحيح البخاري: ١٥٧٣ .
❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٤٧٨ .
❸ صحيح الجامع: ٤٧١٥ .
❹ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٩٢١٣ .

طواف کا طریقہ

❀......طواف سے پہلے اضطباع کریں، یعنی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر دوسرے کندھے پر ڈال لیں، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ ❶

❀......حجرِ اسود کی طرف جائیں اور اس کا بوسہ لیں، لیکن اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا لیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اللہ أکبر کہہ کر ہاتھ سے اشارہ کریں (لیکن اشارہ کر کے ہاتھ کو چومنا نہیں) اور یہ کام ہر چکر میں کریں اور رش نہ لگائیں اور نہ ہی کسی کو تکلیف دیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

إِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ فَلَا تُؤْذِ الضَّعِيفَ وَإِذَا أَرَدتَّ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فَإِنْ خَلَا لَكَ فَاسْتَلِمْهُ وَإِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ وَكَبِّرْ . ❷

''اے عمر! تم قوی آدمی ہو، لہٰذا کمزور کو تکلیف نہ دینا اور جب تم حجر اسود کا استلام کرنا چاہو تو اگر وہ تمہارے لیے خالی ہو تو بوسہ لے لو، ورنہ اس کے سامنے آ کر تکبیر کہو اور گزر جاؤ۔''

❀......آپ کا طوافِ قدوم شروع ہو گیا۔ یاد رکھیں کہ اس میں طہارت ضروری ہے کیونکہ یہ اور نماز ایک جیسی چیز ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نماز میں کلام جائز نہیں اس میں جائز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ)) ❸

''بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ہی کے مثل ہے، فرق صرف یہ ہے کہ اس میں

---

❶ سنن الترمذي: ٨٥٩۔ سنن أبي داود: ١٨٨٠ .

❷ مسند أحمد: ١٩ ۔ عون المعبود: ٥/ ٢٣٥ .

❸ سنن الترمذي: ٩٦٠۔ صحيح الجامع: ٣٩٥٥ .

(یعنی طواف میں) تم بات چیت کر لیتے ہو، البتہ جو شخص گفتگو کرے وہ بھلائی کی ہی بات کرے۔"

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ . ❶

"آپ ﷺ جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔"

❀......پھر پہلے تین چکروں میں رمل کریں، یعنی آہستہ آہستہ پہلوانوں کی طرح چلیں اور باقی چار چکروں میں رمل نہیں کرنا بلکہ آرام سے چلنا ہے، جیسا کہ عام چلتے ہیں۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا . ❷

"رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر (طواف کے لیے) اپنی دائیں جانب چل پڑے، پھر تین چکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے اور چار چکر عام رفتار سے لگائے۔"

❀......ان سات چکروں میں جو مرضی دعا پڑھیں لیکن رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ . ❸

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

---

❶ صحيح البخاري: ١٦٤١ . ❷ صحيح مسلم: ١٢١٨ .

❸ سنن أبي داود: ١٨٨٩ .

❀...... ہر چکر میں جب رکن یمانی پر پہنچیں تو اس کو ہاتھ لگائیں لیکن اگر ہاتھ سے اس کو چھو نہیں سکتے تو پھر اشارہ نہیں کرنا۔ ان سات چکروں کے بعد ملتزم یعنی حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوں اور وہاں اپنا سینہ، چہرہ، ہتھیلیاں اور کہنیاں رکھ سکتے ہیں اور دعائیں کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ عمل ثابت ہے۔ ❶

نــوٹ: ...... برہنہ شخص اور حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ)) ❷

''خبردار! اس سال (یعنی فتح مکہ) کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب حج کے موقع پر حیض آ گیا تو خیمے میں بیٹھی رو رہی تھیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي))

''ہر کام جو حاجی کرتے ہیں تم بھی کرتی چلی جاؤ، لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حتیٰ کہ تم پاک ہو جاؤ۔''

❀...... جب آپ ساتویں چکر سے فارغ ہو جائیں تو پھر اپنے دائیں کندھے کو (جس کو ننگا کیا تھا) ڈھانپ لیں اور مقامِ ابراہیم کی طرف آئیں اور اس کے پیچھے دو رکعتیں ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ ❸

نوٹ: ...... ان دو رکعتوں کے بعد دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ ❹

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٣٨ .

❷ صحيح البخاري: ١٦٢٢ . ❸ سنن الترمذي: ٨٦٩ .

❹ فقه العبادات، ص: ٣٥٦ .

❀......پھر آبِ زم زم کی طرف آئیں، اس کو پئیں اور اپنے سر پر بھی ڈالیں۔ پھر یہ کام کر کے اگر ممکن ہو سکے تو حجرِ اسود کا بوسہ لیں۔ ❶

❀......اس کے بعد صفا و مروہ کی طرف جائیں۔

نوٹ:......بعض لوگ اپنے گھر سے ہی کندھا ننگا کر لیتے ہیں اور سارا حج اسے ننگا ہی رکھتے ہیں، حالانکہ یہ مسنون عمل نہیں۔

سعی کا بیان

صفا کے قریب جا کر یہ پڑھیں:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ، أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ . ❷

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔''

اس کے بعد صفا پر چڑھ جائیں، حتیٰ کہ آپ کو کعبہ دِکھائی دینے لگے۔ ❸

چونکہ آج کل ستون ہیں، اس لیے صفا سے دیکھنے میں دِقت ہوتی ہے، لیکن دیکھنے کی کوشش کریں، اگر نظر آجائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔

پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُـمِيْـتُ وَهُـوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ . ❹

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے

❶ سنن أبي داود: ١٩٠٢ .
❷ صحيح مسلم: ١٢١٨ .
❸ سنن أبي داود: ١٩٠٥ .
❹ صحيح مسلم: ١٢١٨ .

سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے (مخالف) گروہوں کو اکیلے ہی شکست دی۔''

ان تین مرتبہ دعاؤں کے درمیان میں اور بھی جو چاہیں دعائیں کریں، پھر صفا سے اُتریں اور مروہ کی طرف چلیں اور سکون سے جو جی چاہے دعائیں کریں لیکن اگر یہ دعا پڑھ لیں تو یہ سُنت سے ثابت ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. ❶

''اے میرے رب! (مجھ کو) بخش دے اور (مجھ پر) رحم فرما، بے شک تو ہی سب سے بڑھ کر عزت واکرام والا ہے۔''

نوٹ: ...... جہاں دو سبز بتیاں لگی ہیں وہاں سے بھاگ کر گزریں اور مروہ پر چڑھتے ہوئے وہی دعائیں پڑھیں جو صفا پر پڑھی تھیں لیکن اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ والی آیت نہ پڑھیں، کیونکہ یہ صرف سعی کی ابتداء میں ہی پڑھنی ہے۔ ❷

یہاں ایک چکر پورا ہوگیا۔ اس کے بعد صفا کو چلیں اور اسی طرح کریں جس طرح پہلے کیا تھا، پھر مروہ کی طرف آئیں، حتیٰ کہ سات چکر پورے کریں۔ مروہ پر سات چکر ختم ہوں گے۔

نوٹ: ...... یاد رکھیں! طواف میں کندھا ننگا کرنا، رمل کرنا اور صفا مروہ کے درمیان بھاگنا عورتوں کے لیے نہیں ہے، اس لیے کہ اس سے مقصود قوت کا اظہار ہے اور عورتوں میں پردہ ضروری ہے۔ رمل اور کندھے ننگے کرنے میں یقیناً پردہ نہیں رہتا۔ ❸

اگرچہ بعض علماء نے کہا ہے کہ صفا و مروہ میں جب اکیلی عورت ہو تو بھاگ سکتی ہے جیسا کہ حضرت حاجرہ علیہا السلام بھاگی تھیں۔

---

❶ مصنف ابن أبی شیبه: ٤/ ٦٨۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٥/ ٩٥۔ یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً صحیح منقول ہے۔

❷ فقه العبادات، ص: ٣٦١.

❸ المغنی لابن قدامة: ٣/ ٣٩٤.

حلق اور قصر

اس کے بعد سر کو منڈوائیں۔ اگرچہ حلق (استرے وغیرہ سے بال بالکل صاف کرنا) افضل ہے لیکن جس نے حج کرنا ہے اس کے لیے بہتر ہے کہ افضلیت حج میں حاصل کرے اور یہاں بال کٹوائے اور جس نے صرف عمرہ کرنا ہے تو وہ حلق کروائے، اس کے لیے یہی افضل ہے، اگرچہ قصر، یعنی بال کٹوانا بھی جائز ہے۔

جس نے حجِ تمتع کا ارادہ کیا تھا تو بلاشبہ اس نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بال کٹوا کر احرام کھول دے اور آٹھ ذوالحجہ تک تمتع کرے یعنی فائدہ حاصل کرے اور جس نے حج قِران کا احرام باندھا تھا وہ احرام نہیں کھولے گا، حتیٰ کہ دس ذوالحجہ کو کنکریاں مار لے اور جس نے حج مفرد یا حجِ افراد کا احرام باندھا تھا وہ ابھی احرام نہیں کھولے گا۔

نوٹ: ...... حجِ افراد میں جو طواف کرتے ہیں یہ قدوم کا ہوتا ہے اور سعی خواہ اس دن کرلیں یا پھر دس تاریخ کو کرلیں ایک ہی مرتبہ کرنی ہے جبکہ تمتع میں دونوں مرتبہ (یعنی عمرہ اور حج میں) اور قران میں بھی ایک سعی ہے۔ خواہ عمرہ میں کرلیں یا پھر اس کو مؤخر کرلیں اور دس تاریخ کو کرلیں۔

ارکان اور واجباتِ حج

اب چونکہ آٹھ تاریخ کو آپ نے حج شروع کرنا ہے تو اس کے ارکان و واجبات اور ممنوعات کو سمجھ لیں۔ حج کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں:

(1) احرام

احرام دراصل حج میں داخل ہونے کی دل سے نیت کرنا ہے۔ جب یہ نیت کرلیں تو پھر مندرجہ ذیل چیزیں کرنا ممنوع ہے:

ا: بال اور ناخن کاٹنا۔

۲: سلے کپڑے پہننا۔(مردوں کے لیے)

۳: سر ڈھانپنا۔(مردوں کے لیے)

۴: دستانے اور نقاب پہننا عورت کے لیے ممنوع ہے۔

۵: کسی قسم کی خوشبو بدن، کپڑوں اور نہانے کے پانی میں استعمال کرنا۔

۶: بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار، چھونا اور شہوت کی نظر سے دیکھنا۔

۷: نکاح کرنا یا کروانا، منگنی کرنا یا کروانا۔

۸: خشکی کا شکار ممنوع ہے، اگر کرلیا تو اسی جانور کی مثل صدقہ دینا پڑے گا۔

۹: بیوی سے جماع کرنا اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر تو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے سے پہلے جماع کر بیٹھا ہے تو اس پر مندرجہ ذیل چیزیں لاگو ہوتی ہیں:

[۱] اس کا حج باطل ہے۔

[۲] وہ گنہگار ہے۔

[۳] حج کے بقیہ کام پورے کرے گا۔

[۴] اگلے سال اس حج کی قضاء دے گا۔

[۵] ایک اونٹ یا گائے حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقراءِ مکہ میں تقسیم کرے گا۔

لیکن اگر اس نے بیوی سے جماع کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد اور طوافِ افاضہ (یعنی طوافِ حج جس کو طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں) سے پہلے کیا تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

۱: اگر اس نے مجبور ہو کر جان بوجھ کر جماع کیا تو اس کو فدیہ میں بکری دینا پڑے گی اور صرف یہی نہیں بلکہ پھر وہ حرم سے باہر حِل میں جائے گا اور احرام کے کپڑے پہنے اور پھر طوافِ حج کرے۔

۲: اگر اس نے جان بوجھ کر کیا لیکن مجبور نہیں تھا تو وہ گنہگار ہوگا اور اسے فدیہ میں بکری دینا پڑے گی۔

۴: اگر اس نے بھول کر یا جہالت کی بناء پر (یا پھر اس کو مجبور کیا گیا ہے) جماع کر لیا ہے تو پھر اس پر کوئی فدیہ نہیں وہ اللہ سے توبہ واستغفار کرے۔

چنانچہ ممنوعات میں سے پہلی پانچوں صورتوں میں سے اگر کسی صورت کا ارتکاب ہو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو وہ تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا پھر دَم دے۔ ❶

لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول کر یا جہالت کی بناء پر کیا ہے تو پھر کوئی کفارہ نہیں بلکہ استغفار کرے اور توبہ کرے۔

چھٹی صورت میں اگر انزال نہیں ہوا تو پھر اس پر توبہ واستغفار ہے لیکن اگر ہو گیا تو پھر اس کا کفارہ جماع کی شق میں آپ نے پڑھ لیا۔

ساتویں صورت میں نکاح اور منگنی نہیں ہو گی اور نکاح باطل ہو گا اور وہ گنہگار ہو گا، اس لیے اس کو توبہ واستغفار کرنا ہے۔

(2) وقوفِ عرفہ:

یعنی میدان عرفات میں ٹھہرنا۔

(3) طوافِ حج:

بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا (جس کو طوافِ زیارت یا افاضہ بھی کہتے ہیں۔)

(4) سعی صفا ومروہ:

صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

ان چاروں چیزوں سے اگر کوئی ایک بھی بھول کر یا جان بوجھ کر چھوڑے تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

---

❶ سنن أبي داود: ۸۵۳.

حج کے واجبات

① میقات سے احرام باندھنا:

بسا اوقات پاک و ہند وغیرہ سے لوگ آتے ہیں تو مقررہ میقات سے احرام نہیں باندھتے بلکہ جدہ سے احرام باندھتے ہیں۔ حالانکہ یہ واجب انہوں نے چھوڑا ہے جس کا فدیہ بکری ذبح کر کے فقراء مکہ پر تقسیم کرنا ان پر ضروری ہے۔

② وقوفِ عرفہ:

عرفات کے میدان میں سورج کے غروب ہونے تک ٹھہرنا ہے۔

③ قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنا:

یعنی عرفات کے دن مغرب کے بعد مزدلفہ میں صبح تک رہنا ہے۔

④ رمی جمار:

دس تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں مارنا اور گیارہ، بارہ اور تیرہ کو بالترتیب چھوٹے اور درمیانے اور پھر بڑے شیطان کو سات سات ایک ایک کر کے کنکریاں مارنا۔

⑤ حلق یا قصر:

سر کے بال کٹوانا یا پھر منڈوانا۔

⑥ ایام تشریق:

گیارہویں، بارہویں اور اگر چاہے تو تیرہویں رات کو منیٰ میں سونا۔

⑦ طوافِ وداع:

ان ساتوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ گئی تو وہ دم دے گا جو حرم کی حدود میں ذبح کر کے فقراء مکہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاجی خود اس میں سے نہیں کھائے گا۔

آٹھ ذوالحجہ کا دن

اس کو یوم الترویۃ بھی کہا جاتا ہے۔ اس دن تمام حاجی جو حج تمتع کرنے والے ہوں جہاں بھی مکہ میں ٹھہرے ہیں وہاں سے احرام باندھ کر دل سے نیت کر کے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ کے الفاظ ادا کریں۔ حج افراد اور قران والے تو پہلے ہی احرام میں ہیں۔ انہوں نے احرام کھولا ہی نہیں تھا اور نیت بھی انہوں نے میقات سے ہی کی تھی اس لیے وہ بھی منیٰ کی طرف جائیں (مسجد تنعیم جانے کی ضرورت نہیں) وہاں جا کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں بغیر جمع کیے اپنے اپنے وقت میں قصر یعنی دو دو رکعتیں پڑھنی ہیں جبکہ مغرب کی تین رکعتیں ہی پڑھیں گے۔ اسی طرح وتر اور صبح کی دو سنتیں بھی پڑھیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے ان دونوں کو نہ سفر میں چھوڑا ہے اور نہ ہی حضر میں چھوڑا ہے۔

بعض لوگ وہاں ظہر و عصر مغرب و عشاء کی نمازیں پوری پڑھتے ہیں۔ ذرا سوچیں کہ یہ عمل ہمارے نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے موافق ہے یا مخالف؟ اگر موافق ہے تو شکر کریں اور اگر مخالف ہے تو فکر کریں۔ لیکن یہ حقیقت میں موافق نہیں، بلکہ مخالف ہے کیونکہ ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الصَّلَاةَ الرُّبَاعِيَّةَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَنَّ عُثْمَانَ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. ❶

”رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتوں والی نماز کی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔“

---

❶ الموطأ: ١/ ٤٠٢.

نو ذوالحجہ (عرفات کا دن)

نویں تاریخ کو سورج طلوع ہو جانے کے بعد ہر شخص میدان عرفات کی طرف جائے گا اور عرفات میں ٹھہرنے کا وقت زوال شمس سے لے کر دسویں تاریخ کو فجر طلوع ہونے تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ ، فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ)) ❶

''حج وقوفِ عرفہ کا نام ہے، جو شخص مزدلفہ میں گزاری جانے والی رات کی صبح طلوع ہونے سے پہلے عرفات (سے ہو کر مزدلفہ) آ جائے، اس کا حج پورا ہو گیا۔''

یہاں پر حاجی ظہر کے وقت ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ظہر و عصر کی دو رکعتیں جمع کر کے (ظہر کے وقت ہی) پڑھے گا لیکن ہر نماز کے لیے تکبیر الگ ہوگی۔ پھر سورج غروب ہونے تک وہ اللہ کا ذکر، قرآن کی تلاوت اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے میں مشغول رہے (دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے، نہ کہ جبلِ رحمت کی طرف) وادی عرنہ عرفات میں داخل نہیں، یہاں ٹھہرنا اور جبل رحمت پر چڑھنا مستحب نہیں۔ اس لیے عرفات کی حدود میں رہنا چاہیے)۔ اس دن کی دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے یوم عرفہ میں کی، وہ یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . ❷

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔''

❶ سنن أبي داود: ١٩٤٩۔ سنن النسائي: ٣٠١٦.

❷ سنن الترمذي: ٣٥٨٥۔ مصنف عبد الرزاق: ٨١٢٥۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٥٠٣.

نوٹ:.....عرفات کے دن حاجی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ ❶

❀.....اس کے بعد جونہی سورج غروب ہو، آپ نے مزدلفہ کی طرف جانا ہے اور وہاں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نماز جمع کر کے (عشاء کے وقت) تین مغرب کی اور دو عشاء کی رکعتیں پڑھنی ہیں۔ ❷

❀..... یہاں بھی عرفات کی طرح ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ (یعنی ہر نماز کی تکبیر الگ ہوگی) پڑھیں اور وِتر پڑھ کر سو جائیں اور باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اس وقت میں ذِکر بھی نہیں کرنا تو باتیں کہاں جائز ہوں گی؟ کیونکہ نبی ﷺ فوراً سو گئے تھے۔

❀.....ساری رات مزدلفہ میں گزار کر صبح کی نماز بھی مزدلفہ میں ادا کریں اور پھر خوب ذکر واذکار اور دعا کیجیے۔ یاد رہے کہ مشعرِ حرام کے نزدیک ٹھہرنا مستحب ہے اور فجر کے بعد خوب سفیدی ہو جائے تو پھر منیٰ جانا ہے لیکن عورتیں بچے اور کمزور وعمر رسیدہ اشخاص رات کو چاند کے غروب ہو جانے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کو جاسکتے ہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما اندھیرے میں ہی منیٰ آگئیں اور کہنے لگیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بھی ایسا کرتی تھیں، یعنی رات کو ہی منیٰ آجاتیں۔ ❸

اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اہل اور بچوں کو مزدلفہ سے رات کو ہی لے کر چلتے اور صبح کی نماز منیٰ پڑھتے اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مار لیتے۔ ❹

❀.....اگر باآسانی راستے میں سات کنکریاں مل جائیں تو اُٹھا لیں۔ کنکریاں نہ زیادہ موٹی ہوں اور نہ ہی چھوٹی ہوں، بلکہ فوق الحمص یعنی چنے کے دانے سے کچھ بڑی ہو۔ ❺

لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے کنکریاں لینا ہے اور یہ شریعت ہے۔ یہ غلط بات ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں۔ نبی ﷺ جب مشعر الحرام سے منیٰ کو

---

❶ صحيح البخاري: ١٦٦١.
❷ صحيح البخاري: ١٦٧٢.
❸ صحيح البخاري: ١٦٧٩.
❹ صحيح البخاري: ١٦٧٦.
❺ مناسك الحج و العمرة، ص: ٣١.

جارہے تھے تو اس وقت حکم دیا کہ کنکریاں اٹھاؤ لیکن اگر راستے یا پھر مزدلفہ سے ہی اٹھالیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ ان کنکریوں کو دھونا نہیں، کیونکہ یہ کام نہ نبی کریم ﷺ نے کیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے۔ اس لیے اپنے اوپر مشقت نہ کریں اور نہ ہی اس بدعت کا ارتکاب کریں۔

دس ذوالحجہ کا دن

مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد جب خوب سفیدی ہو جائے تو سورج طلوع ہونے سے قبل منیٰ کو جانا ہے۔ وہاں جا کر یہ چار کام کرنے ہیں:

(1)...... بڑے جمرے کو سات کنکریاں ایک ایک کرکے "اللہ اکبر" کہہ کر مارنا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وادی کے پیٹ سے ماریں یعنی کعبے کو اپنے بائیں طرف کرکے اور منیٰ کو دائیں طرف کرکے، لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو جدھر سے مرضی ماریں ٹھیک ہے۔ ❶

پہلا کام افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔ ❷

(2)......قربانی کرنی ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جو حجِ قران یا تمتع کر رہا ہے۔ حجِ افراد والے پر قربانی نہیں۔

(3)......سر منڈوانا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈوانے والے کے لیے تین مرتبہ رحمت کی دعا مانگی اور بال کٹوانے والے کے لیے ایک مرتبہ۔ جیسا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ)) ❸

"اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال چھوٹے کرانے والوں پر؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ سنن الترمذی: ۹۰۱. ❷ سنن أبی داود: ۱۹۰۲.

((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ))

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بال چھوٹے کرانے والوں پر؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ))

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے (پھر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال چھوٹے کرانے والوں پر؟

تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالْمُقَصِّرِينَ)). ❶

''بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔''

بعض لوگ معمولی سے بال کٹوا لیتے ہیں، آگے سے یا پیچھے سے، پورے سر کے نہیں کٹواتے، اس کو قزع کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❷

بہتر ہے کہ سر کے سارے بالوں کو کٹوائیں یا منڈوائیں۔

(4)......طوافِ زیارت (جس کو طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں) کرنا ہے اور حج تمتع والے کو سعی بھی، حج قران والے اور حجِ اِفراد والے نے اگر پہلے سعی کی ہے تو آج نہیں کرنی لیکن اگر پہلے نہیں کی تو وہ بھی آج سعی کرے گا (یاد رہے کہ مکہ کا رہائشی حاجی جو ہے وہ قربانی سے مستثنیٰ ہے) اور طوافِ زیارت اگر میسر نہیں آسکا تو اس کو مؤخر بھی کیا جا سکتا ہے اور طوافِ وداع کے ساتھ کر لیا جائے۔ یہ اس لیے کہ بھیڑ اور اژدہام کی وجہ سے بسا اوقات انسان متأخر ہو جاتا ہے۔ مذکورہ چار کام اسی ترتیب سے کرنے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ہی کیا۔ لیکن اگر ان چاروں کاموں میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو اس پر کوئی دم (فدیہ) نہیں۔ جیسا

---

❶ صحيح البخاري: ١٧٢٧ ـ صحيح مسلم: ١٣٠١ .

❷ صحيح البخاري: ٥٩٢٠ .

کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). ❶

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوا لیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ پھر آپ کے پاس دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں رمی کرنے سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دِن آپ کو دیکھا کہ آپ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اب کر لو، کوئی حرج نہیں۔‘‘

❀......واضح رہے کہ عورت اپنے بال اُنگلی کے پورے جتنے کٹوائے گی۔ ❷ مرد کی طرح حلق نہیں کروائے گی۔ ❸

نوٹ: ...... (۱) کنکریاں مارتے وقت کسی کو اذیت نہ پہنچائیں اور نہ ہی حد سے تجاوز

❶ صحيح البخاري: ١٧٣٦۔ صحيح مسلم: ١٣٠٦.

❷ مناسك الحج و العمرة، ص: ٣٦.

❸ سنن الترمذي: ٩١٤، ٩١٥۔ سنن النسائي: ٥٠٤٩.

کریں کیونکہ بعض حضرات بڑی بڑی کنکریاں پکڑتے ہیں اور اس زور سے مارتے ہیں کہ وہ دوسرے شخص کی آنکھ کو ضائع کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں یا پھر جوتے مارتے ہیں کہ شیطان ہے، حالانکہ وہ شیطان نہیں۔ یہ تو اللہ کا حکم سمجھ کر مارنا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلایا، اسی طرح سات کنکریاں اکٹھی لفافے میں بند کرکے ایک مرتبہ مارنا بھی صحیح نہیں۔ ایک ایک کرکے ماریں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک کرکے ہی ماری تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی۔

(۲) کسی بچے، عورت اور عمر رسیدہ کی طرف سے نائب بن کر کنکریاں مارنا صحیح ہے۔ جو شخص کسی بچے، عورت یا کسی بوڑھے شخص کی طرف سے کنکریاں مارنا چاہے تو وہ پہلے اپنی کنکریاں مارے گا، پھر اسی جگہ اس شخص کی طرف سے مارے، یہ نہیں کہ پہلے اپنی کنکریاں مارنے کے لیے جائے پھر فارغ ہوکر اس کے لیے جائے، یہ مشقت ہے جبکہ اسلام آسانی چاہتا ہے۔

(۳) جس حاجی نے قربانی کرنی ہے وہ حج قران والا اور تمتع والا ہے (اِفراد والے پر قربانی نہیں) لیکن حجِ تمتع والا بھی اگر قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کو دس روزے رکھنے ہیں، تین تو ادھر حج کے ایام میں اور سات اپنے وطن میں جاکر۔ بہتر تو یہ ہے کہ تین روزے وہ یوم عرفات سے پہلے رکھے یا ایام تشریق میں۔ ❶

لیکن اگر پے درپے ہو تو بہتر ہے اور اگر نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں، اسی طرح وہ سات روزے جو اس نے اپنے وطن جاکر رکھنے ہیں وہ بھی پے درپے نہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ تسلی کرلے کہ قربانی کے جانور میں عیب نہ ہو۔

جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ لَا تُجْزِئُ فِي الْأَضَاحِيِّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرَةُ

❶ صحيح البخاري: ١٩٩٨ .

الَّتِي لَا تُنْقِي)) ❶

''قربانی میں چار طرح کے جانور جائز نہیں: وہ کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، وہ بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو، وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور ایسا دُبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔''

(۴) اس دن (دس تاریخ) کے چار کاموں میں سے کوئی دو کام کر لینے سے حاجی پر احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں ۔صرف حاجی اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا اس کو التحلل الأول کہتے ہیں۔لیکن جب حاجی طوافِ زیارت (طوافِ افاضہ) کر لے تو پھر بیوی سے ہم بستری بھی کر سکتا ہے، کیونکہ اب اسے التحلل الأکبر حاصل ہو گیا ہے، یعنی وہ بالکل حلال ہو گیا ہے، کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

نوٹ:...... اگر دس تاریخ کو قربانی نہیں کر سکا تو جائز ہے کہ وہ گیارہ، بارہ اور تیرہ میں سے کسی ایک دن قربانی کر لے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ)) ❷

''ایام تشریق سارے ہی قربانی کے لیے ہیں۔''

گیارہ ذوالحجہ کا دن

گیارہ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں جا کر گزارنی ہے یعنی دس تاریخ کو طواف وغیرہ سے فارغ ہو کر واپس منیٰ جانا ہے اور گیارہ تاریخ کے دن زوال کے بعد تینوں جمرات کو اس طرح کنکریاں مارنی ہیں کہ سب سے پہلے چھوٹے جمرے سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ (جس مسجد کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں 70 انبیاء نے نماز پڑھی ہے)۔ ❸

❶ سنن ابن ماجه: ٣١٤٤۔ سنن الترمذي: ١٤٩٧۔ سنن النسائي: ٤٣٨١۔ سنن أبي داود: ٢٨٠٢.

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٤٧٦۔ صحيح الجامع: ٤٥٣٧.

❸ مناسك الحج والعمرة، ص: ٣٩ نقلاً عن الطبراني.

اور سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہہ کر ماریں، پھر تھوڑا سا آگے بڑھیں، قبلہ کی طرف منہ کر کے اس جمرے کو اپنے بائیں طرف کریں اور ہاتھ بلند کر کے دعا کریں۔ پھر دوسرے جمرے کو اسی طرح کنکریاں ماریں جس طرح پہلے کو ماریں تھیں، پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے اس جمرے کو اپنے دائیں طرف کر لیں اور ہاتھ بلند کر کے دعا کریں۔ پھر تیسرے جمرے کو سات کنکریاں پہلی اور دوسری طرح ماریں، پھر رُکنا نہیں اور نہ ہی دعا کرنی ہے بلکہ واپس اپنے خیموں اور اپنی جگہ پر چلے جایئے اور رات منیٰ میں ہی گزارنی ہے۔ واضح رہے کہ کنکریاں شام تک مارنی ہیں رات کو صرف بکریوں کے چرواہوں کے لیے جائز ہے۔ ❶

بارہ ذوالحجہ کا دن

اس دن اسی طرح کنکریاں اسی وقت پر مارنی ہیں جس طرح گیارہ کو ماریں تھیں، کنکریاں مارنے کے بعد اگر وہ مکہ جانا چاہے تو وہ جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے نکل جائے۔ جو دو دن میں کنکریاں مار کر چلا جاتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ تیرہ کو بھی مار کر جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى﴾ [البقرة: ۲۰۳]

''جو دو دن کنکریاں مار کر جلدی کرتا ہے اور منیٰ سے چلا جاتا ہے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرتا ہے (اور تیرہ کو بھی مارتا ہے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ افضل اور تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔''

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲٤۷۷.

تیرہ ذوالحجہ کا دن

اس دن اسی طرح آپ نے کنکریاں مارنی ہیں جس طرح گیارہ اور بارہ کو ماریں اور اس کے بعد مکہ جانا ہے۔ واضح رہے کہ ان ایام میں اگر نماز مسجد خیف میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر کہیں بھی پڑھ لیں تو ٹھیک ہے۔ نماز میں کوتاہی کرنا یا نہ پڑھنا اس کا بہت گناہ ہے، اس سے حج کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مکہ پہنچ کر آپ نے اپنے وطن کو واپس لوٹتے وقت طوافِ وداع کرنا ہے جو صرف سات چکر ہوں گے لیکن اگر کسی کا طوافِ حج باقی ہے (جس کو طوافِ زیارت اور طوافِ افاضہ کہتے ہیں) تو پھر وہ طوافِ وداع کے ساتھ ہی اس کی نیت کر کے سات چکر نکالے گا، اس کا طوافِ حج بھی ہو گیا اور وِداع بھی ہو جائے گا، اس کو چھوڑنے سے دَم دینا پڑے گا۔ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ . ❶

''لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا (طواف) ہو، البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی گئی۔''

واضح رہے کہ طواف کے بعد پچھلے قدموں باہر آنا قطعاً جائز نہیں، یہ بدعت ہے کیونکہ یہ عمل نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی سلف صالحین سے۔ بیت اللہ سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ (باہر آتا ہوں) اور (دعا کرتا ہوں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحيح البخاري: ١٧٥٥ ـ صحيح مسلم: ١٣٢٨ .

❷ صحيح مسلم: ٧١٣ .

پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

الحمدللہ! آپ کا حج مکمل ہو گیا ہے، حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا۔ لیکن اگر آپ مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہیں تو ضرور جائیں۔ البتہ یاد رکھیں کہ حج کے احکام میں اس کا کوئی دخل نہیں، اس کا الگ اجر وثواب ہے، کیونکہ آپ مسجد نبوی میں نمازیں پڑھیں گے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

زیارتِ مسجد نبوی

مسجد نبوی کی زیارت کرنا سنت ہے۔ دنیا میں صرف تین ایسی بابرکت جگہیں ہیں جن کی طرف سفر کرنا مشروع ہے (یعنی باعثِ ثواب ہے) وہ یہ ہیں:

(۱) بیت اللہ (۲) مسجد نبوی ﷺ (۳) بیت المقدس

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰی ثَلاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الأَقْصٰی)) ❶

''صرف تین مساجد کی طرف (ثواب کی نیت سے) رختِ سفر باندھا جا سکتا ہے: مسجد الحرام (بیت اللہ) کی طرف، مسجد نبوی کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف۔''

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((صَلاَةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِیمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) ❷

''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں پڑھی جانے والی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے (کیونکہ بیت اللہ میں نماز پڑھنا

❶ صحیح البخاری: ۱۱۸۹۔ صحیح مسلم: ۵۱۱.

❷ صحیح البخاری: ۱۱۹۰۔ صحیح مسلم: ۱۳۹۴.

ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے)۔"

اس لیے مسجد نبوی میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں اور اگر ہو سکے تو روضۃ من ریاض الجنۃ میں ادا کریں۔ جناب عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) ❶

"میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔"

اس مقدس جگہ پر بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کریں، دعائیں کریں، ذکر واذکار کریں لیکن اگر اس جگہ میں ممکن نہ ہو تو پھر کسی بھی جگہ بیٹھ کر عبادات کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھیں۔ درود کی فضیلت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)). ❷

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔"

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْراً، وَحِينَ يُمْسِي عَشْراً، أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸

❶ صحيح البخاري: ١١٩٥۔ صحيح مسلم: ١٣٩٠ .

❷ سنن النسائي: ١٧٩٧ .

❸ صحيح الجامع الصغير: ٦٣٦٧ .

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے تو روز قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

واضح رہے کہ درود کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ . ❶

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی قابلِ تعریف اور لائقِ تمجید ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر برکات نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر اپنی برکات نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی ستائش و بزرگی کا کے لائق ہے۔''

پھر جب آپ رسولِ کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جائیں تو وہاں بھی درود پڑھیں اور سلام کریں۔ قبر مبارک کی طرف منہ کر کے اِن الفاظ کے ساتھ سلام بھیجیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَکَاتُهٗ .

لیکن یہاں رُکنا نہیں ہے اور نہ ہی قبر کی طرف منہ کر کے دعائیں کرنی ہیں۔ دعاؤں کے لیے قبلہ ہی کی طرف رُخ کرنا ہے۔

پھر ایک قدم آگے بڑھ کر جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجیں اور آگے چلتے جائیں۔ یہ زیارت کا شرعی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ جالیوں کو چومنا، ہاتھ لگانا، چکر کاٹنا وغیرہ بدعت ہے۔

آپ جتنے دن مدینہ میں رہیں مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھیں، کیونکہ وہاں ایک

❶ صحیح البخاری: ۳۳۷۰.

نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے، لہٰذا اس غنیمت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

عموماً حاجیوں کو غلط تاثر دیا جاتا ہے کہ چالیس نمازیں اگر نہ پڑھیں تو تمام حج ناقص ہے، یہ ضرور پڑھنی ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ کا حج ختم ہو چکا ہے، ان نمازوں کا اور زیارت مدینہ کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دوسری بات جو حدیث لوگ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے تو اسے عذاب سے نجات ملے گی اور وہ نفاق سے بری ہو گا۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ منکر حدیث ہے اور ضعیف ہے، کیونکہ اس کو روایت کرنیوالا شخص نبیط بن عمر ہے جس سے صحاح ستہ کی کتب میں ایک بھی روایت مروی نہیں ہے، یعنی امام بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اس سے ایک بھی روایت بیان نہیں کی۔ ❶

اس لیے یہ چالیس نمازوں کا ثبوت نہیں، حقیقت میں جو صحیح حدیث ہے وہ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوماً فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولٰی، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) ❷

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چالیس روز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کے لیے دو برائتیں لکھ دی جاتی ہیں: (ایک) جہنم کی آگ سے برأت اور (دوسری) نفاق سے برأت۔''

❶ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ٣٦٤.

❷ سنن الترمذي: ٢٤١.

دوسرا اصول:

ایمان

ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لفظ ''اٰمَنَ یُؤْمِنُ إِیْمَانًا'' سے ہے جس کا مطلب ہے: اللہ کی وحی پر دل و جان سے ایمان لانا، بھروسہ کرنا، تصدیق کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا اور سکون و اطمینان حاصل کرنا۔

چنانچہ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیغامات پر دل و جان سے اعتماد اور بھروسہ کرے اور اپنے آپ کو احکام شریعت کا پابند اور مطیع فرمانبردار بنائے اور احکام شریعت کی اپنے عمل سے تصدیق کرتے ہوئے اطمینان و یقین کر لے کہ دنیا و آخرت میں سکون کا مرکز یہی ہے۔

ایمان کا اصطلاحی معنی:

❶ علامہ عبدالرحمٰن السعدی فرماتے ہیں کہ:

هُوَ التَّصْدِيْقُ الْجَازِمُ وَالْاِعْتِرَافُ التَّامُّ بِجَمِيْعِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ بِالْإِيْمَانِ بِهِ وَالْاِنْقِيَادِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا. ❶

''اللہ اور اس کے رسول کے جمیع احکامات کا ظاہری و باطنی طور پر مکمل اعتراف و یقین کرنا، اور اس کی پختہ تصدیق کرنا ایمان ہے۔

❷ بعض اہل علم ایمان کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

اَلْإِيْمَانُ لَهُ خَمْسَةُ أَرْكَانٍ: إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ يَزِيْدُ بِطَاعَةِ الرَّحْمٰنِ وَيَنْقُصُ بِطَاعَةِ أَبِي مُرَّةَ

❶ کتاب الایمان لابن منده: ۱/ ۳۴۱۔ مجموع الفتاوی: ۷/ ۵۰۵۔

الشَّيْطَان . ❶

''ایمان کی تعریف کے پانچ ارکان ہیں: ❶ زبان سے اقرار کرنا ❷ دِل سے تصدیق کرنا ❸ جوارح (یعنی اعضاء) کے ساتھ عمل کرنا ❹ ایمان رحمٰن کی اطاعت سے بڑھتا ہے ❺ اور شیطان کی اطاعت سے کم ہوتا ہے۔

❸ اور سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ)) ❶

''جب تیری نیکی تجھے خوش کر دے (یعنی تجھے اچھی لگے) اور تیری برائی تجھے رنجیدہ کر دے (یعنی تجھے بری لگے) تو تُو مومن ہوگا۔''

ایمان کے فوائد ثمرات

ایمان کے بے شمار فوائد وثمرات ہیں، جن میں سے ہم چند اہم کا تذکرہ کریں گے۔

① سیدھے راستے کی طرف راہنمائی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمْ ﴾ [یونس: ۹]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں (سیدھے) رستے کی رہنمائی کرتا ہے۔''

② ہدایت اور کامیابی کی علامت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ﴾ [البقرة: ٥]

''یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔''

❶ صحيح الجامع: ٦٠٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٥٠ .

③ **بلندیٔ درجات کا باعث:**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾

[المجادلة: ١١]

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان کو رفعتیں (بلندیاں) دیتا ہے اور علم والوں کے لیے تو بہت درجات ہیں۔''

④ **دوگنا ثواب کا ذریعہ:**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟ۙ ﴾

[الحديد: ٢٨]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ ایمان لاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی دوگنی رحمت سے نوازے گا اور تمہارے لیے ایسے نور کا اہتمام کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور وہ تمہارے گناہوں کو بھی بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

⑤ **نصیحت کے نفع مند ہونے کا باعث:**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ [الذاريات: ٥٥]

''انہیں نصیحت کریں کیونکہ نصیحت مومنوں کے لیے بڑی نفع مند ہے۔''

⑥ **شکر اور صبر کا درس دیتا ہے:**

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ إِلَّا

لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) ❶

''مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے اس کے ہر ایک معاملہ میں بھلائی ہے اور یہ بندہ مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے اور یہ شکر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور یہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

⑦ انسانی مسرتوں اور راحتوں کا سبب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۝﴾ [التوبة: ١٢٤]

''اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو (منافق) کہتے ہیں اس آیت نے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ لیکن جو ایماندار ہیں ان کے ایمانوں میں واقعی اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔''

⑧ شک سے بچنے کا ذریعہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا﴾ [الحجرات: ١٥]

''مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور شکوک وشبہات کا شکار نہیں ہوئے۔''

⑩ امن اور ہدایت کا پیغام:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

❶ صحیح مسلم: ٧٤٢٥.

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ [الأنعام: ٨٢]

''جو لوگ اس حالت میں ایمان لائے کہ انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، انہی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

⑩ دُکھوں اور مصیبتوں کا علاج:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ۞ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۞ ﴾ [آل عمران: ١٧٣، ١٧٤]

''وہ لوگ جن کے لیے منافقوں نے کہا کہ تمہیں (مٹانے) کے لیے لشکر جمع ہو چکے ہیں ان سے ڈر جاؤ۔ تو حقیقی مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔ چنانچہ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، انہیں کوئی برائی (تکلیف و مصیبت) نہ پہنچی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

⑪ غموں سے نجات کا ذریعہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ ﴾

[الأنبیاء: ٨٨]

''ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دلاتے ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [الأنعام: ٤٨]

''پس جو بھی ایمان لائے ورا پنے اعمال کی اصلاح کرے اس کو (آئندہ آنے والی آفات کا) نہ خوف ہوگا اور نہ کسی چیز (کے چھوٹ جانے کا) غم۔''

⑫ خطرناک جرائم سے حفاظت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) ❶

''زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو ایمان دار نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن بھی ہوتا۔''

لیکن زنا، چوری، شراب کے بعد جب تک توبہ نہیں کرتا ایمان اس سے خارج ہوجاتا ہے۔اور مذکورہ گناہ ایمان کی کمزوری اور ایمانی نور کے زائل ہونے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔

⑬ دین کی امامت کا سبب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [السجدة: ٢٤]

''جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے انہیں امام ومقتدی بنا دیا جو ہمارے دین کی راہنمائی کرتے تھے اور وہ ہماری آیات کا یقین کرتے تھے۔''

❶ صحيح البخاري: ٧٥٢٤ ـ صحيح مسلم: ٢٤٥٧.

⑭ کفر کے تسلط سے بچاؤ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ ﴾ [النساء: ١٤١]

''اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ہرگز رستہ نہیں دیں گے۔''

⑮ زمین پر حکمرانی کا ذریعہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾ [النور: ٥٥]

''اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے، ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند کیا اس کے ساتھ ان کو ضرور تقویت دیں گے اور ان کے خوف کو امن سے ضرور بدلیں گے، (بس وہ میری ہی عبادت کریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں جو بھی ہدایت کے بعد انکار کریں گے وہی فاسق ہوں گے۔''

⑯ اللہ کی طرف سے خوشخبری کا باعث:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة: ٢٢٣]

''(اے نبی!) مومنین کو خوشخبری دے دیجیے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ [البقرة: ٢٥]

''اور ان لوگوں کو خوشخبری دے دیجیے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔''

⑰ افضل ترین عمل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ))

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔''

عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ))

''اللہ کی راہ میں جہاد۔''

پوچھا گیا: پھر کون سا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)) ❶

''حج مقبول۔'' (یعنی ایسا حج جس میں کوئی گناہ نہ کیا گیا ہو)۔

⑱ عزت کا باعث:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

[المنافقون: ٨]

''اللہ اور اس کے رسول اور تمام مومنوں کے لیے ہی عزت ہے لیکن منافق

❶ صحیح البخاری: ٢٦۔ صحیح مسلم: ١٣٥۔

نہیں جانتے۔''

⑲ اللہ کی محبت کا ذریعہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴾

[مریم: ۹۶]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کرے گا۔''

⑳ اللہ کی رضا اور بڑی کامیابی کا سبب:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [التوبۃ: ۷۲]

''اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان ہمیشگی کے باغات میں ان کے لیے عمدہ رہائشیں ہوں گی۔ لیکن اللہ کی رضامندی ان نعمتوں سے بڑی نعمت ہے، اور یہی زبردست کامیابی ہے۔''

㉑ اللہ کی ولایت کا حصول:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴾ [یونس: ۶۲، ۶۳]

''یاد رکھو! اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ

لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی۔"

(22) اللہ کی نصرت حاصل کرنے کا ذریعہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الروم: ٤٧]

"اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمے ہے۔"

اور فرمایا:

﴿وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الأنفال: ١٩]

"اور بے شک اللہ رب العزت مومنوں کے ساتھ ہے۔"

(23) اجر کبیر اور اجر عظیم کا باعث:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء: ١٤٦]

"اور عنقریب اللہ جل شانہ مومنوں کو اجر عظیم سے نوازے گا۔"

اور فرمایا:

﴿وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا﴾

[الإسراء: ٩]

"اور خوشخبری دے دیجیے ان مومنوں کو جنہوں نے نیک اعمال کیے، ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔"

(24) بے حساب اجر کا باعث:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾

[فصلت: ٨]

''بے شک جو ایمان لائے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہوگا۔''

㉕ جنت میں داخلے کا سبب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) ❶

''ایک دفعہ ایک آدمی کسی راستے پر چل رہا تھا تو اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی کو پایا، اس نے اس کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے معاف فرما دیا۔''

اور ایک روایت میں ہے:

((فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)) ❷

''اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

اہلِ ایمان کے اوصاف

ایمان والوں کی بہت ساری صفات ہیں، جن میں سے ہم صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

① مومن عقیدہ میں قوی ہوتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا

---

❶ صحيح البخاري: ٦٥٢٠۔ صحيح مسلم: ٦٦١٢.

❷ صحيح مسلم: ١٩١٤.

وَكَذَا ، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)) ❶

''قوی مومن اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور محبوب لگتا ہے، لیکن بھلائی ہر ایک میں ہے۔ تیرے لیے جو چیز فائدہ مند ہو؛ اس کا تُو حریص بن جا، اللہ کی مدد طلب کر اور عاجزی نہ دکھا، اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں یوں یوں کر لیتا تو ایسے ایسے ہو جاتا، لیکن یہ کہہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا مقدر کر دیا کیونکہ ''اگر'' کہنا شیطان کے عمل کھولتا ہے۔''

② مومن اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)) ❷

''جس میں تین چیزیں پائی گئیں وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر لے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔ (۲) یہ کہ اگر کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے۔ (۳) اور دوبارہ کفر میں جانے کو ایسے ہی ناپسند کرے جس طرح آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَاقَ طَعَمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا

❶ صحيح مسلم: ٢٦٦٤.

❷ صحيح البخاري: ١٦ـ صحيح مسلم: ١٦٣.

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا)) ❶

''اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔''

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَرَآنِیْ ، وَطُوْبٰی لِمَنْ آمَنَ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ سَبْعَ مَرَّاتٍ)) ❷

''اس آدمی کے لیے (ایک مرتبہ) جنت کی بشارت ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے مجھے دیکھا، اور اس آدمی کے لیے سات مرتبہ جنت کی بشارت ہے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے دیکھا بھی نہیں۔''

③ مومن صابر ہوتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی أَذَاهُمْ)) ❸

''جو مومن لوگوں میں گھل مل کر رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف پر صبر کرتا ہے یہ اس مومن سے بہتر ہوتا ہے جو لوگوں سے مل جل کر نہیں رہتا اور ان کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔''

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِیْمَانُ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ)) ❹

''ایمان؛ صبر اور فراخ دِلی کا نام ہے۔''

❶ صحیح مسلم: ۱۵۱ . ❷ مسند أحمد: ۲۲۱۳۸ .

❸ صحیح الجامع: ٦٦٥١ ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ۹۳۹ .

❹ صحیح الجامع: ۲۷۹۵ ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ٥٥٤ .

④ مومن محبّ اور محبوب ہوتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ یَأْلَفُ وَیُؤْلَفُ وَلاَ خَیرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ)) ❶

''مومن محبت کرتا بھی ہے اور لوگ بھی اس سے مانوس ہوتے ہیں اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی)) ❷

''مومنوں کی آپس میں محبت، رحم دلی اور شفقت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے اس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو سارا جسم بخار اور بے چینی کے ساتھ بے تاب ہو جاتا ہے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

⑤ مومن مکار اور کمینہ نہیں ہوتا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح الجامع: ٦٦٦١، سلسلة الأحادیث الصحیحة: ٤٢٦.

❷ صحیح البخاری: ٦٠١١ـ صحیح مسلم: ٦٥٢٩.

❸ صحیح البخاری: ١٣ـ صحیح مسلم: ١٦٨.

((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ)) ❶

''مومن سادہ لوح اور معزز ہوتا ہے اور فاجر مکار کمینہ ہوتا ہے۔''

⑥ مومن حریص نہیں ہوتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)) ❷

''مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جبکہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔''

⑦ مومن نرم مزاج اور سادہ ہوتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْأَنَفِ، إِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَإِذَا أُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ)) ❸

''مومن جو ہوتے ہیں بڑے ہی مبارک اور نرم خو ہوتے ہیں، نکیل شدہ اونٹ کی طرح جہاں اسے چلا دیا جائے چل پڑتا ہے اگر اسے چٹان پر بھی بیٹھا دیا جائے تو بیٹھ جاتا ہے (یعنی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مکمل تابع ہوتا ہے)۔''

⑧ مومن غیرت مند ہوتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا)) ❹

''مومن غیرت مند ہوتا ہے لیکن اللہ اس سے بھی زیادہ غیور ہے۔''

---

❶ صحيح الجامع: ٦٦٥٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٣٥.

❷ صحيح البخاري: ٥٣٩٣ ـ صحيح مسلم: ٢٠٦٠.

❸ صحيح الجامع: ٦٦٦٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٣٦.

❹ صحيح الجامع: ٦٦٦٤.

⑨ مومن؛ مومن کا آئینہ اور خیر خواہ ہوتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ)) ❶

''مومن؛ مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے، اس کے مال کا اس کے حق میں دفاع کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

⑩ مومن ہر حال میں شکر گزار ہوتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ)) ❷

''مومن کسی بھی حالت میں بھلائی سے خالی نہیں ہوتا۔ اس کی جان اس کے دونوں پہلوؤں سے نکالی جا رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔''

جنت؛ صرف مومنین کے لیے ہے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا فَلَانٌ شَهِيْدٌ فَلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيْدٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عِبَاءَةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ

❶ صحيح الجامع: ٦٦٥٥، ٦٦٥٦۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٢٦.

❷ صحيح الجامع: ٦٦٥٢۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٣٢.

فِی النَّاسِ أَلا إِنَّهُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ)) ❶

''جب خیبر کا دن تھا تو نبی ﷺ کے صحابہ کا ایک گروہ آیا اور کہنے لگا: فلاں بھی شہید، فلاں بھی شہید۔ حتیٰ کہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور کہنے لگے: فلاں بھی شہید۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز (یہ شہید) نہیں، یقیناً میں نے اسے (جہنم کی) آگ میں دیکھا ہے، اس چادر یا چولے کی وجہ سے جو اس نے خیانت کی تھی۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں آواز لگادو کہ جنت میں صرف مومنین ہی جا سکتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نکلا اور آواز لگائی: سنو! لوگو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٣٠٥.

تیسرا اصول

احسان

احسان کی تعریف:

احسان کا مطلب ہے نیکی کرنا، کام کو اچھی طرح کرنا، اچھی طرح بنانا اور اچھی طرح جاننا۔ چنانچہ نیکی، اچھائی، عمدگی، خوبصورتی، آراستگی، خوش معاملگی، مہربانی، رافت، اتقان اور رحمت، ان سب کا نام ''احسان'' ہے۔

اصطلاحاً اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے ظاہر و باطن کو اچھا، نیک اور عمدہ بنانا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے جب جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) ❶

''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس انداز سے کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو یقیناً وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

احسان اور انعام میں فرق یہ ہے کہ احسان انسان کی اپنی ذات کے لیے بھی ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی جبکہ انعام صرف دوسروں کے لیے ہی ہوتا ہے۔

احسان کی اہمیت

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اَلْإِحْسَانُ لُبُّ الْإِيمَانِ وَرُوحُهُ وَكَمَالُهُ مِنْ حَيْثُ الْمُرَاقَبَةِ وَحُسْنِ الطَّاعَةِ. ❷

❶ صحيح البخاري: ٤٧٧٧ـ صحيح مسلم: ٩٣. ❷ مدارج السالكين: ٢/ ٤٢٩.

''احسان؛ اپنے دِل میں خوفِ الٰہی رکھنے اور اچھے انداز میں فرماں برداری بجا لانے کے اعتبار سے ایمان کا خلاصہ، اس کی رُوح اور اس کا کمال ہے۔''

احسان کا مقام

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الدِّينَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ: أَعْلَاهَا الْإِحْسَانُ، وَأَوْسَطُهَا الْإِيمَانُ، وَيَلِيهِ الْإِسْلَامُ. ❶

''نبی ﷺ نے دِین کے تین درجات بنائے ہیں: ان میں سب سے بلند ترین درجہ احسان ہے، درمیان والا درجہ ایمان ہے اور اس کے بعد والا درجہ اسلام ہے۔''

عبادات میں احسان کا اہتمام

❀ ...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ)) ❷

''روزِ قیامت سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، لہٰذا اگر یہ درست ہوئی تو اس کے سارے اعمال ہی درست ہوں گے اور اگر اسی میں بگاڑ ہوا تو اس کے سارے عمل ہی بگڑ جائیں گے۔''

❀ ...... سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ)) ❸

''جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے یہ آخری

---

❶ مجموع الفتاوى: ٧/ ٧.

❷ صحيح الجامع: ٢٥٧٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٥٨.

❸ صحيح الجامع: ٧٤٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٠١.

نماز ہے۔''

❀ ...... سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ لَا يُلْتَمَعُ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھائے، تاکہ وہ اُچک نہ لی جائے۔''

❀ ...... سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيهَا خَاشِعًا)) ❷

''سب سے پہلی چیز جو اس اُمت سے اٹھا لی جائے گی، وہ خشوع ہے، یہاں تک کہ تجھے ان میں کوئی خشوع والا آدمی دِکھائی نہیں دے گا۔''

❀ ...... سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأَمَانَةُ، وَآخِرُ مَا يَبْقٰى مِنْ دِينِهِمْ الصَّلَاةُ، وَرُبَّ مُصَلٍّ لَا خَلَاقَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ)) ❸

''جو چیز لوگوں میں سے سب سے پہلے اٹھا لی جائے گی وہ امانت ہے اور ان کے دین کا سب سے آخر میں جو عمل باقی رہ جائے گا وہ نماز ہے، اور کئی ایسے نمازی بھی ہوتے ہیں کہ جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہوتا (یعنی ان کی نماز بالکل خشوع سے خالی ہوتی ہے، اس لیے اجر سے قاصر ہوتی ہے)۔''

❀ ...... ابوعنبہ الخولانی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ آنِيَةً مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَآنِيَةُ رَبِّكُمْ قُلُوبُ عِبَادِهِ

---

❶ صحيح الجامع: ٧٤٩. ❷ صحيح الجامع: ٢٥٦٩.

❸ صحيح الجامع: ٢٥٧٥.

الصَّالِحِينَ ، وَأَحَبُّهَا إِلَيْهِ أَلْيَنُهَا وَأَرَقُّهَا)) ❶

''یقیناً زمین والوں میں سے اللہ کے برتن ہیں اور تمہارے رب کے برتن اس کے نیک بندوں کے دِل ہیں، اور اس کے نزدیک سب سے محبوب دِل وہ ہیں جو سب سے نرم اور خدا ترس ہوں۔''

❀......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے اولیاء وہ ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے۔''

❀......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ)) ❸

''یقیناً اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کو قسم ڈال دیں تو وہ لازماً اسے پورا کرتا ہے۔''

❀......سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانَ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِ أَجْرُ خَمْسِينَ شَهِيدًا مِنْكُمْ)) ❹

''یقیناً تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا، اس زمانے میں دِین کو تھامے رکھنے والے کے لیے تم میں سے پچاس شہیدوں کا اجر ہوگا۔''

---

❶ صحيح الجامع: ٢١٦٣ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٩١ .

❷ صحيح الجامع: ٢٥٥٧ .

❸ صحيح البخاري: ٢٧٠٣ - صحيح مسلم: ١٦٧٥ .

❹ صحيح الجامع: ٢٢٣٤ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٩٤ .

احسان کے متعلقات

یہاں ہم احسان کی مختلف صورتیں بیان کریں گے، جن کی وجہ سے بہ اعتبارِ ایمان لوگوں میں تفاضل اور درجہ بندی ہوتی ہے۔

تقویٰ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ؕ ﴾ [الذاریات: ۱۵، ۱۶]

''بے شک تقویٰ والے لوگ جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے، یقیناً وہ اس سے پہلے ہی احسان کرنے والے تھے۔''

انفاق فی سبیل اللہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة: ۱۹۵]

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور احسان کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

معافی و درگزر:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [المائدة: ۱۳]

''سو ان کو معاف کیجیے اور درگزر کیجیے، بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَالْكٰظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾﴾

[آل عمران: ١٣٤]

''غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

ذِکر و قربانی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾﴾

[الحج: ٣٧]

''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت ہرگز نہیں پہنچتے اور نہ ہی ان کے خون، بلکہ اسے تو تمہارے دِل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی راہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور احسان کرنے والوں کو (جنت کی) بشارت سنا دیجیے۔''

سچائی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾﴾ [الزمر: ٣٣، ٣٤]

''اور جو (رسول) سچے دِین کو لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی، یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے، یہ احسان کرنے والوں کا بدلہ ہے۔''

جہاد:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾

[العنکبوت: ٦٩]

''اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں مشقت برداشت کی، یقیناً ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھائیں گے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

صبر:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [ھود: ١١٥]

''اور صبر کیجیے، کیونکہ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی طلب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ [الأحزاب: ٢٩]

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں سے احسان کرنے والی عورتوں کے لیے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

احسان کے فوائد وثمرات

① تنگی سے دوری

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ

﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [التوبة: ٩١]

''ضعیفوں پر، بیماروں پر اور ان پر کہ جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں؛ کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خیرخواہی کرتے رہیں، احسان کرنے والے ایسے لوگوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔''

② دنیا میں تکلیف ومصائب سے دوری

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [الصافات: ١٠٤، ١٠٥]

''اور ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب کو سچ کر دکھایا، بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔''

③ نیک اولاد، فضیلت، ہدایت، علم وحکمت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ﴾ [الأنعام: ٨٤ ـ ٨٩]

''اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دِیے، ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور (نیز) زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو، سب نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو، اور ہر ایک کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو، اور ہم نے ان کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہِ راست کی ہدایت کی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہی ہے جس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔ یہی وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب وحکمت اور نبوت عطا فرمائی تھی۔''

④ قوتِ فیصلہ، علم تعبیر رؤیا اور بادشاہی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲ ﴾

[یوسف: ۲۲]

''اور جب (یوسف علیہ السلام) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے تو ہم نے اسے قوتِ فیصلہ اور علم عطا کیا، ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

عزیزِ مصر کے نمائندے نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا:

﴿ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۶ ﴾ [یوسف: ۳۶]

''ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلائیے، یقیناً ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۗ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾ [يوسف: ٥٦]

''اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لیے اس سرزمین میں اقتدار کی راہ ہموار کی، وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے، ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، اور ہم احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''

⑤ ہر عمل کا مکمل اجر اور جزا کا حصول

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [التوبة: ١٢٠، ١٢١]

''یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے، یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا ہے، تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اچھے کاموں کا اچھے سے بدلہ دے۔''

⑥ آخرت میں احسان الٰہی کا حصول

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ ﴾ [الرحمن: ٦٠]

''احسان کا بدلہ تو صرف احسان ہی ہے۔''

⑦ روزِ قیامت سایہ، چشمے، پھل، من چاہی زندگی

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ وَّ فَوَاکِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾

[المرسلات: ٤١-٤٤]

''بیشک پرہیزگار لوگ سایوں میں ہوں گے اور بہتے چشموں میں، اور ان میووں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔ (اے جنتیو!) کھاؤ، پیو، مزے سے اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں۔ یقیناً ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''

⑧ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا موجب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾ [الأعراف: ٥٥، ٥٦]

''تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو، اس (کے عذاب) سے ڈرتے ہوئے اور اس (کی رحمت) کے اُمیدوار رہتے ہوئے۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔''

⑨ اللہ تعالیٰ کی محبت کا موجب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ﴾ [آل عمران: ١٤٨]

''اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔''

⑩ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا موجب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾ [التوبة: ۱۰۰]

''اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ احسان کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔''

⑪ جنت میں ہمیشہ قیام کا باعث

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۵﴾ [المائدة: ۸۵]

''سو اللہ تعالیٰ ان کو اس کے باعث جو انہوں نے کہا، ایسے باغات سے نوازے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہی احسان کرنے والوں کا بدلہ ہے۔''

⑫ جنت میں دیدارِ الٰہی کا سبب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ؕ وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۶﴾ [یونس: ۲۶]

''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید بھی (بہت کچھ ہے)، اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذِلت، یہ لوگ جنت میں

رہنے والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:
﴿ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ﴾ ''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید بھی (بہت کچھ ہے)۔'' کی تفسیر میں فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، نَادٰى مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ، قَالُوا: أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)) [1]

''جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی یہ آواز لگائے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے لیے ایک وعدہ ہے جسے وہ تمہارے لیے پورا کرنا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے: کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جہنم سے نجات سے کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ (یعنی اس سے بڑھ کیا انعام ہو سکتا ہے؟) تو حجاب کو اُٹھا دیا جائے گا (اور سب کو دیدارِ الٰہی عطا ہو گا)۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی کوئی چیز نہیں دی ہو گی جو ان کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو گی۔''

خشوع کے فضائل

1 ہدایت اور ثابت قدمی کا قرینہ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

[1] سنن الترمذي: ٣١٠٥۔ صحيح الجامع: ٥٣٥.

قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾

[الحج: ٥٤]

''اور جنہیں علم عطا کیا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سراسر حق ہی ہے، پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دِل اس کی طرف جھک جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہِ راست کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔''

2 گناہوں کا کفارہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)) ❶

''جس بھی مسلمان کو فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضوء کرے، خشوع اور (کامل) رکوع کے ساتھ نماز ادا کرے، تو وہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، جب تک کہ آدمی نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو، اور یہ (فضیلت) ساری زندگی کے لیے ہے۔''

3 ربانی مغفرت کا وعدہ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)) ❷

❶ صحيح مسلم: ٢٢٨. ❷ سنن أبي داود: ٤٢٥.

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کی ادائیگی کے وقت اچھی طرح وضوء کرے، ان کے مقررہ اوقات پر نماز پڑھے اور رکوع وخشوع مکمل کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر اللہ چاہے گا تو اسے بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔''

4 اجرِ عظیم کے حصول کا ذریعہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝۱۹۹ ﴾ [آل عمران: ١٩٩]

''یقیناً اہلِ کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اُتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا ہے اس پر بھی (ایمان لاتے ہیں)، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔''

5 افضل ترین شخص ہونے کی علامت:

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ ، وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ ، وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَعُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . [1]

''تمام لوگوں سے بڑا جاہل وہ ہے جو اس کو چھوڑ دے جس کا اسے علم ہو، اور تمام

[1] سنن الدارمی: ٣٤٢.

لوگوں سے بڑا عالم وہ ہے جو اس پر عمل کرے جس کا اسے علم ہو، اور تمام لوگوں سے افضل وہ ہے جو ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو۔''

6 دنیا و آخرت کی بشارتوں کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ۝۳۴ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ [الحج: ٣٤، ٣٥]

''اور ہر اُمت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں، سمجھ لو کہ تم سب کا معبودِ برحق صرف ایک ہی ہے، تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ، اور ان عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے کہ جن کے پاس اللہ کا ذِکر کیا جائے تو ان کے دِل کپکپانے لگتے ہیں۔''

7 دنیا و آخرت کی کامیابی کا موجب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ۝۲﴾

[المؤمنون: ١، ٢]

''یقیناً وہ مومنین کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔''

8 جنت میں داخلے کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ [ھود: ٢٣]

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف جھک گئے، یہی لوگ جنت والے ہیں، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اور سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) . ❶

''جو بھی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت نماز ایسی پڑھتا ہے کہ جس میں اپنے دِل اور چہرے کے ساتھ انہی پر متوجہ رہتا ہے (یعنی مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا ہے) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

9 خشوع نبوی منہج ہے:

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ . ❷

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے سینے میں سے رونے کی وجہ سے یوں آواز آ رہی تھی جیسے کوئی چکی سی چل رہی ہو۔''

عدمِ خشوع کے نقصانات

① مکمل نماز کے ثواب سے محرومی:

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا

❶ سنن أبی داود: ٩٠٦ .
❷ سنن أبی داود: ٩٠٤ .

ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدْسُهَا خُمْسُهَا رُبْعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا)) ❶

''انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے نماز سے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور آدھا حصہ ہی لکھا جاتا ہے۔''

یعنی جس شخص کی نماز میں جس قدر زیادہ خشوع ہوگا، اتنا ہی زیادہ اسے اجر ملے گا، اور جس کا خشوع جتنا کم ہوتا جائے گا اس کا اجر بھی اتنا کم ہوتا جائے گا۔

② نفاق کی علامت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا)) ❷

''یہ منافق کی نماز ہوتی ہے کہ بندہ بیٹھ کر سورج کا انتظار کرتا رہے، حتیٰ کہ جب وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان میں آ جائے تو یہ اُٹھ کر چار ٹھونگے مارے (اور) ان میں اللہ کا بس تھوڑا سا ہی ذِکر کرے۔''

③ سب سے بڑا اور بُرا چور:

❀ ......سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَسْوَأَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ))

''یقیناً لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آدمی نماز سے کیسے چوری کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا)) ❸

---

❶ سنن أبی داود: ٧٩٦ـ صحيح الجامع: ١٦٢٦. ❷ صحيح مسلم: ٦٢٢.

❸ مسند أحمد: ١١٥٣٢ـ صحيح الجامع: ٩٨٦.

''وہ نماز کے رکوع وسجود کامل طور پر ادا نہیں کرتا۔''

④ رحمتِ الٰہی سے محرومی:

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَـنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ فِيهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا)) ❶

''اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی نماز کی طرف (رحمت کی) نظر سے نہیں دیکھتا جو نماز میں رکوع وسجود کے دوران اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا۔''

⑤ ملتِ اسلامیہ پر موت نہیں آتی:

سیدنا ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰـى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَلَسَ فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ، فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرَوْنَ هٰذَا، مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے (ایک دِن) اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، پھر ان کی ایک جماعت میں بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، اس نے رکوع کرنا شروع کیا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگے مارنے لگا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو، جو شخص اس حالت میں مر گیا وہ محمد (ﷺ) کی ملت و دِین پر نہیں مرے گا۔''

---

❶ مسند أحمد: ١٦٢٨٣ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٨٢٦١ .

❷ صحيح ابن خزيمة: ٦٦٥ .

عدمِ خشوع کی بنیادی وجہ

خشوع نہ ہونے کی بنیادی وجہ دِل کا بگاڑ اور سختی ہے۔ اگر دِل کا بگاڑ اور سختی دُور ہو جائے تو تمام اعمال خوش اسلوبی سے انجام پاتے ہیں اور اگر یہی دُور نہ ہو تو پھر سارے اعمال ہی خرابی کا شکار ہو جاتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) ❶

''سنو! بلاشبہ جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ جب وہ درست رہتا ہے تو سارا جسم بھی درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بھی بگڑ جاتا ہے، یادرکھو! وہ دِل ہے۔''

دِل کو درست کرنے کے طریقے

دِل کی سختی اور بگاڑ کو ختم کرنے اور اس میں نرمی اور خشوع پیدا کرنے کے لیے درج ذیل صورتیں اختیار کی جاسکتی ہیں:

ذِمہ داریوں کو ادا کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ﴾ [المائدة: ١٣]

''پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرما دی اور ان کے دِل سخت کر دِیے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔''

❶ صحيح البخاري: ٥٢.

یعنی انہوں نے اپنے فرائض اور ذِمہ داریوں سے کوتاہی برتی اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کی پاسداری نہ کی، جس کی وجہ سے ان کو سزا یہ ملی کہ اللہ نے ان کے دِل سخت کر دِیے۔ گویا دِلوں کی سختی عذابِ الٰہی ہے۔ لہٰذا اس سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی ذِمہ داریوں کی کامل طور پر ادائیگی ضروری ہے۔

زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعاً تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعاً تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِناً، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِماً، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)) ❶

''اے ابو ہریرہ! پرہیزگار بن جا؛ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا، قناعت پسند ہو جا؛ تمام لوگوں سے بڑھ کر شکر گزار بن جائے گا، لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرنے لگ جا جو تُو اپنے لیے پسند کرتا ہے؛ حقیقی مومن بن جائے گا، اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دے؛ حقیقی مسلمان بن جائے گا اور ہنسنا کم کر دے؛ کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ کر دیتا ہے۔''

مساکین اور یتیموں پر احسان کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دِل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ أَرَدتَّ تَلْيِينَ قَلْبِكَ فَأَطْعِمِ الْمَسَاكِينَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ)) ❷

---

❶ سنن الترمذی: ۲۳۰۵۔ سنن ابن ماجه: ۴۲۱۷۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۹۳۰.

❷ صحيح الجامع: ۱۴۱۰.

''اگر تُو اپنے دِل کی نرمی چاہتا ہے تو مسکینوں کو کھانا کھلایا کر اور یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرا کر۔''

اخلاق اچھا کرنا اور موت کو یاد کرنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا))، قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ)) ❶

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو ایک انصاری آدمی آپ کے پاس آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا، پھر بولا: اے اللہ کے رسول! مومنوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہو۔ اس نے کہا: مومنوں میں سے عقل مند کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور جس کی موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے سب سے اچھی تیاری ہو، یہی لوگ عقل مند ہیں۔''

❶ سنن ابن ماجه: ٤٢٥٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٨٤.

چوتھا اصول

حسنِ اخلاق

اخلاق کا لغوی معنی:

اخلاق سے مراد طبعی خصلت وطبیعت اور فطری عادت ومروت ہے۔

اخلاق کا اصطلاحی معنی:

❶ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اخلاق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْأَذٰى . ❶

''چہرے کی کشادگی اور قولی وفعلی بھلائی کی کوشش کرنے اور قولی وفعلی تکلیف دینے سے رک جانے کو کہتے ہیں۔''

❷ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سَلَامَةُ النَّفْسِ نَحْوَ الْأَرْفَقِ الْأَحْمَدِ مِنَ الْأَفْعَالِ . ❷

''حسنِ اخلاق نرم اور قابل ستائش افعال واعمال کی طرف اپنے نفس کو سپرد کر دینے کا نام ہے۔''

❸ امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حُسْنُ الْخُلُقِ أَنْ يَكُوْنَ سَهْلَ الْعَرِيْكَةِ لَيِّنَ الْجَانِبِ طَلْقَ الْوَجْهِ قَلِيْلَ النُّفُوْرِ طَيِّبَ الْكَلِمَةِ . ❸

''حسن اخلاق انسانی نرم خو، پہلو کو جھکانے والا، کشادہ چہرے والا، کم نفرت والا اور پاکیزہ گفتگو والے مزاج کا نام ہے۔''

---

❶ جامع العلوم والحکم: ١٦٠ . ❷ مختصر شعب الإيمان: ١١٦، ١١٧ .
❸ أدب الدنيا والدين: ٢٢٧ .

❹ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسْنُ الْخُلُقِ أَنْ لَا تَغْضَبَ وَلَا تَحْقِدَ. ❶

''حسن خلق یہ ہے کہ تو غصہ سے اجتناب کر اور (سینے) میں کینہ اور بغض نہ رکھ۔''

❺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حُسْنُ الْخُلُقِ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ. ❷

''حسن اخلاق تین خصلتوں میں ہے: محرمات سے اجتناب کرنا، حلال کی طلب کرنا اور اہل وعیال پر وسعت کرنا۔

حسنِ اخلاق کی نشانی:

امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا حَسُنَتْ أَخْلَاقُ الْإِنْسَانِ كَثُرَ مُصَافُوْهُ وَقَلَّ مُعَادُوْهُ فَتَسَهَّلَتْ عَلَيْهِ الْأُمُوْرُ الصِّعَابُ وَلَانَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ الْغِضَابُ. ❸

''جب انسان کا اخلاق اچھا ہو جاتا ہے تو اس سے مصافحہ کرنے والے زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے دشمن کم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس پر مشکل ترین کام آسان ہو جاتے ہیں اور غصے والے دل اس کے لیے مہربان ہو جاتے ہیں۔''

اخلاق کے فوائد وثمرات

حسن اخلاق کے بہت سارے فوائد وثمرات ہیں، جن میں سے ہم صرف دس کا تذکرہ کریں گے۔

---

❶ جامع العلوم والحكم: ١٦٠.

❷ احياء العلوم: ٣/ ٥٣.

❸ أدب الدنيا والدين: ٢٣٦.

① حسن اخلاق افضل مومن کی نشانی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) ❶

''مومنوں میں افضل ترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِسْلَامًا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَفْضَلُ الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَأَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ)) ❷

''اسلام کے لحاظ سے مومنوں میں افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں اور ایمان کے لحاظ سے افضل مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور افضل مہاجر وہ ہے جس نے ممنوع اشیاء کو ترک کر دیا اور افضل جہاد اس مجاہد کا ہے جس نے اللہ کی ذات کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَصَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَخُلُقٍ حَسَنٍ)) ❸

''ابن آدم ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو نماز، آپس کی صلح اور اچھے اخلاق سے افضل ہو۔''

❶ صحيح الجامع: ١١٢٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٧٤ .

❷ صحيح الجامع: ١٢٩٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٤٩١ .

❸ صحيح الجامع: ٥٦٤٥ .

② حسن اخلاق کامل ترین ایمان کی علامت ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا الْمُوَطَّئُونَ أَكْنَافًا الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَيُؤْلَفُونَ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ)) ❶

''مومنوں میں سے ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے، جو اپنے پہلوؤں کو لوگوں کے لیے جھکانے والے ہیں اور لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہیں، اس آدمی میں بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں جو نہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی لوگ اس سے مانوس ہوتے ہیں۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) ❷

''مومنوں میں سے ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔''

③ حسن اخلاق روزے دار اور تہجد گزار کے برابر اجر کا ذریعہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ)) ❸

''انسان اپنے اچھے اخلاق کے سبب رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات کو حاصل کر لیتا ہے۔''

---

❶ صحيح الجامع: ١٢٣٠، ١٢٣١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٨٤، ٧٥١.

❷ صحيح الجامع: ١٢٣٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٨٤.

❸ صحيح الجامع: ١٥٧٨، ١٦٢٠، ١٩٣٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٩٥، ١٥٩٠.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الـرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ)) ❶

''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کے سبب رات کو قیام کرنے والے اور سخت دوپہر کے وقت پیاس برداشت کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْـمُسْـلِـمَ الْـمُسَـدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللَّهِ، بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَمِ ضَرِيبَتِهِ)) ❷

''بلاشبہ سیدھا سادھا مسلمان اپنے اچھے اخلاق اور نرم مزاجی کے باعث بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور رات کو اللہ (کی کتاب) کی آیات کی تلاوت کے ساتھ بہت زیادہ قیام کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔''

④ حسن اخلاق محبتِ الٰہی کی دلیل ہے:

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) ❸

''اللہ تعالیٰ کو تمام بندوں سے محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔''

اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الـلّٰـهَ كَـرِيـمٌ يُـحِبُّ الْكُرَمَاءَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ وَيُحِبُّ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ١٦٩ ـ صحيح الجامع: ١٦٢١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٩٤.

❷ مسند أحمد: ٦٦٤٨ ـ صحيح الجامع: ١٩٤٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٢٢.

❸ صحيح الجامع: ١٧٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٣٣.

مَعَالِي الْأَخْلَاقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا)) ❶

''اللہ تعالیٰ کریم ہے نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، بہت سخی ہے اور سخاوت و اخلاق کی بلندیوں کو پسند کرتا ہے اور اخلاقی پستیوں کو ناپسند جانتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَأَشْرَافِهَا وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ عالی شان اور اشرف کاموں کو پسند فرماتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے گرے ہوئے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔''

⑤ حسن اخلاق شادی کا بہترین معیار ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)) ❸

''جب تمہارے پاس ایسا آدمی آجائے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کی شادی کردو (یعنی اپنی بیٹی کا نکاح دے دو) وگرنہ زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔''

⑥ حسن اخلاق بے مثال نعمت ہے:

سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُعْطَوْا شَيْئًا خَيْرًا مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ)) ❹

❶ صحيح الجامع: ١٧٤٤، ١٨٠١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٢٦، ١٦٢٨.

❷ صحيح الجامع: ١٨٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٧٨.

❸ صحيح الجامع: ٢٧٠۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٠٢٢.

❹ صحيح الجامع: ١٩٧٧.

''بلاشبہ لوگوں کو حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی بہتر چیز نہیں دی گئی۔''

⑦ حسن اخلاق نبوت کا ایک حصہ ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْهَدْىَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ)) ❶

''یقیناً اچھی سیرت اور اچھا وقار نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْهَدْىَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ)) ❷

''یقیناً اچھی سیرت، اچھا وقار اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

⑧ حسن اخلاق سب سے بھاری عمل ہے:

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ)) ❸

''ترازو میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی تو وہ حسن اخلاق ہے۔''

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ الْبَذِيْءَ)) ❹

''مومن کے (اعمال والے) ترازو میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی تو وہ

---

❶ صحيح الجامع: ١٩٩٢. ❷ صحيح الجامع: ١٩٩٣.

❸ صحيح الجامع: ١٣٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٧٨.

❹ صحيح الجامع: ١٣٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٧٦.

اچھا اخلاق ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بدکار، فحش گو اور بدزبان کو سخت ناپسند کرتا ہے۔"

⑨ حسن اخلاق قربِ نبوی ﷺ کا سبب ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)) ❶

"قیامت کے روز تم میں سے مجلس کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کا اخلاق تم سب سے اچھا ہوگا۔"

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَنْزِلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا فِي الدُّنْيَا)) ❷

"یقیناً روزِ قیامت تم میں سے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے میرے قریب وہ ہوگا جو دنیا میں تم سب سے اچھے اخلاق والا ہوگا۔"

اور سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) ❸

"یقیناً روزِ قیامت مجھے تم سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں تم سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس کا تم سب سے اخلاق اچھا ہوگا، اور بلاشبہ روزِ قیامت مجھے تم سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور مجلس میں تم سب سے زیادہ مجھ سے دُور وہی ہوں گے جو تکبر کرنے والے، چرب زبانی کرنے والے اور

❶ صحيح الجامع: ١١٧٦ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٩١.

❷ صحيح الجامع: ١٥٧٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٩٢.

❸ سنن الترمذي: ٢٠١٨ـ صحيح الجامع: ١٥٣٥ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٩١.

باچھیں پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے والے ہوں گے۔"

⑩ حسن اخلاق جنت میں لے جانے والا عمل ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: ((الْفَمُ وَالْفَرْجُ)) ❶

"رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جنت میں لے کر جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق۔ پھر سوال کیا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جو اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔"

منہ کے ذریعے بدزبانی اور بداخلاقی بھی ہوتی ہے اور اس کے ذریعے حرام خوری بھی ہوتی ہے، اور یہ دونوں ہی جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ نیز شرم گاہ کا ناجائز استعمال، یعنی بدکرداری بھی جہنم میں لے جانے والا قبیح عمل ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ لِأَنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُصْلِحُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَتَقْوَى اللّٰهِ تُوجِبُ لَهُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى مَحَبَّتِهِ. ❷

"رسول اللہ ﷺ نے تقویٰ اور حسن اخلاق کو جمع کیا ہے، کیونکہ تقویٰ بندے اور اس کے رب کے درمیان معاملات کی اصلاح کرتا ہے جبکہ حسن اخلاق

❶ سنن الترمذي: ٢٠٠٤.
❷ الفوائد لابن القيم: ١/ ٥٤.

بندے اور رب کی مخلوق کے درمیان معاملات سلجھاتا ہے، چنانچہ تقویٰ اللہ کی محبت کا موجب ہے اور حسن اخلاق لوگوں کو اس بندے سے محبت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔''

⑪ حسن اخلاق سے جنت کی ہر جگہ میں گھر ملتا ہے:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنـا زَعِيـمٌ بِبَيْـتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ يَتْرُكُ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُـحِـقًّـا، وَبِبَيْـتٍ فِـي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)). ❶

''میں اس شخص کے لیے جنت کے ایک گوشے میں بنے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اور درمیانِ جنت (میں قائم گھر) کا اس کے لیے ضامن ہوں جو مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جنت کے اعلیٰ درجے میں تعمیر گھر کی اسے ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

⑫ حسن اخلاق دُنیا و مافیہا سے قیمتی نعمت ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَرْبَـعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلاَ عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ)) ❷

''چار چیزیں جب تجھ میں موجود ہوں تو دنیا کی کوئی بھی چیز تجھے نہ مل سکے تو پریشانی کی کوئی بات نہیں: امانت کی حفاظت، سچی بات، اچھا اخلاق اور حلال وپاکیزہ کھانا۔''

---

❶ سنن أبي داود: ٤٨٠٠ ـ صحيح الجامع: ١٤٦٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٧٣.

❷ صحيح الجامع للألباني: ٨٧٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٣٣.

⑬ حسنِ اخلاق گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافے کا ذریعہ ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

((إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ)) ❶

''جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ عطا کر دیا گیا، اور صلہ رحمی، اچھا اخلاق اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک گھروں کی آبادی اور عمروں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔''

⑭ حسنِ اخلاق آدمی کو سب سے بہتر بنا دیتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) ❷

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدزبان تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: یقیناً تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے لحاظ سے تم سب سے اچھا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((ذُو الْقَلْبِ الْمَخْمُومِ، وَاللِّسَانِ الصَّادِقِ)) قُلْنَا: فَقَدْ عَرَفْنَا الصَّادِقَ فَمَا ذُو الْقَلْبِ الْمَخْمُومِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ

---

❶ مسند أحمد: ٢٥٢٩٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥١٩ .

❷ صحيح البخاري: ٣٥٥٩ ـ صحيح مسلم: ٢٣٢١ .

وَلاَ حَسَدَ)) قُلْنَا: فَمَنْ عَلٰى إِثْرِهٖ؟ قَالَ: ((اَلَّذِى يَشْنَأُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّ الآخِرَةَ)) قَالُوا: مَا نَعْرِفُ هٰذَا فِينَا إِلَّا رَافِعَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ عَلٰى إِثْرِهٖ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِى خُلُقٍ حَسَنٍ)) قُلْنَا: أَمَّا هٰذِهٖ فَفِينَا . ❶

''ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاف دِل والا اور سچی زبان والا۔ ہم نے پوچھا: ہم سچ بولنے والا تو جانتے ہیں لیکن صاف دل والا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (خواہشات سے) پاک صاف رہنے والا ایسا دِل جس میں کوئی بغاوت نہ ہو اور نہ ہی حسد ہو۔ ہم نے عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو دنیا سے نفرت کرتا ہے اور آخرت سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: یہ بات ہم رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام رافع میں پاتے ہیں۔ اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جس کا اخلاق اچھا ہے۔ ہم نے کہا: بہرحال یہ بات ہم میں پائی جاتی ہے۔''

⑮ حسنِ اخلاق بے مثال خوبصورتی کا ذریعہ ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ، فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ مَا تَجَمَّلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)) ❷

''تم اپنے پر اچھے اخلاق کو اپنانا اور زیادہ خاموش رہنا لازم کرلو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں نے ان دونوں چیزوں سے بڑھ کر کسی چیز کے ساتھ خوبصورتی حاصل نہیں کی۔''

❶ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٩٣١ .

❷ صحيح الجامع: ٤٠٤٨ .

⑯ حسنِ اخلاق آدمی کو لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) ❶

''یقیناً تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں پر نہیں چھا سکتے، البتہ تم میں سے کوئی چہرے کی کشادگی (مسکراہٹ) اور اچھے اخلاق کے ذریعے ان پر چھا سکتا ہے۔''

⑰ حسن اخلاق جہنم کی آگ حرام ہونے کا باعث ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ))

''کیا میں تمھیں اس شخص کا نہ بتلاؤں جس پر جہنم کی آگ حرام ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) ❷

''ہر باوقار و سنجیدہ، نرم مزاج، قربت رکھنے والے اور (لوگوں کے لیے) آسانی پیدا کرنے والے شخص پر۔''

⑱ حسن اخلاق خیر و برکات کا منبع و مصدر ہے:

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ

❶ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٦٦١.

❷ سنن الترمذي: ٢٤٨٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٣٨.

يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) ❶

''نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اس کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔''

⑲ حسن اخلاق سب سے بہترین نعمت ہے:

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُعْطُوا شَيْئًا خَيرًا مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ)) ❷

''یقیناً لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی نعمت عطا نہیں کی گئی۔''

⑳ حسن اخلاق نبوی وصیت ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَرَادَ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي، قَالَ: ((اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي، قَالَ: ((إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي، قَالَ: ((اسْتَقِمْ وَلْتُحَسِّنْ خُلُقَكَ)) ❸

''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے مزید نصیحت کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تجھ سے برائی سرزد ہو جائے تو (اس کے بعد) اچھائی کر۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مزید کچھ فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استقامت اختیار کر اور اپنے اخلاق کو اچھا بنا۔''

❶ صحیح مسلم: ٢٥٥٣. ❷ صحیح الجامع: ١٩٧٧.

❸ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢٢٨.

نبی کریم ﷺ کا اعلیٰ اخلاق

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ [القلم: ٤]

''اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَهَا فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِي عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ كَانَ الْقُرْآنُ. ❶

سعد بن ہشام نے ان سے سوال کیا اور کہا: اے اُم المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلایئے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔''

اور دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ. ❷

''آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔''

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ))❸

''میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

---

❶ صحيح مسلم: ٧٤٦.

❷ صحيح الجامع: ٤٨١١.

❸ صحيح الجامع: ٢٣٤٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٥.

مِنِّی بِالْأَمْسِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰی رِجْلِی بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِی فَنَفَحْتُكَ بَالسَّوْطِ فَهٰذِهٖ ثَمَانُوْنَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا)) ❶

''غزوہ حنین کے دن میرے پاؤں میں کھردری جوتی تھی۔ بھیڑ کی وجہ سے میں نے آپ ﷺ کا پاؤں روند دیا۔ چنانچہ آپ نے مجھے اپنے کوڑے سے پیچھے کیا اور فرمانے لگے: بِسْمِ اللّٰهِ تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رات ملامت کی حالت میں گذاری، میں دل میں کہہ رہا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ میں نے کیسے رات گذاری۔ جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی آواز دے رہا تھا کہ فلاں آدمی کہاں ہے؟ تو میں سمجھ گیا کہ اللہ کی قسم! یہ جو میں نے کل رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے، اسی وجہ سے مجھے بلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں (آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے) چل پڑا، اور میں ڈر رہا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کل تو نے میرے پاؤں کو اپنی جوتی کے ساتھ روندا تھا اور میں نے تمہیں اپنے کوڑے کے ساتھ پیچھے کیا تھا، یہ اَسّی (۸۰) دُنبیاں ہیں، یہ اس کے بدلے میں لے لو۔''

❀ ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَأَنِّی أَنْظُرُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ یَحْكِیْ نَبِیًّا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ، ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَأَدْمَوْهُ، فَهُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَیَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَإِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ)) ❷

''میں گویا (چشمِ تصور سے) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٠٤٣.

❷ صحيح البخاري: ٦٩٢٩۔ صحيح مسلم: ١٧٩٢.

مِـنِّیْ بِالْأَمْسِ ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلٰى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ بِالسَّوْطِ فَهٰذِهٖ ثَمَانُوْنَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا)) ❶

''غزوہ حنین کے دن میرے پاؤں میں کھردری جوتی تھی۔ بھیڑ کی وجہ سے میں نے آپ ﷺ کا پاؤں روند دیا۔ چنانچہ آپ نے مجھے اپنے کوڑے سے پیچھے کیا اور فرمانے لگے: بِسْمِ اللّٰهِ تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رات ملامت کی حالت میں گذاری، میں دل میں کہہ رہا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ میں نے کیسے رات گذاری۔ جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی آواز دے رہا تھا کہ فلاں آدمی کہاں ہے؟ تو میں سمجھ گیا کہ اللہ کی قسم! یہ جو میں نے کل رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے، اسی وجہ سے مجھے بلایا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں (آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے) چل پڑا، اور میں ڈر رہا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کل تو نے میرے پاؤں کو اپنی جوتی کے ساتھ روندا تھا اور میں نے تمہیں اپنے کوڑے کے ساتھ پیچھے کیا تھا، یہ اَسّی (۸۰) دُنبیاں ہیں، یہ اس کے بدلے میں لے لو۔''

❀..... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَأَدْمَوْهُ ، فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)) ❷

''میں گویا (چشمِ تصور سے) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٠٤٣.

❷ صحيح البخاري: ٦٩٢٩ـ صحيح مسلم: ١٧٩٢.

واقعہ بیان کر رہے تھے کہ انہیں ان کی قوم نے اس قدر مارا کہ لہولہان کر دیا، وہ اپنے چہرے سے لہو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے میرے رب! میری قوم کو بخش دے، کیونکہ یقیناً یہ جانتے نہیں ہیں۔"

حسن اخلاق کے متعلق نبی ﷺ کی نصیحتیں

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) ❶

"جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد اچھائی کو لگاؤ، یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اسْتَقِمْ وَلْيَحْسُنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ)) ❷

"سیدھے رہو اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔"

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَحِفْظُ الْأَمَانَةِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَعِفَّةُ مَطْعَمٍ)) ❸

"جب چار چیزیں تجھ میں آ جائیں تو دنیا کی کوئی چیز چھوٹ ہونے کا تمہیں غم نہیں ہونا چاہیے: ❶ سچی بات ❷ امانت کی حفاظت ❸ حسن اخلاق ❹ حلال کھانا۔"

---

❶ سنن الترمذي: ١٩٨٧ـ صحيح الجامع: ٩٧.
❷ صحيح الجامع: ٩٥١ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢٢٨.
❸ صحيح الجامع: ٨٧٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٣٣.

حسن اخلاق کے حصول کے لیے نبوی دعائیں

۞ ......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ)) ❶

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری خلقت کو اچھا بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی اچھا کر دے۔''

۞ ......سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَا كُلَّهَا اللّٰهُمَّ انْعِشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . ❷

''اے اللہ! میری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما دے اے اللہ میرے نقصان کو پورا کر دے اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق دے کیونکہ نیک اعمال اور اچھے اخلاق اختیار کرنے اور برے اخلاق واعمال سے بچنے کی توفیق تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔''

۞ ......زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ . ❸

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برے اخلاق سے، برے اعمال سے،

❶ صحيح الجامع: ١٣٠٧ . ❷ صحيح الجامع: ١٢٦٦ .
❸ صحيح الجامع: ١٢٩٨ .

بری خواہشات سے اور بری بیماریوں سے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے اخلاق کا مالک بنائے (آمین)

حسنِ اخلاق کے چونکہ مختلف زاوِیے ہیں اور سب سے خوبصورت زاویہ ''آداب'' کا ہے۔ آداب کا حسن اخلاق سے گہرا تعلق ہے، اس لیے مناسب یہ ہے کہ ہم چند آداب کا بھی تذکرہ کریں، جن کی ضرورت ہر داعی اور کاروانِ دعوت میں شامل ہونے والوں کو ہوتی ہے۔

ہم پانچ آداب کا تذکرہ کریں گے: سفر کے آداب، مسجد کے آداب، مجلس کے آداب، کھانے کے آداب اور سونے کے آداب۔

چونکہ جو کاروانِ دعوت میں نکلتا ہے تو وہ سب سے پہلے سفر کرتا ہے، لہٰذا اس کے لیے سفر کے آداب بیان کیے جائیں گے، اس کے بعد وہ جا کر کسی مسجد میں پڑاؤ کرتا ہے تو اسے مسجد کے آداب بھی آنے چاہئیں، پھر مسجد میں بیٹھنا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت دینے کے لیے اس کی دکان، گھر، ڈیرے یا آفس میں بیٹھنا ہوتا ہے، چنانچہ اس کو مجلس کے آداب بھی معلوم ہونے چاہئیں۔ پھر بلاشبہ کھانا بھی کھانا ہوتا ہے تو کھانے کے آداب اور اس کے بعد سونا بھی ہوتا ہے تو سونے کے آداب بیان کیے جائیں گے۔

ان آداب کا تذکرہ کرنے سے پہلے مناسب اور ضروری یہ ہے کہ ہم ادب کا معنیٰ ومفہوم سمجھیں اور اس کی اہمیت کو جانیں۔

ادب کا معنیٰ ومفہوم:

لغوی طور پر أدب سے مراد اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ اور تہذیب ہے اور اصطلاح میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

اَلْأَدَبُ: اِسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَولًا وَفِعْلًا.

''ادب سے مراد قابل ستائش قول اور عمل اختیار کرنا ہے۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ. ❶

''سارے کا سارا دِین ہی ادب ہے۔''

ادب کی اہمیت:

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ تَهَاوَنَ بِالْأَدَبِ عُوقِبَ بِحُرْمَانِ السُّنَنِ، وَ مَنْ تَهَاوَنَ بِالسُّنَنِ عُوقِبَ بِحُرْمَانِ الْفَرَائِضِ، وَ مَنْ تَهَاوَنَ بِالْفَرَائِضِ عُوقِبَ بِحُرْمَانِ الْمَعْرِفَةِ. ❷

''جو شخص ادب کو کم تر سمجھتا ہے اسے سنتوں سے محرومی کی سزا ملتی ہے، جو سنتوں کو کم تر سمجھتا ہے اسے فرائض سے محرومی کی سزا ملتی ہے اور جو فرائض کو کم تر سمجھتا ہے اسے معرفت سے محرومی کی سزا ملتی ہے۔''

اسی طرح آپ نے فرمایا:

نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْأَدَبِ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ. ❸

''ہم کو بہت زیادہ علم حاصل کرنے کی بہ نسبت تھوڑا سا ادب سیکھنے کی زیادہ ضرورت ہے۔''

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أَدَبُ الْمَرْءِ عُنْوَانُ سَعَادَتِهِ وَفَلَاحِهِ، وَقِلَّةُ أَدَبِهِ عُنْوَانُ شَقَاوَتِهِ وَبَوَارِهِ. ❹

''آدمی کا ادب سے متصف ہونا اس کی سعادت مندی اور کامیابی کی نشانی ہے اور اس میں ادب کی کمی ہونا اس کی بدبختی اور ہلاکت وتباہی کی علامت ہے۔''

امام یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ مدارج السالکین: ۲/ ۳۶۳.
❷ شرح الأدب المفرد: ۲/ ۳۹۸.
❸ مدارج السالکین: ۲/ ۳۹۲.
❹ مدارج السالکین: ۲/ ۴۰۷.

مَنْ تَأَدَّبَ بِأَدَبِ اللّٰهِ صَارَ مِنْ أَهْلِ مَحَبَّةِ اللّٰهِ . ❶

''جو شخص آدابِ الٰہی کو اپنا لیتا ہے وہ محبتِ الٰہی پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔''

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے نفع مند ادب کا سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

اَلتَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْمَعْرِفَةُ بِمَا لِلّٰهِ عَلَيْكَ . ❷

''دِین کی سوجھ بوجھ حاصل کرنا، دنیا سے بے رغبت ہونا اور اپنے ذِمے اللہ کے حقوق کی معرفت حاصل کرنا۔''

اور کسی صاحبِ علم کا قول ہے:

اَلْأَدَبُ فِي الْعَمَلِ عَلَامَةُ قُبُولِ الْعَمَلِ . ❸

''عمل میں ادب کا اہتمام عمل کی قبولیت کی علامت ہوتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب سے متصف کرے اور با ادب بنائے (آمین)

ادب کی اہمیت کو جان لینے کے بعد اب ہم سفر کے آداب ملاحظہ کریں گے۔

---

❶ مدارج السالکین: ۲/ ۳۹۲.

❷ مدارج السالکین: ۲/ ۳۹۲.

❸ مدارج السالکین: ۲/ ۳۹۷.

سفر کے آداب

سفر کا لغوی معنی:

سفر کا لفظی مطلب ہے مسافت کو طے کرنا اور اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

هُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ عِمَارَةِ مَوْطِنِ الْإِقَامَةِ قَاصِدًا مَكَانًا يَبْعُدُ مَسَافَةً يَصِحُّ فِيْهَا قَصْرُ الصَّلٰوةِ. ❶

''سفر سے مراد اپنی اقامت گاہ سے کسی ایسی جگہ پر پہنچنے کا ارادہ کرتے ہوئے نکلنا جو اتنی مسافت پر ہو کہ اس میں نماز قصر ادا کرنا درست ہو۔''

سفر کی اقسام

❶ سفر واجب:

جہاد، عمرہ اور حج کا سفر جس پر جہاد، عمرہ اور حج واجب ہو۔

❷ سفر مستحب:

نفلی حج، عمرہ اور جہاد کا سفر۔

❸ سفر مباح:

ہر جائز تجارت اور جائز کام کے لیے سفر۔

❹ سفر حرام:

شراب، ڈاکہ زنی اور دیگر حرام کاموں کے لیے سفر کرنا اور عورت کا محرم کے بغیر

❶ معجم لغة الفقهاء، ص: ٢١٩.

سفر کرنا۔

❺ **سفر مکروہ:**

انسان کا اکیلے رات کو سفر کرنا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ)) ❶

''اکیلے رات سفر کرنے کے نقصانات کا جو مجھے علم ہے، اگر لوگوں کو علم ہو جائے تو کوئی سوار رات کو اکیلے سفر نہ کرے۔''

سفر کے فوائد وثمرات

❶ **علم ومعرفت کا حصول:**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ)) ❷

''جو ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم تلاش کرتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کی طرف جانے والا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔''

❷ **دعا کی قبولیت کا سبب:**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)) ❸

---

❶ صحيح البخاري: ۲۹۹۸.

❷ سنن الترمذي: ۲٦٤٦۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۳.

❸ سنن الترمذي: ۱۹۰۵.

''تین دعاؤں کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے خلاف بددعا۔''

معلوم ہوا کہ سفر وہ سنہری وقت ہوتا ہے جب دعا کو شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے، اس لیے دورانِ سفر فضولیات میں مشغول ہونے یا خاموش رہنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی اور رحمت و مغفرت کی زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔

❸ اجرِ عظیم کا حصول:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍۙ۝ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ﴾ [الحج: ٢٧، ٢٨]

''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیجیے، لوگ آپ کے پاس پیدل بھی آئیں گے، دُبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دُور دراز کے علاقوں سے بھی آئیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فائدے حاصل کریں اور ان مقررہ دِنوں میں اللہ کے نام کا ذِکر کریں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَّكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)) ❶

''ایک آدمی دوسری بستی میں اپنے (مسلمان) بھائی سے ملنے کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ اس مقام پر آیا تو فرشتے

❶ صحیح مسلم: ٢٥٦٧.

نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا تیرے ذِمے اس کا کوئی احسان ہے جو چکانے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس سے رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: یقیناً میں تیری طرف اللہ کا نمائندہ (یہ پیغام لایا) ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تُو اس کی رضا کے لیے اس (مسلمان بھائی) سے محبت کرتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيْحًا)) ❶

''جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لیے اسی کے مثل اجر وثواب لکھا جاتا ہے جو وہ قیام اور صحت کی حالت میں عمل کیا کرتا تھا۔''

❷ اللہ کی بادشاہی کا یقین:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴾ [الذاریات: ۲۰]

''اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ [العنکبوت: ۲۰]

''کہہ دیجیے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے ابتداءً تخلیق کی، پھر اللہ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری: ۲۹۹۶۔

❺ معیشت کا بندوبست:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ [المزمل: ٢٠]

''اور دوسرے لوگ زمین میں چل پھر کر اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرتے ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝﴾ [الملك: ١٥]

''وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست ومطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کا رزق کھاؤ، اسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے۔''

❻ صحت یابی اور بیماری سے چھٹکارہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

إِنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةِ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ۔ فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ، وَاسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَصِحُّوْا. ❶

''قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئے

❶ صحيح البخاري: ٤١٩٢۔ صحيح مسلم: ١٦٧١.

اور کلمہ پڑھ کر اسلام کا اظہار کیا، پھر بولے: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے ہیں، زرعی زمینوں والے نہیں ہیں۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اور چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور حکم فرمایا کہ شہر سے باہر کھلی فضا میں نکل جائیں اور ان اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو صحت یاب ہو گئے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَافِرُوْا تَصِحُّوْا، وَاغْزُوْا تَسْتَغْنُوْا)) ❶

''سفر کرو صحت مند ہو جاؤ گے، اور جہاد کرو تونگر ہو جاؤ گے۔''

❺ عبرت واعتبار کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ﴾

[الأنعام: ١١]

''کہہ دیجیے کہ زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا تھا؟''

سفر کے آداب

① رضائے الٰہی کے لیے سفر:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٣٥٢.

كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) ❶

''یقیناً اعمال کا دارومدار نیت پر ہی ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جو اس نے نیت کی ہو، لہٰذا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی (شمار) ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہو گی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہی (شمار) ہو گی جس کام کے لیے اس نے ہجرت کی ہو گی۔''

یعنی اگر آدمی کا سفر بھی نیک اور بھلائی کے کام کے لیے ہو، جس سے مطلوب و مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اس کو یقیناً اس سفر کا اجر و ثواب بھی ملے گا اور رب تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی بھی حاصل ہو گی لیکن اگر ارادہ اس کے برعکس ہو گا تو ایسا مسافر رضائے الٰہی سے محروم رہے گا۔

② سفر سے پہلے استخارہ:

سفر کرنے سے پہلے استخارہ کر لینا چاہیے کہ آیا یہ سفر میرے لیے باعثِ خیر ہو گا یا نہیں؟ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ سفر کسی نقصان یا برائی کا باعث بننا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ کر لے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعات (نفل نماز) پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

❶ صحيح البخاري: ٦٦٨٩۔ صحيح مسلم: ١٩٠٧.

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَاالأَمْرَ خَيْرٌ لِی فِی دِينِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی ، فَاقْدُرْهُ لِی وَيَسِّرْهُ لِی ، ثُمَّ بَارِكْ لِی فِيهِ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِی فِی دِينِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی ، فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ أَرْضِنِی بِهِ . ❶

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے بدولت میں تجھ سے قدرت کا طلبگار ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ یقیناً تو قدرت رکھتا ہے اور میرے پاس قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں ہے، تو غیب کی باتوں کا بخوبی علم رکھتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دِین، میری زندگی اور میرے اخروی انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت فرما دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دِین، میری زندگی اور میرے اخروی انجام کے اعتبار سے بُرا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جس کام میں بھی خیر و بھلائی ہے؛ اسے میرے مقدر میں کر دے، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

③ حلال مال سے سفری اخراجات:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ [البقرة: ١٩٧]

❶ صحيح البخاری: ٦٣٨٢ .

''اور زادِراہ لے لیا کرو، بلاشبہ بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

مِنْ كَرَمِ الرَّجُلِ طِيْبُ زَادِهٖ فِي سَفَرِهٖ. ❶

''آدمی کی شان یہ بھی ہے کہ اس کے سفری اخراجات پاکیزہ کمائی کے ہوں۔''

④ گھر والوں کو خبر کر کے نکلیں:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ)) ❷

''آدمی کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا مالک ہے، انہیں نہ دے۔''

⑤ سفر سے پہلے وصیت لکھیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيْدُ أَنْ يُوْصِيَ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)) ❸

''کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہو پھر دو راتیں گزار دے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے۔''

⑥ سفر سے پہلے گھر سے نکلنے کی دعا پڑھیں:

❀ ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ احیاء علوم الدین: ۲/ ۲۵۱.

❷ صحیح مسلم: ۹۹٦.

❸ صحیح البخاری: ۲۷۳۸۔ صحیح مسلم: ۱٦۲۷.

((مَنْ قَالَ إِذَ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)) ❶

''جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھتا ہے: شروع اللہ کے نام سے میں نے اسی اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔ نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے اور نہ ہی گناہ سے بچنے کی استطاعت (جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو) تو اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے کافی ہو گئے اور تجھے شیطان سے بچالیا گیا اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔''

❀ ...... سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. ❷

''میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اسی کا نام لیے ہوئے گھر سے نکلتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا کوئی کام کروں یا میرے خلاف کوئی جاہلانہ کام کیا جائے۔''

⑦ سفر میں نیک آدمی کی مصاحبت:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ)) ❸

''تو صرف مومن کی ہی مصاحبت (صحبت) اختیار کر، اور تیرا کھانا صرف نیک

❶ صحيح الجامع: ٦٤١٩.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٩٤ـ سنن النسائي: ٥٤٨٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٨٨٤.

❸ سنن أبي داود: ٤٨٣٢ـ سنن الترمذي: ٢٣٩٥.

لوگ ہی کھائیں۔''

⑧ سفر میں نیک شخص کو سفر کا امیر بنالیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ)) ❶

''جب بھی تین آدمی کسی بھی سفر پر نکلیں تو ان کو چاہیے کہ تین میں سے ایک کو امیر مقرر کریں۔''

⑨ مل کر اکٹھے سفر کرنا:

❀......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ)) ❷

''تنہا سفر کرنے میں جو مشکلات (نقصانات) ہیں ان کا جتنا مجھے علم ہے اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو کوئی سوار رات کو اکیلے سفر نہ کریں۔''

❀......سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)) ❸

''اکیلا سوار شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں، حقیقی قافلہ وہ ہے جو تین آدمیوں کا ہوتا ہے۔''

⑩ ممکن ہو تو سفر میں اہلیہ کو ساتھ رکھنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

❶ سنن أبي داود: ٢٦٠٨۔ صحيح الجامع: ٧٦٣.

❷ صحيح البخاري: ٢٩٩٨.

❸ سنن أبي داود: ٢٦٠٧۔ سنن الترمذي: ١٦٧٤.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . ❶

''رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے، جس کا نام نکل آتا اس کو سفر پر ساتھ لے جاتے۔''

⑪ سفر کے لیے جمعرات کے دن کا انتخاب:

❀ ...... سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ . ❷

''رسول اللہ ﷺ بہت کم جمعرات کے علاوہ سفر پر نکلا کرتے تھے۔''

❀ ...... سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُسَافِرَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ . ❸

''رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن سفر پر جانے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔''

⑫ سفر کے لیے رات کا وقت اختیار کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ)) ❹

''سفر کے لیے رات کا وقت اختیار کیا کرو، کیونکہ رات کے وقت زمین سمیٹ دی جاتی ہے۔''

⑬ سفر کی دعا کا اہتمام:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی سواری پر اچھی طرح سوار ہو جاتے اور سفر کے لیے نکلنے لگتے تو تین دفعہ ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

❶ صحيح البخاري: ٢٥٩٣ـ صحيح مسلم: ٢٤٤٥ .

❷ سنن أبي داود: ٢٦٠٥ . ❸ صحيح الجامع: ٤٩٢٣ .

❹ صحيح الجامع: ٤٠٦٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦٨١ .

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.

''پاک ذات ہے اس کی کہ جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور ان اعمال کے کرنے کا سوال کرتے ہیں جن کو تو پسند فرماتا ہے۔ اے پروردگار! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرمادے اور اس کی دوری کو ہمارے لیے سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا حامی وناصر اور ہمارے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، منظر کی غمگینی اور اپنے مال وعیال میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

اور جب سفر سے واپس پلٹتے تو یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ❶

''ہم واپس پلٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی حمد وستائش بیان کرنے والے ہیں۔''

⑭ نکلتے وقت اہل وعیال کو الوداعی دعا:

❀ ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ فَلْيَقُلْ لِمَنْ يُخَلِّفُ: أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ

❶ صحيح مسلم: ٣٢٦٢.

لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ)) ❶

’’جو شخص سفر کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ جن کو پیچھے چھوڑ کر جائے انہیں کہے: میں تمہیں ایسی ذات کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔‘‘

❀ ......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور تب تک نہیں چھوڑتے تھے جب تک وہ خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ . ❷

’’میں تیرے دین، تیری امانت، اور اعمال کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔‘‘

❀ ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں سفر پہ جانا چاہتا ہوں، آپ مجھے زادِ راہ عنایت کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ)) ❸

’’اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ دے، تیرے گناہوں کی مغفرت فرمائے اور تو جہاں بھی رہے تیرے لیے بھلائی (کا حصول) آسان فرمادے۔‘‘

❀ ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سفر پہ جانا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ مجھے وصیت فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ))

---

❶ الكلم الطيب: ١٦٨ ـ صحيح الجامع: ٩٥٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦ .

❷ صحيح الجامع: ٤٧٩٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٤ .

❸ سنن الترمذي: ٣٤٤٤ ـ صحيح الجامع: ٣٥٧٩ .

''میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی اور ہر بلند جگہ پر (چڑھتے ہوئے) اللّٰہ اکبر پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔''

جب وہ آدمی وہاں سے واپس پلٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے الٰہی! اس شخص کے لیے زمین کو سمیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرمادے۔ ❶

❀ ......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلنَا سَبَّحْنَا . ❷

ہم (صحابہ کرام) جب بلندی پر چڑھتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب نیچے اترتے تو ''سبحان اللہ'' کہتے۔

⑮ سفر میں راستے کے حقوق کی ادائیگی:

❀ ......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ))

''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کیا کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مجالس لگا کر گپ شپ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوْا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ))

''جب تم نے بیٹھنا ہی ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❸

---

❶ سنن الترمذی: ٣٤٤٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٧١۔ صحیح ابن خزیمة: ٢٥٦١ .

❷ صحیح البخاری: ٢٩٩٣ .

❸ صحیح البخاری: ٢٤٦٥۔ صحیح مسلم: ٥٥٢٨ .

''نظر کو جھکانا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''

❀ ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)) ❶

''فرشتے اس جماعت کی مصاحبت اختیار نہیں کرتے جس میں کتا ہو یا گھنٹی ہو۔''

❀ ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ)) ❷

''فرشتے اس جماعت کی مصاحبت اختیار نہیں کرتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔''

❀ ......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرَّكْبُ الَّذِىْ مَعَهُمْ جَلْجَلُ، لَا تَصْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ)) ❸

''وہ قافلہ کہ جس کے ساتھ گھونگرو (چھوٹی گھنٹی) ہو فرشتے ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔''

⑯ سفر میں فرائض کی پابندی:

❀ ......سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)) ❹

''جب تم دونوں سفر کرو تو دورانِ سفر اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں جو بڑا ہو وہ جماعت کروائے۔''

❀ ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ صحيح الجامع: ٧٣٤٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٧٣ .

❷ صحيح الجامع: ٧٣٤٥ .

❸ صحيح الجامع: ٣٥٥٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٧٣ .

❹ صحيح الجامع: ٥٨٨ .

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

''رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت تک جانے کے لیے نکلتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔''

نوٹ: ......ایک شرعی میل: 2 کلومیٹر، 400 میٹر، 300 ملی میٹر کے برابر ہے۔ اور ایک فرسخ: 7 کلومیٹر، 200 میٹر اور 900 ملی میٹر کے برابر ہے۔

❀......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا ، وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا . ❶

''نبی کریم ﷺ نے اُنیس دنوں کا قیام کیا ور اس دوران آپ قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم جب اُنیس دنوں کا سفر کرتے تو قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ سفر کرتے تو پھر مکمل نماز ادا کرتے۔''

❀......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ . ❷

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے، آپ سفر میں دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے اور ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔''

❀......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ ،

---

❶ صحيح البخاري: ١٠٨٠، ٤٢٩٨ ، ٤٢٩٩ .

❷ صحيح البخاري: ١١٠٢ .

وَيُوتِرُ عَلَيْهَا ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ . ❶

''رسول اللہ ﷺ سواری پر نفلی نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا۔ اور آپ سواری پر وتر بھی ادا کرلیا کرتے تھے، ہاں البتہ اس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

❀ ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ . ❷

''نبی کریم ﷺ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو دورانِ سفر جمع کرلیا کرتے تھے۔''

⑰ پڑاؤ ڈالتے وقت دعا:

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے کسی منزل پر پڑاؤ کیا، پھر یہ دعا پڑھی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ . ❸

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی، حتیٰ کہ وہ اپنی اس منزل سے کوچ کر جائے۔

⑱ سفر میں میں پڑاؤ ڈالتے وقت متفرق نہ ہونا:

❀ ...... سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (دورانِ سفر) رسول اللہ ﷺ کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ ، إِنَّمَا ذَالِكُمْ مِنَ

---

❶ صحیح البخاری: ١٠٩٨ .
❷ صحیح البخاری: ١١٠٨ .
❸ صحیح مسلم: ٢٧٠٨ .

الشَّيْطَانِ)) ❶

''بلاشبہ تمہارا ان گھاٹیوں اور وادِیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔''

چنانچہ اس کے بعد جب بھی آپ پڑاؤ کرتے تو صحابہ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب رہا کرتے تھے، حتیٰ کہ اگر ان پر ایک ہی کپڑا تان دیا جائے تو سب پر آ جائے۔

⑲ سفر میں آرام کرنے کا ادب:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ ، اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ . ❷

''رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات (کے آخری حصے) میں آرام کے لیے لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے ذرا پہلے لیٹتے تو اپنی کہنی کھڑی کر لیتے اور سر ہتھیلی پر ٹکا لیتے (تاکہ گہری نیند نہ سوئیں)۔''

⑳ سفر میں دعائیں کرنا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ)) ❸

''تین دعاؤں کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے خلاف بددعا۔''

㉑ سفر میں کمزوروں اور محتاجوں کی مدد:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ سنن أبي داود: ٢٦٢٨ .
❷ صحيح مسلم: ٦٨٣ .
❸ سنن الترمذي: ١٩٠٥ .

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ . ❶

''رسول اللہ ﷺ سفر میں (باقی لوگوں سے) پیچھے رہتے، کمزروں کو چلاتے اور (کسی کو) اپنی سواری پر سوار کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔''

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهُ)) ❷

''جس شخص کے پاس زائد سواری ہو، وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس شخص کے پاس سفر خرچ (ضرورت سے) زائد ہو تو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سفر خرچ نہیں ہے۔''

㉒ سفر سے جلد واپسی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ ، فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعِ إِلٰى أَهْلِهٖ)) ❸

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو تمہارے ایک کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے، جب تمہارا ایک اپنی حاجت کو پورا کرے تو جلدی اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ جائے۔''

㉓ سفر سے لوٹتے وقت گھر والوں کو اطلاع:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن أبي داود: ٢٦٣٩ . ❷ صحيح مسلم: ١٧٢٨ .

❸ صحيح البخاري: ٥٤٢٩ ـ صحيح مسلم: ١٩٢٧ .

((إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا ، فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ ، حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)) ❶

''جب تُو رات کے وقت (اپنے شہر میں) داخل ہوتو اپنے اہلِ خانہ کے پاس نہ جا، حتیٰ کہ وہ عورت کہ جس کا خاوند موجود نہ ہو، اپنے زیر ناف بال صاف نہ کر لے اور پراگندہ بالوں میں کنگھی نہ کر لے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا)) ❷

''جب تم میں سے کوئی زیادہ مدت تک گھر سے باہر رہے تو وہ رات کو اپنے اہلِ خانہ کے پاس نہ آئے۔''

㉔ سفر سے لوٹتے وقت نماز کا اہتمام:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ . ❸

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو مسجد سے شروع ہوتے (یعنی سب سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے) اور اس میں دو رکعت ادا کرتے۔''

㉕ سفر سے لوٹنے وقت دعا پڑھ کر گھر داخل ہونا:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا

❶ صحيح البخاري: ٥٢٤٦ـ صحيح مسلم: ١٩٢٨ .

❷ صحيح البخاري: ٥٢٤٤ـ صحيح مسلم: ١٩٢٨ .

❸ صحيح البخاري: ٤٤٣ـ صحيح مسلم: ٧١٦ .

وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا . ❶

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے بہتر داخلے اور بہتر خروج کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی نکلے، اور اللہ تعالیٰ پر؛ جو کہ ہمارا رب ہے، ہم نے توکل کیا۔''

پھر اپنے اہلِ خانہ کو سلام کہے۔

26 سفر سے واپسی پر بچوں سے معانقہ:

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ . ❷

''رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تھے تو اہلِ بیت کے بچوں سے ملاقات کروائی جاتی۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ . ❸

''جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو بنوعبدالمطلب کے چھوٹے بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک کو اُٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔''

27 سفر سے واپسی پر دعوت کا اہتمام:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً . ❹

''رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو بکری یا گائے ذبح کی۔''

---

❶ صحيح الجامع: ٨٣١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٢٥ .

❷ صحيح مسلم: ٢٤٢٨ . ❸ صحيح البخاري: ١٧٩٨ .

❹ صحيح البخاري: ٣٠٨٩ .

مسجد کے آداب

مسجد کا معنی و مفہوم:

مسجد سے لغوی طور پر مراد وہ جگہ ہے جہاں سجدہ کیا جائے۔ اصطلاحاً اس سے مراد وہ جگہ ہے جو مستقل اور خاص طور پر نماز کی ادائیگی کے لیے بنائی جائے۔ ❶

مسجد کے فضائل

❶ مسجد کی تعمیر ایمان و ہدایت کی دلیل

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ﴾

[التوبة: ١٨]

''اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہوں، نماز قائم کرتے ہوں، زکاۃ کی ادائیگی کرتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، ممکن ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں۔''

❷ مسجد: اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ

❶ لسان العرب: ٣/ ٢٠٤۔ معجم لغة الفقهاء، ص: ٣٩٧.

أَسْوَاقُهَا)) ❶

''اللہ کی نظر میں تمام علاقوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مسجدیں ہیں اور تمام علاقوں میں سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔''

❸ مسجد ہر مومن کا گھر ہے

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَسْجِدُ بَیتُ کُلِّ مُؤْمِنٍ)) ❷

''مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔''

❹ مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

❀......سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِداً، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ)) ❸

''جوشخص اللہ (کی رضا) کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اسی جیسا (گھر) بنا دیتا ہے۔''

❀......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِداً لِلّٰهِ کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ)) ❹

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کی خاطر قطات کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔''

قطاة کبوتر کے مشابہ ایک پرندے کا نام ہے اور اس کا گھونسلا دوسرے پرندوں کے بہ نسبت چھوٹا ہوتا ہے، تو معلوم ہوا کہ لازمی نہیں ہے کہ مسجد بڑی ہی بنائی جائے تو یہ صلہ ملے

---

❶ صحيح مسلم: ٦٧١ . ❷ صحيح الجامع: ٦٧٠٢ .

❸ صحيح البخاري: ٤٥٠ ـ صحيح مسلم: ٥٣٣ .

❹ سنن ابن ماجه: ٧٣٨ ـ صحيح الجامع: ٦١٢٨ .

گا، نہیں بلکہ اگر کوئی رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے انتہائی چھوٹی سی مسجد بھی بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کے بدلے میں جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیتا ہے۔

❀......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعٌ يُجْرٰى لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: مَنْ عَلَّمَ عِلْماً أَوْ أَجْرٰى نَهْراً أَوْ حَفَرَ بِئْراً أَوْ غَرَسَ نَخْلاً أَوْ بَنٰى مَسْجِداً أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفاً أَوْ تَرَكَ وَلَداً يَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ)) ❶

''سات اعمال ایسے ہیں کہ جن کا اجر بندے کے لیے جاری کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اپنی موت کے بعد قبر میں پڑا ہوتا ہے: جس نے علم سکھلایا، یا نہر جاری کی، یا کنواں کھدوایا، یا کھجور کا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا وراثت میں قرآن کا نسخہ چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتی رہے۔''

❀......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِي صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ، يَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) ❷

''مومن کو وفات کے بعد جو نیک عمل پہنچتے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: وہ علم کہ جس کی تعلیم دی اور اس کو پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو وراثت میں ملا، مسجد جو اس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں

❶ صحيح الجامع: ٣٥٩٦.
❷ سنن ابن ماجه: ٢٤٢.

نکالا۔ ان سب کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''

یہاں ایک بات خاص طور پر ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس نیک عمل سے مطلوب صرف اور صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی ہی ہونی چاہیے، تب ہی یہ فضیلت حاصل ہوگی، لیکن اگر مسجد بنانے یا دیگر نیک اعمال کرنے کا مقصد نمود و نمائش اور فقط دِکھلاوا ہوگا تو نہ صرف وہ عمل برباد ہو جائے گا بلکہ اس پر عذاب بھی مرتب ہوگا۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے مسجد تعمیر کرنے کے بعد اس پر اپنا نام لکھ دیا تو اس کا یہ عمل اخلاص سے بہت دُور ہے۔ ❶

❺ باوضو ہو کر مسجد میں جانے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِی بَيْتِهٖ، ثُمَّ مَشٰی إِلٰی بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً)) ❷

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر فرائضِ الٰہی میں سے ایک فرض ادا کرنے کے لیے اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر کی طرف جاتا ہے، تو اس کے جو دو قدم ہوتے ہیں، ان میں سے ایک قدم گناہ کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجے کو بلند کرتا ہے۔''

❻ طلوعِ آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کا اجر

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِی جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، كَانَتْ لَهٗ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ))،

❶ فتح الباری: ١/ ٥٤٥. ❷ صحیح مسلم: ٦٦٦.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَامَّةٍ، تَامَّةٍ، تَامَّةٍ)) ❶

''جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذِکر کرنے لگا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی، تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا اجر ملتا ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل۔

یعنی آپ ﷺ نے تین مرتبہ مکمل کہہ کر تاکید کر دی کہ ایسے شخص کو بالکل اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے جتنا کہ حج اور عمرہ کرنے والے آدمی کو ملتا ہے۔

❼ مسجد میں آنا اللہ کی زیارت کے مثل ہے

سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ)) ❷

''جو اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں آئے تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس کا حق ہے کہ وہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔''

❽ مسجد میں باقاعدگی سے حاضری کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهُ، كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ)) ❸

---

❶ سنن الترمذي: ٥٨٦ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٤٠٣.

❷ الترغيب والترهيب للمنذري: ٣٢٢ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٦٩.

❸ سنن ابن ماجه: ٨٠٠ ـ صحيح الجامع للألباني: ٥٦٠٤.

''جو مسلمان شخص نماز و ذِکر کے لیے مساجد میں باقاعدگی سے حاضر ہوتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی مسافر کے گھر والے اس کے گھر واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔''

⑨ اندھیرے میں مسجد میں آنے کی فضیلت

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''اندھیرے میں مساجد کی جانب چل کر جانے والوں کو روزِ قیامت کامل نور کی بشارت دے دو۔''

⑩ صبح و شام مسجد میں آنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)) ❷

''جو صبح یا شام کے وقت چل کر مسجد میں آئے اللہ تعالیٰ اس کے ہر صبح و شام چلنے کے بدلے میں اس کے لیے جنت میں قیام گاہ تیار فرما دیتا ہے۔''

مسجد کے مقاصد

ہم نے مسجد کو صرف نمازوں کی ادائیگی تک ہی محدود کر دیا ہے، جبکہ اوّلیں اسلامی معاشرے میں مسجد کا کردار بہت وسیع اور اہم ہوتا تھا۔ اس سے اللہ کی بندگی کے اور بھی بہت سے بھلائی کے کام لیے جاتے تھے، جس سے یہ صرف عبادت گاہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے ایک

❶ سنن أبي داود: ٥٦١ .

❷ صحيح البخاري: ٦٣١ ـ صحيح مسلم: ٦٦٩ .

مرکز کی حیثیت رکھتی تھی۔ آج بھی مسجد کے اسی کردار کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ اس اسلامی مرکز کا اصل تشخص بحال ہو سکے۔ ذیل میں ہم مسجد کے چند اہم مقاصد بیان کرتے ہیں۔

① مسجد بطورِ بیت المال

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ ، فَقَالَ: ((انْثُرُوهُ فِي المَسْجِدِ)) ❶

''نبی ﷺ کے پاس بحرین سے کچھ مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے مسجد میں ڈھیر کر دو۔''

② مسجد بطورِ بیت الفقراء

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ العَرَبِ ، فَأَعْتَقُوهَا--- فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ ، فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي المَسْجِدِ . ❷

''عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ فام باندی تھی جسے انہوں نے آزاد کر دیا...... پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کر لیا، تو اس کے لیے مسجد میں خیمہ (لگا دیا گیا) تھا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ ، فَمِنْهَا مَا

❶ صحيح البخاري: ٤٢١ .

❷ صحيح البخاري: ٤٣٩ .

يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الكَعْبَيْنِ ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ . ❶

''میں نے ستر اصحابِ صفہ (جو کہ مسجد ہی میں رہتے تھے) کو دیکھا، ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کے پاس پوری چادر ہو، تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا ہوتا تھا، جنہیں وہ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے۔ یہ چادر کسی کی آدھی پنڈلی تک آجاتی اور کسی کے ٹخنوں تک ہوتی۔ یہ حضرات اپنے کپڑوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھتے، اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں ستر نہ کھل جائے۔''

③ مسجد بطورِ جنگی تربیت گاہ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ ، وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ لگوائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور مقابلے کی حد ثنیة الوداع سے لے کر مسجد بنوزُریق تک رکھی گئی تھی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ ، أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ . ❸

''ایک دِن میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا جب کہ حبشہ کے کچھ لوگ مسجد میں (جہادی مشقیں کرتے ہوئے) کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے اور میں ان کا

❶ صحيح البخاري: ٤٤٢ . ❷ صحيح البخاري: ٢٨٦٩ .
❸ صحيح البخاري: ٤٥٤ .

کھیل دیکھ رہی تھی۔''

④ مسجد بطورِ علاج گاہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ، لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ. ❶

''جنگِ خندق کے موقع پر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ میں تیر لگ گیا تو نبی ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے ان کی عیادت کرلیا کریں اور مسجد میں بنو غفار کا خیمہ بھی تھا۔''

⑤ مسجد بطورِ جیل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ))، فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ❷

''نبی ﷺ نے ایک گھوڑسوار دستہ نجد کی طرف روانہ کیا۔ وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جسے ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا اور اسے انہوں نے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

❶ صحیح البخاری: ٤٦٣.
❷ صحیح البخاری: ٤٦٢.

ثمامہ کو چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے باغ میں گیا، وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں (یعنی اسلام قبول کر لیا)۔''

⑥ مسجد بطورِ عدالت

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادٰى: ((يَا كَعْبُ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا)) وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: أَيْ الشَّطْرَ، قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)) ❶

''انہوں نے (یعنی کعب رضی اللہ عنہ نے) مسجد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا تو (دورانِ بحث) ان دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے حجرے میں سنا۔ آپ باہر تشریف لائے اور حجرے کا پردہ اُٹھا کر آواز دی: اے کعب۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو۔ آپ نے آدھا قرض چھوڑنے کا اشارہ فرمایا۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ تو آپ ﷺ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُٹھو، اس کا قرض ادا کرو۔''

⑦ مسجد بطورِ دفاعی مقام

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ صحيح البخاري: ٤٥٧.

مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَجِبْ عَنِّي، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟)) قَالَ: نَعَمْ. ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مسجد میں سے گزرے تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ (انہوں نے اس پر اظہارِ ناپسندیدگی کیا) تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اس وقت یہاں شعر پڑھ رہا تھا جب آپ سے بہتر ستودہ صفات یہاں تشریف فرما تھے۔ پھر وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''اے حسان! میری طرف سے کفارِ مکہ (کی گستاخانہ شاعری کا) جواب دو۔ اے اللہ! رُوح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں (میں نے سنا تھا)۔

⑧ مسجد بطورِ مہمان خانہ

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس دِن تک قیام کیا۔ پھر آپ کو خیال آیا کہ ہمیں اپنے اہلِ خانہ یاد آ رہے ہیں تو آپ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے اہل وعیال میں چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو پورا حال سنا دیا۔ آپ انتہائی نرم دِل اور بڑے مہربان تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ

❶ صحيح البخاري: ٣٢١٢.

أَحَدُكُمْ ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)) ❶

''اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ اور انہیں دین کی تعلیم دو اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرو، نیز نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

مسجد کے آداب

مسجد کے فضائل کے بیان کے بعد اب ہم مسجد کے اہم آداب کا تذکرہ کریں گے، جن سے ہر مسلمان کو آراستہ ہونا چاہیے۔

❶ باوضو ہو کر مسجد میں آئیں

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً ، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً)) ❷

''جو بھی شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد میں آنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھائے جانے والے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے بدلے میں اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

❷ اخلاص مقصود ہو

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ)) ❸

---

❶ صحيح البخاري: ٦٠٠٨ . ❷ صحيح مسلم: ٦٥٤ . ❸ سنن أبي داود: ٤٧٢ .

''جو شخص جس نیت سے مسجد میں آیا ہو، اس کا وہی نصیبہ ہے۔''

لہٰذا ہر شخص کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ وہ کس نیت اور ارادے سے مسجد میں جاتا ہے، اگر تو فقط رضائے الٰہی کا حصول مقصود ہو تو یقیناً اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی لیکن اگر دِکھلاوا اور نمائش مطلوب ہو تو پھر یہی کچھ ملے گا اور اجر و ثواب سے محروم ہی رہے گا۔

3 زیب و زینت کا اہتمام

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ [الأعراف: ٣١]

''اے اولادِ آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنی زینت پکڑ لیا کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے، خوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔''

4 بدبودار اور ناپسندیدہ چیز سے پرہیز

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا ، فَلْيَعْتَزِلْنَا ۔ أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا ، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)) ❷

''جس نے لہسن یا پیاز کھایا ہو اسے چاہیے کہ ہم سے الگ ہی رہے۔ (یا فرمایا کہ) اسے ہماری مسجد سے الگ ہی رہنا چاہیے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھ رہنا چاہیے، کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔''

❶ صحيح مسلم: ٩١.

❷ صحيح البخاري: ٨٥٥۔ صحيح مسلم: ٥٦٤.

اور معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں لوگوں کو خطبہ دیا اور آخر میں فرمایا:

إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ ، هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ ، أَمَرَ بِهٖ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا . ❶

''اے لوگو! یقیناً تم دو درخت کھاتے ہو، جنہیں میں ناپاک سمجھتا ہوں، یہ پیاز اور لہسن ہے۔ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے مسجد میں ایک آدمی سے ان دو چیزوں کی بُو محسوس کی تو آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے بقیع کی جانب نکال دیا گیا، لہٰذا جس نے یہ دو کھانے ہوں اسے چاہیے کہ انہیں پکا کر بُو ختم کر لے۔

5 گھر سے نکلتے وقت دعا اور نماز کی نیت ہو

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ ، فَتَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِينُ ، فَيَقُولُ لَهٗ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ ؟)) ❷

''جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے

❶ صحيح مسلم: ٥٦٧ .

❷ سنن أبي داود: ٥٠٩٥ ـ سنن الترمذي: ٣٤٢٦ .

بغیر ممکن نہیں۔'' تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت مل گئی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے (ہر بلا سے) بچا لیا گیا۔ پھر شیاطین اس سے دُور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: تمہارا داؤ ایسے آدمی پر کیسے چل سکتا ہے جسے ہدایت دی گئی، کفایت کی گئی اور بچا لیا گیا ہے۔''

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ. ❶

''اے اللہ! یقیناً میں اس سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہی کا شکار ہو جاؤں، یا میں پھسل جاؤں، یا میں ظلم کر بیٹھوں، یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں، یا میرے ساتھ جاہلانہ رویہ اپنایا جائے۔''

6 بغیر عذر اپنی مسجد سے دوسری مسجد میں نہ جائیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِهِ وَلَا يَتَتَبَّعِ الْمَسَاجِدَ))❷

''آدمی کو چاہیے کہ اپنی (قریبی) مسجد میں نماز پڑھا کرے اور مساجد کی تلاش میں نہ پھرتا رہا کرے۔''

7 سکون ووقار کے ساتھ جائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الإِقَامَةَ، فَامْشُوا إِلَى الصَّلاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ

❶ سنن الترمذي: ٣٤٢٧ـ صحيح الجامع: ٤٧٠٩ .

❷ صحيح الجامع: ٣٥٣٢ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٢٠٠ .

فَأَتِمُّوا)) ❶

''جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے سکینت اور وقار کے ساتھ آؤ اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو، پھر جو نماز تمہیں (باجماعت) مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔''

8 مسجد میں جاتے وقت تشبیک سے احتراز

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو اپنی اُنگلیوں کے درمیان تشبیک نہ دے، کیونکہ وہ (اس وقت بھی) نماز میں ہی ہوتا ہے۔''

تشبیک سے مراد ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا۔

9 مسجد میں اسلحہ لے کر آنے سے احتراز

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے پھل (یعنی تیر کے اگلے حصے) پر اپنا ہاتھ رکھ

❶ صحيح البخاري: ٦٣٦، ٩٠٨۔ صحيح مسلم: ٦٠٢.

❷ سنن الترمذي: ٣٨٦۔ سنن أبي داود: ٥٦٢.

❸ صحيح البخاري: ٤٥٢۔ صحيح مسلم: ٢٦١٥.

لے، تاکہ اس کا کوئی حصہ کسی مسلمان کو نہ لگ جائے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ أَنْ يَنْزِعَ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)) ❶

"تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شاید شیطان اس سے وہ اسلحہ اس کے ہاتھ میں ہی چلوا دے تو وہ (اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کی سزا میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ)) ❷

"جس نے اپنے بھائی کی طرف لوہے کے آلے سے اشارہ کیا تو یقیناً فرشتے اس پر لعنت برساتے ہیں، جب تک کہ وہ ایسا کرنا چھوڑ نہ دے، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

10 مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دعا پڑھیں

سیدنا ابو اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

❶ صحیح البخاری: ۷۰۷۲۔ صحیح مسلم: ۲۶۱۷.

❷ صحیح مسلم: ۲۶۱٦.

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . ❶

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی یہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: اسے مجھ سے سارے دِن کے لیے محفوظ کرلیا گیا ہے۔ ❷

⓫ مسجد میں پہنچ کر جوتے کی صفائی دیکھ لیں

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ: فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا)) ❸

''جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف جائے تو اسے دیکھ لینا چاہیے کہ اگر اس کے جوتوں میں کوئی گندگی یا نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر لے اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔''

⓬ تحیۃ المسجد ادا کریں

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)) ❹

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ بیٹھے نہیں، یہاں تک کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔''

⓭ سُترے کا اہتمام کریں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ٧١٣ .
❷ صحیح الجامع: ٥١٥ .
❸ سنن أبي داود: ٦٥٠ .
❹ صحیح البخاری: ٤٤٤ ـ صحیح مسلم: ٧١٤ .

((لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ)) ❶

''تم سترے کی طرف ہی نماز پڑھا کرو۔''

یعنی نماز پڑھنے سے پہلے اس بات کا خصوصی اہتمام کیا کرو کہ اپنے آگے سترہ رکھ لو۔ اگر نماز باجماعت ادا کی جا رہی ہو تو امام کے آگے پڑا ہوا سترہ ہی کافی ہوتا ہے، وہی تمام نمازیوں کے لیے بھی سترہ بن جاتا ہے لیکن اگر آدمی تنہا نماز پڑھے تو پھر اپنے آگے سترہ رکھ لینا چاہیے۔

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی کسی سُترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے قریب کھڑا ہو، کہیں شیطان اس پر اس کی نماز نہ کاٹ دے۔''

14 مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھیں

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)) ❸

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، نہایت اچھے طریقے سے پاکیزہ ہو جائے، تیل لگائے یا گھر کی خوشبو لگائے، پھر جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اور دو لوگوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے (یعنی دو آدمیوں کے درمیان میں گھس کر نہ بیٹھے)، اس

---

❶ صحيح ابن خزيمة: ٨٠٠۔ مصنف عبد الرزاق: ٢٣٠٥ .

❷ سنن أبي داود: ٦٩٥ . ❸ صحيح البخاري: ٨٨٣ .

کے بعد جس قدر ہو سکے نوافل ادا کرے، پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ کے درمیان کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

15 گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے نہ جائیے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دِن مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو وہ (آگے آنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ)) ❶

''بیٹھ جا، تو نے (لوگوں کو) تکلیف پہنچائی ہے، جبکہ تو خود دیر سے آیا ہے۔''

16 پہلی صف میں شامل ہونے کی کوشش کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا)) ❷

''اگر لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (ثواب) ہے، اور وہ قرعہ اندازی کے بغیر اسے حاصل نہ کر پائیں تو وہ اس کی خاطر قرعہ اندازی بھی کرنے لگیں۔''

17 صف کے دائیں جانب بیٹھیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه: ١١١٥ ـ صحيح الجامع: ١٥٥ .

❷ صحيح البخاري: ٦١٥ ـ صحيح مسلم: ٤٣٧ .

❸ سنن أبي داود: ٦٧٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٠٥ .

''بلاشبہ صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں۔''

18 قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا ، وَإِنَّ سَيِّدَ الْمَجَالِسِ قُبَالَةُ الْقِبْلَةِ)) ❶

''یقیناً ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور بلاشبہ مجالس کا سردار قبلہ رُخ ہونا ہے۔''

19 حبوۃ کے انداز میں مت بیٹھیں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ . ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبوۃ سے منع فرمایا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔''

حبوۃ بیٹھنے کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی اپنے گھٹنے اکٹھے کر کے سینے سے لگا لے اور پھر ہاتھوں سے ان پر حلقہ بنا لے، یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا لپیٹ لے۔ اس طرح بیٹھنا چونکہ بے توجہی اور لاپروائی کا انداز سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس سے منع فرمایا گیا، تاکہ خطبہ جمعہ سنتے ہوئے کسی قسم کی غفلت اور عدمِ توجہ کا اظہار نہ ہو۔

20 ایک کے بعد دوسری نماز کا انتظار کریں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، حَتّٰى

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٦٤٥ـ صحيح الترغيب والترهيب: ٣٠٥٨ .

❷ سنن أبي داود: ١١١٠ .

يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ)) ❶

''بندہ اس وقت تک مسلسل نماز میں ہی (شمار) ہوتا ہے جب تک وہ اپنی نماز والی جگہ پر (بیٹھ کر اگلی) نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے، اور فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ حتیٰ کہ وہ اُٹھ کر چلا جائے یا وضو ٹوٹ ہو جائے۔''

21 مسجد میں اونچی آواز سے اجتناب کریں

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا ـ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ ـ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

''میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: جاؤ اور ان دو آدمیوں کو لے کر آؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا تو آپ نے ان سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ یا فرمایا کہ تمہارا کہاں سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: طائف والوں سے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔''

22 گم شدہ چیز کے اعلان کی ممانعت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: ٦٤٧ـ صحيح مسلم: ٦٤٩. ❷ صحيح البخاري: ٤٧٠.

((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)) ❶

''جو کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنے تو اسے چاہیے کہ کہے: اللہ تجھے یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔ اس لیے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔''

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسجد میں اعلان کیا کہ کسی کو سرخ اونٹ کا پتا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا وَجَدْتَ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ.)) ❷

''تجھے اونٹ نہ ہی ملے، کیونکہ مساجد تو صرف اسی کام کے لیے بنائی گئی ہیں جو ان کا مقصد ہے (یعنی اللہ کی عبادت)۔''

23 مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً، فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) ❸

''جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو فائدہ مند نہ بنائے۔ اور جب تم کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تجھے یہ چیز واپس نہ کرے۔''

24 مسجدوں کی صفائی رکھیں اور خوشبو سے معطر رکھیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ

❶ صحيح مسلم: ٥٦٨ . ❷ صحيح مسلم: ٥٦٩ .
❸ سنن الترمذي: ١٣٢١ .

وَتُطَيَّبَ . ❶

”رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ محلوں میں مسجدیں بنائی جائیں اور انہیں پاکیزہ، صاف ستھرا اور معطر رکھا جائے۔“

مسجد کی صفائی ستھرائی کی فضیلت اس حدیثِ مبارکہ سے واضح ہوتی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَتْ ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا ، فَقَالُوا: مَاتَتْ ، قَالَ: ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ؟ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا)) فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا . ❷

”ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، وہ فوت ہوگئی، تو نبی ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتلایا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے بتلایا کیوں نہیں؟ مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔“

25 جماعت کا اہتمام اور مسجد کی آبادکاری

(1)...... سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)) ❸

”جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، اسے آدھی رات قیام کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کیں، اسے ساری رات کے قیام کا اجر ملتا ہے۔“

---

❶ سنن أبي داود: ٤٥٥ ـ سنن الترمذي: ٥٩٤ ـ سنن ابن ماجه: ٧٥٨ .

❷ صحيح البخاري: ٤٥٨ ـ صحيح مسلم: ٩٥٦ .

❸ سنن أبي داود: ٥٥٥ ـ سنن الترمذي: ٢٢١ .

(2)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)) ❶

''اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا اجر وثواب ہے، تو وہ ان کی ادائیگی کے لیے ضرور آئیں، خواہ انہیں گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔''

(3)......سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) ❷

''جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی، پھر بیٹھ کر اللہ کا ذِکر کرنے لگا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، تو اسے ایک حج اور ایک عمرے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

(4)...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوماً فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولٰى ، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) ❸

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چالیس روز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کے لیے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں: (ایک) جہنم کی آگ سے برأت اور (دوسری) نفاق سے برأت۔''

(5)......سیدنا ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا:

❶ صحيح البخاري: ٧٢١ـ صحيح مسلم: ٤٣٧ .

❷ سنن الترمذي: ٥٨٦ .

❸ سنن الترمذي: ٢٤١ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٩٧٩ ـ صحيح الجامع: ٦٣٦٥ .

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي؟، قَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً)) ❶

''اے اللہ کے رسول! میں نابینا آدمی ہوں، گھر دُور ہے اور میرا قائد (ہاتھ پکڑ کر لانے والا) میری مدد نہیں کرتا، تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے رخصت نہیں پاتا۔''

(6)...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. ❷

''جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو اسے ان نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے، جہاں سے بھی اسے ان نمازوں

❶ سنن أبی داود: ٥٥٢۔ سنن ابن ماجه: ٧٩٢.

❷ صحیح مسلم: ٦٥٤.

کے لیے بلایا جائے (یعنی جس بھی مسجد سے اذان سنے؛ باجماعت نماز کے لیے حاضر ہو جائے)، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور یہ (باجماعت نمازیں) بھی انہی طریقوں میں سے ہیں، کیونکہ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو بھی آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رُخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھاتا ہے؛ ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا (بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا اور اسے صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا۔

(7)...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْمُنَافِقِينَ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا: تَحِيَّتُهُمْ لَعْنَةٌ، وَطَعَامُهُمْ نُهْبَةٌ، وَغَنِيمَتُهُمْ غُلُولٌ، وَلَا يَقْرَبُونَ الْمَسَاجِدَ إِلَّا هَجْرًا، وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا دَبْرًا، مُسْتَكْبِرِينَ، لَا يَأْلَفُونَ وَلَا يُؤْلَفُونَ، خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ)) ❶

''بے شک منافقوں کی کچھ علامات ہیں جن کے ذریعے ان کو پہچانا جاتا ہے: ان کا سلام لعنت ہوتا ہے، ان کا کھانا غصب شدہ مال ہوتا ہے، ان کی غنیمت خیانت اور چوری کی ہوئی ہوتی ہے، وہ مسجدوں کے قریب نہیں آتے مگر ان کو چھوڑنے کے لیے، وہ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز کے لیے آتے ہیں، وہ

❶ مسند أحمد: ٧٩٢٦.

تکبر کرنے والے ہوتے ہیں، نہ تو وہ خود اُنس کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے اُنس کیا جاتا ہے، وہ رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں اور دِن کو شور وغل کرنے والے بنے رہتے ہیں۔''

(8)......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ)) ❶

''لوگوں کو جماعت چھوڑنے سے لازماً باز آ جانا چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دِلوں پر مہر لگا دے گا، پھر یقیناً وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

(9)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ)) ❷

''جو شخص اذان سنے لیکن مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو۔''

(10)......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ)) ❸

''یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے جوانوں کو حکم دوں، وہ لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر لائیں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتے ہیں اور ان کا کوئی عذر بھی نہیں ہوتا، تو میں ان کے گھروں کو جلا دوں۔''

❶ سنن ابن ماجه: ٧٩٤ . ❷ سنن ابن ماجه: ٧٩٣ .
❸ سنن أبي داود: ٥٤٩ .

مجلس کے آداب

① مجلس میں شریک ہوتے وقت سلام کہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ ، فَإِنْ بَدَا لَهٗ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو اسے سلام کرنا چاہیے، پھر اگر اسے بیٹھنا مناسب معلوم ہو تو وہ بیٹھ جائے، پھر جب اُٹھے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے۔''

② جہاں کشادہ جگہ ہو وہاں بیٹھ جائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ ، فَإِنْ وُسِّعَ لَهٗ فَلْيَجْلِسْ ، وَإِلَّا فَلْيَنْظُرْ إِلٰى أَوْسَعِ مَكَانٍ يَرٰى فَلْيَجْلِسْ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو اگر اس کے لیے جگہ بنا دی جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، ورنہ اسے کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔''

③ مجلس کی کشادگی اللہ کی طرف سے اعزاز

ابو شیبہ الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن الترمذی: ٢٧٠٦ ـ صحيح الجامع: ٤٠٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٣ .

❷ صحيح الجامع: ٣٩٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٢١ .

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْقَوْمِ فَأُوسِعَ لَهُ فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنَّمَا هِيَ كَرَامَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَهُ بِهَا أَخُوهُ الْمُسْلِمُ ، فَإِنْ لَمْ يُوَسَّعْ لَهُ فَلْيَنْظُرْ أَوْسَعَهَا مَكَانًا فَلْيَجْلِسْ فِيهِ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس کشادہ کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے، یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہی ہے جس کے ذریعے اس کا مسلمان بھائی اسے عزت بخشتا ہے، لیکن اگر اس کے لیے مجلس کشادہ نہ کی جائے تو اسے کہیں اس سے زیادہ کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔''

④ بہترین مجلس کون سی ہے؟

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا)) ❷

''مجالس میں سے بہترین مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ کشادہ ہو۔''

⑤ مسلمان بھائی کو جگہ دینی چاہیے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ)) ❸

''لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔''

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح الجامع: ٥١٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٣٢١ .

❷ صحيح الجامع: ٣٢٨٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٣٢ .

❸ صحيح الجامع: ٣٢٨٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٢٦ .

((خَيرُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) ❶

”لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے لحاظ سے ان سب سے اچھا ہے۔“

لہٰذا جب کوئی آدمی مجلس میں بیٹھنے کے لیے آئے تو تنگ دِلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کو بھی اس مجلس سے فائدہ پہنچانے کی سوچ رکھنی چاہیے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے مجلس میں شریک کرنا چاہیے اور اسے جگہ دینی چاہیے۔ نیز اگر دورانِ مجلس کسی سے کوئی تکلیف پہنچے مثلاً کسی کی کہنی لگ جائے، کسی کا پاؤں لگ جائے، یا کوئی تکلیف دہ بات کر دے تو جواب میں بداخلاقی یا بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ حسنِ اخلاق کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے درگزر کرنا چاہیے۔

⑥ پہلے بیٹھنے والا اپنی جگہ کا حق دار

وہب بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)) ❷

”جب ایک آدمی اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھے، پھر اسی جگہ پر واپس آ جائے تو وہی اس (جگہ پر بیٹھنے) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

اسی طرح وہب بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ)) ❸

”آدمی اپنے بیٹھنے کی جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے اور اگر وہ کسی کام کی وجہ سے (مجلس سے) نکل جائے، پھر واپس آئے تو وہی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

❶ صحيح الجامع: ٣٢٨٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٣٧).

❷ صحيح الجامع: ٤٢٢.

❸ صحيح الجامع: ٣٥٤٤.

⑦ مکمل سائے دار جگہ پر بیٹھنا چاہیے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ ، وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص دھوپ میں ہو تو اس سے سایہ ہٹ جائے اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں رہ جائے اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اسے (وہاں سے) کھڑے ہو جانا چاہیے۔''

ایک صحابیٔ رسول بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُجْلَسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ ، وَقَالَ: ((مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ)) ❷

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں بیٹھنے سے منع فرمایا کہ دھوپ اور سائے کے درمیان میں بیٹھا جائے، اور فرمایا: یہ شیطان کے بیٹھنے کا انداز ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ . ❸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھے۔''

⑧ راستے میں بیٹھنے سے گریز کریں

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ)) فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا ، قَالَ: ((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ ،

---

❶ سنن أبي داود: ٩١٩ـ صحيح الجامع: ٧٤٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧٣٧ .

❷ صحيح الجامع: ٦٨٢٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٣٨ .

❸ صحيح الجامع: ٦٨٣٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٣٨ .

فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا)) قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

''راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: ایسا کرنا ہمارے لیے ناگزیر ہے، کیونکہ ہم اپنی ان مجالس میں (آپس میں) باتیں کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے مجالس لگانی ہی ہیں تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو۔ لوگوں نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر جھکا کر رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''

⑨ معذرت کا باعث بننے والے کام سے اجتناب

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَكُلَّ أَمْرٍ يُعْتَذَرُ مِنْهُ)) ❷

''ہر اس کام سے اجتناب کرو جس کی وجہ سے معذرت کرنا پڑ جائے۔''

یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ راستے میں نہ بیٹھنا ہی زیادہ مناسب اور بہتر ہے، کیونکہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ نہ چاہتے ہوئے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جو کسی کی ناراضی یا کسی کے لیے تکلیف کا باعث بن جائے اور پھر اس پر معذرت کرنا پڑے۔

⑩ جگہ کا مالک آگے بیٹھنے کا حق دار ہوتا ہے

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَصَدْرِ فِرَاشِهِ وَأَنْ يَؤُمَّ فِي

❶ صحيح البخاري: ٢٤٦٥ـ صحيح مسلم: ٥٥٢٨.

❷ صحيح الجامع: ٧١٢٦ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٤٥، ١٤٢١.

رَحْلِهِ)) ❶

''یقیناً آدمی اپنی سواری اور اپنے فراش کے اگلے حصے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اس کا بھی کہ اپنی جگہ پر خود امامت کروائے۔''

⑪ مجالس کی گفتگو افشا نہیں کرنی چاہیے

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ)) ❷

''مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔''

یعنی مجالس میں جو گفتگو ہوتی ہے وہ امانت کے مترادف ہوتی ہے، جس طرح امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح مجلس میں ہونے والی گفتگو کو کسی اور سے بیان کرنا بھی جائز نہیں ہے، ہاں اگر گفتگو کرنے والے کی اجازت ہو، یا وہ مفادِ عامہ کے متعلق ہو، یا کوئی ایسی بات نہ ہو کہ جس کے متعلق سمجھا جاتا ہو کہ یہ راز ہے، تو پھر جائز ہے۔ لیکن اگر گفتگو اس انداز کی ہو جیسا کہ ذیل کی حدیث میں بیان کیا جا رہا ہے تو پھر اسے آگے بیان کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِذَا حَدَّثَ الْإِنْسَانُ حَدِيثًا فَرَأَى الْمُحَدَّثُ الْمُحَدِّثَ يَلْتَفِتُ حَوْلَهُ فَهِيَ أَمَانَةٌ)) ❸

''جب انسان کوئی بات کر رہا ہو اور جس شخص کے پاس وہ بات کر رہا ہو وہ اسے اِدھر اُدھر دیکھتا پائے تو وہ بات امانت ہوتی ہے۔''

یعنی جب ایک شخص دوسرے سے کوئی بات کرتے ہوئے اپنے اِردگرد دیکھتا رہتا ہے کہ

---

❶ صحيح الجامع: ١٦١٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٥٩٥ .

❷ صحيح الجامع: ٢٣٣٠، ٧٦٠٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٢٥ .

❸ سنن أبي داود: ٤٨٦٨ ـ سنن الترمذي: ٣٨٩٦ .

کہیں کوئی سُن ہی نہ لے، تو دوسرے شخص کو سمجھ جانا چاہیے کہ یہ اس کی راز کی بات ہے جو وہ اس کے پاس بہ طورِ امانت بیان کررہا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ بات کرنے والے کی وضاحت کے بغیر ہی اس بات کو امانت سمجھے اور کسی کے پاس بیان نہ کرے۔

⑫ انکساری کے انداز میں بیٹھنا چاہیے

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ الْقُرْفُصَاءَ. ❶

''رسول اللہ ﷺ قرفصاء کے انداز میں بیٹھا کرتے تھے (یعنی آپ کے گھٹنے سینے سے ملے ہوتے تھے اور ہاتھ ان کے گرد لپٹے ہوتے تھے)۔''

بیٹھنے کی یہ کیفیت نہایت عاجزی اور انکساری کی ہے۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ، وَيَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ عَلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ. ❷

''رسول اللہ ﷺ زمین پر ہی بیٹھ جایا کرتے تھے، زمین پر بیٹھ کر ہی کھا لیا کرتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے اور غلام کی طرف سے جو کی روٹی کی بھی دعوت قبول کرلیا کرتے تھے۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں رسول کریم ﷺ کے وہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں جو عاجزی وانکساری کی دلیل ہیں۔

⑬ اپنی آمد پر لوگوں کا کھڑا ہونا پسند نہ کریں

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح الجامع: ٤٩١٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٢٤.

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٤٩٤ ـ صحيح الجامع: ٤٩١٥.

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔''

اور سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَفْعَلُوا كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا)) ❷

''تم اس طرح نہ کرو جس طرح اہلِ فارس اپنے بڑے لوگوں کے ساتھ کرتے تھے۔''

فارسی لوگوں کے اُمراء وعظماء اور عہدہ ومنصب والے لوگ جب بیٹھے ہوتے تھے تو ان کے عام لوگ بیٹھتے نہیں تھے، بلکہ وہ ان کے سامنے کھڑے رہا کرتے تھے۔

⑭ دو آدمیوں کے درمیان بلا اجازت نہ بیٹھیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوا بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) ❸

''دو آدمیوں کے درمیان میں نہ بیٹھو، مگر ان کی اجازت کے ساتھ۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) ❹

''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان میں تفریق ڈالے، مگر ان کی اجازت کے ساتھ۔''

⑮ کسی کو اُٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن الترمذي: ٢٧٥٥۔ صحيح الجامع: ٥٩٥٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٥٧.

❷ صحيح الجامع: ٧٦٥٦.　❸ صحيح الجامع: ٧٢٢٨.

❹ صحيح الجامع: ٧٦٥٦.

((لَا یُقِیمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیهِ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)) ❶

''کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ (اسے اٹھا کر خود) پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے لیکن (اگر جگہ تنگ ہو تو) کھلے کھلے ہو جاؤ اور کشادگی اختیار کر لو۔''

⑯ ریشمی مسندوں پر بیٹھنے سے احتراز

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهَانَا النَّبِیُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِی آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْکُلَ فِیهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیرِ وَالدِّیبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَیْهِ. ❷

''نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھائیں اور پئیں، اور باریک وموٹا ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔''

⑰ تین بار اجازت طلب کریں

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ)) ❸

''تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہیے، اگر تو تمہیں اجازت دے دی جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔''

⑱ تانکا جھانکی کی ممانعت

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے گھر کے دروازے میں ایک سوراخ سے اندر جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک کنگھی تھی جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے، آپ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا:

❶ صحیح البخاری: ٦٢٦٩۔ صحیح مسلم: ٢٨٢٧.

❷ صحیح البخاری: ٥٨٣٧. ❸ صحیح مسلم: ٢١٥٣.

((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)) ❶

''اگر مجھے علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ میں یہ (کنگھی) چبھو دیتا، اس دیکھنے کی وجہ سے ہی تو اجازت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔''

⑲ مجلس کے لوگوں سے مصافحہ کریں

ویسے تو مجلس میں شرکت کے وقت عمومی سلام ہی کافی ہوتا ہے لیکن اگر لوگوں کی تعداد کم ہو، یا کوئی اہم بات نہ ہو رہی ہو اور مصافحہ کرنا ممکن ہو تو پھر فضیلت حاصل کرنے کے لیے شرکائے مجلس سے ہاتھ ملا لینا چاہیے۔ مصافحے کی فضیلت کے بارے میں نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)) ❷

''جو بھی دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کو جدا ہونے سے پہلے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔''

⑳ آدمی کے گھر میں اس کی نشست پر نہ بیٹھیں

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) ❸

''آدمی کی سرپرستی والی جگہ پر اس کی امامت نہ کروائی جائے اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی عزت والی نشست پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔''

---

❶ صحيح البخاري: ٦٢٤١ـ صحيح مسلم: ٢١٥٦.

❷ صحيح الجامع: ٥٧٧٧. ❸ سنن الترمذي: ٢٧٧٢ـ صحيح الجامع: ٧٥٨١.

(21) باعثِ غضب انداز میں نہ بیٹھیں

سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ بِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا ، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِی الْيُسْرٰی خَلْفَ ظَهْرِی وَاتَّكَأْتُ عَلٰی أَلْيَةِ يَدِی ، فَقَالَ: ((أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟)) ❶

رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا، میں نے بایاں ہاتھ کمر کے پیچھے رکھا تھا اور انگوٹھے کی جگہ پر دباؤ ڈالا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب کیا گیا؟''

(22) بڑے کو بات کرنے کا موقع دینا چاہیے

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ ، فَتَكَلَّمُوا فِی أَمْرِ صَاحِبِهِمْ ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ :((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) ❷

''عبدالرحمان بن سہل اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ساتھی کے معاملے میں بات کرنے لگے تو عبدالرحمان نے گفتگو شروع کی، جو کہ ان لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو۔''

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ)) ❸

❶ سنن أبی داود: ٤٨٤٨ . ❷ صحيح البخاری: ٦١٤٢ .

❸ صحيح ابن حبان: ٥٥٩ ـ صحيح الجامع: ٢٨٨٤ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٧٨ .

''برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔''

㉓ اپنی بات کے لیے لوگوں کو خاموش نہ کروائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قُلْتَ لِلنَّاسِ أَنْصِتُوا، وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ، فَقَدْ أَلْغَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ)) ❶

''جب تُو لوگوں سے کہے: ''خاموش ہو جاؤ'' جبکہ وہ گفتگو کر رہے ہوں، تو تُو نے اپنے خلاف فضول کام کیا۔''

㉔ اس مجلس میں نہ بیٹھیں جو آپ کو بٹھانا نہ چاہیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ القِيَامَةِ)) ❷

''جو کسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے دُور بھاگتے ہوں، تو روزِ قیامت ایسے شخص کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔''

㉕ مجلس میں سرگوشی سے احتراز

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا، فَإِنَّ ذَالِكَ يُحْزِنُهُ، حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ)) ❸

''جب تم تین لوگ ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں، کیونکہ یہ بات اس (تیسرے) شخص کو پریشان کرے گی، یہاں

❶ مسند أحمد: ٨٢٣٥۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٠.

❷ صحيح البخاري: ٧٠٤٢.

❸ صحيح البخاري: ٦٢٩٠۔ صحيح مسلم: ٢١٨٤.

تک کہ وہ لوگوں میں گھل مل جائیں۔''

26 رات دیر تک مجلس لگانے سے اجتناب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ)) ❶

''رات کو جاگنا صرف نمازی اور مسافر کے لیے درست ہے۔''

اور سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا . ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (نمازِ عشاء) سے پہلے سونے سے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔''

27 شراب کی مجلس میں بالکل نہ بیٹھیں

اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ شراب نہ صرف حرام ہے بلکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے، اس لیے اس کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہیے، بلکہ ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں چاہیے جو شرابی ہو۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ)) ❸

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر بالکل نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو۔''

28 مجالس میں ذکرِ الٰہی کا خاص اہتمام کریں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح الجامع: ٧٤٩٩. ❷ سنن أبي داود: ٤٨٤٩.

❸ مسند أحمد: ١٢٥.

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ)). [1]

''بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چکر لگاتے ہیں (اور) ذِکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں، جب انہیں ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو اللہ کا ذِکر کر رہے ہوں، تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں: آجاؤ، تمہارا کام ہوگیا

[1] صحيح البخاري: ٦٤٠٨ ـ صحيح مسلم: ٦٧٨٠ .

ہے۔ پھر فرشتے انہیں اپنے پَروں سے گھیر لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد وثنا کرتے ہیں اور تیری بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہو گی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں، تیری خوب شان وعظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ وہ بتلاتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیا کیفیت ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ حرص، خواہش اور رغبت کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں: جہنم سے۔ اللہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیا کیفیت ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دُور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے لگیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو ان (ذِکر کرنے والوں) میں سے نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنے کسی ضروری کام کی وجہ سے ان

میں آیا تھا۔ یہ سن کر اللہ نے فرمایا: وہ ایسے ہم نشین ہیں کہ جن میں بیٹھنے والا بھی محروم و نامراد نہیں رہتا (یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا)۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا قَوْمٍ جَلَسُوا فَأَطَالُوا، ثُمَّ تَفَرَّقُوا قَبْلَ أَنْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ ﷺ، إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تِرَةً، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) ❶

''جو بھی لوگ مجلس لگاتے ہیں اور بہت دیر تک بیٹھے رہتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھے بغیر ہی جدا ہو جاتے ہیں، تو وہ مجلس روزِ قیامت ان پر وبال بن جائے گی، اگر اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا اور اگر چاہے گا تو انہیں معاف فرما دے گا۔''

㉙ ہم مجلس لوگوں کے لیے دعا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اپنے صحابہ کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا کیے بغیر اُٹھ گئے ہوں:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا. ❷

❶ صحيح الجامع: ٢٧٣٨.

❷ سنن الترمذي: ٣٥٠٢۔ صحيح الجامع: ١٢٦٨.

''اے اللہ! ہمارے لیے اپنا خوف تقسیم کر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے کاموں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرماں برداری بھی تقسیم کر دے جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے، اور اپنا یقین تقسیم کر دے کہ جس سے ہماری مصیبتیں آسان ہو جائیں، اور ہمیں ہماری سماعت، بصارت اور قوت سے فائدہ پہنچا جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور اس کا ہماری نسلوں سے وارث بنا دے، ہمارا انتقام اسی پر خاص کر دے جو ہم پر ظلم کرے اور اس کے خلاف ہماری مدد فرما جو ہم سے دشمنی کرے، تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا اور نہ ہی اسے ہمارے علم کی انتہا بنا، اور نہ ہی ہم پر ایسے شخص کو مسلط فرما جو ہم پہ رحم نہ کرے۔''

30 مجلس سے اُٹھتے وقت دعا پڑھیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس سے فضول گوئی ہو جائے تو وہ اُٹھنے سے پہلے اگر یہ کلمات پڑھ لے تو اس مجلس میں ہونے والے اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. [1]

''اے اللہ! تُو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

[1] سنن الترمذی: ٣٤٣٣۔ صحیح الجامع: ٦١٩٢.

کھانے کے آداب

① کھانا حلال کا کھایا جائے

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝﴾ [البقرة: ١٧٢]

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، اگر تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ جَسَدٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهِ)) ❶

''ہر وہ جسم جو حرام سے پرورش پائے اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔''

② کھانا بیٹھ کر کھایا جائے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ۝﴾ [محمد: ١٢]

''اور جو لوگ کافر ہوئے وہ دنیا ہی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور چوپایوں (جانوروں) کی طرح کھا رہے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

❶ صحيح الجامع: ٤٥١٩.

كَـانَ يَـجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ وَيَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ عَلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ . ❶

''آپ ﷺ زمین پر بیٹھا کرتے تھے اور زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے، بکری کا دودھ (خود) دھولیا کرتے تھے اور غلام کی جَو کی روٹی پر بھی دعوت قبول کرلیا کرتے تھے۔''

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ؟ فَقَالَ: ذَاكَ أَشَرُّ وَ أَخْبَثُ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی پیئے۔'' قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے (انس رضی اللہ عنہ سے) کہا: کھانے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''یہ تو اس سے بھی زیادہ برا اور گندا عمل ہے۔''

③ کھانا ٹیک لگا کر نہ کھایا جائے

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)) ❸

''میں ٹیک لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔''

④ کھانا لیٹ کر نہ کھایا جائے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى

❶ صحيح الجامع: ٤٩١٥ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢١٢٥ .

❷ صحيح مسلم: ٥٢٧٥ ـ صحيح الجامع: ٦٨٢٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٧ .

❸ صحيح البخاري: ٥٣٩٨، ٥٣٩٩ ـ صحيح الجامع: ١٣٤٦ .

بَطْنِهِ . ❶

''رسول اللہ ﷺ نے دو کھانوں سے منع فرمایا ہے: ایسے دستر خوان پر (بیٹھ کر کھانے) سے منع فرمایا جس پر شراب پی جا رہی ہو۔ اور اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص منہ کے بل لیٹ کر کھائے۔''

⑤ کھانا گرم گرم نہ کھایا جائے

سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب ثرید لایا جاتا تو وہ حکم دیتیں تو اس کو ڈھانپا جاتا، یہاں تک کہ اس کا جوش اور دھواں ختم ہو جاتا۔ اور (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ:

((هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ)) ❷

''وہ (کھانا) زیادہ برکت والا ہوتا ہے۔''

⑥ کھانا مل کر کھایا جائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِيْ)) ❸

''اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کھانا وہ ہے جس پر ہاتھ زیادہ ہوں۔''

اور وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم کھانا کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٩٤.

❷ سنن الدارمي: ٢٠٩١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٩٢، ٦٥٩.

❸ صحيح الجامع: ١٧١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٩٥.

فِيْهِ)) ❶

''تم اپنے کھانے پر جمع ہو کر بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کھانے میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔''

⑦ کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھایا جائے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ . ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جب کھانا قریب کیا جاتا تو وہ (کھاتے وقت) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے۔ ❶

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور صغر سنی (چھوٹی عمر) کی وجہ سے میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا (یعنی میں پیالے کی ہر جانب سے کھا رہا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدُ)) ❸

''اے بچے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

اس کے بعد میں ہمیشہ سے ان ہی آداب کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرے۔ لیکن اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو پھر

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ یا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ یا بِسْمِ

❶ صحيح الجامع: ١٤٢، ٤٥٠١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦٦٤ .

❷ صحيح الجامع: ٤٧٦٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧١ .

❸ صحيح البخاري: ٥٣٧٦ ـ صحيح مسلم: ٥٢٦٩ .

اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

پڑھ لے۔ بلاشبہ یہ پڑھنے سے کھانا نیا شروع ہو جاتا ہے اور شیطان کو بھی ساتھ کھانے سے روک دیتا ہے۔ ❶

⑧ کھانا اپنے سامنے سے کھایا جائے

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور صغر سنی (چھوٹی عمر) کی وجہ سے میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا (یعنی میں ہر جانب سے کھا رہا تھا) تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ)) ❷

''اے بچے! اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ پھر اس کے بعد میں ہمیشہ کھانا انہیں آداب کے مطابق کھاتا ہوں۔''

سیدنا حکم بن رافع بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا أَكَلَ لَمْ تَعْدُ أَصَابِعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ . ❸

''جب آپ ﷺ کھانا کھاتے تو آپ کی انگلیاں مبارک اپنے آگے سے تجاوز نہ کرتیں۔''

یعنی جو کھانا آپ ﷺ کے سامنے پڑا ہوتا وہی کھاتے، اِدھر اُدھر سے نہ کھاتے۔ البتہ اگر متعدد اقسام کی چیزیں پڑی ہوں تو وہ دوسرے کے سامنے سے بھی لی جا سکتی ہے لیکن اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو پھر اپنے سامنے سے ہی کھانا چاہیے۔

❶ صحيح الجامع: ٣٨٠، ٨٠٦۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة :١٩٨، ١٠٩٨ .

❷ صحيح البخاري: ٥٣٧٦۔ صحيح مسلم : ٥٢٦٩ .

❸ صحيح الجامع: ٤٦٨٣ ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٠٦٢ .

⑨ برتن کے درمیان میں سے نہیں کھانا چاہیے

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ حَوَالَيْهَا وَأَعْفُوْا رَأْسَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَأْتِيْهَا مِنْ فَوْقِهَا)) ❶

''اللہ کا نام لے کر برتن کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو، کیونکہ برکت اوپر سے آتی ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُوْا فِي الْقَصْعَةِ مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا)) ❷

''تم پیالے کے اطراف (کناروں) سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ، بلاشبہ برکت پیالے کے درمیان میں اُترتی ہے۔''

⑩ کھانا کھلاتے وقت تکلف نہ کیا جائے

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ. ❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع فرمایا۔''

اور سلمان رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَتَكَلَّفَنَّ أَحَدٌ لِضَيْفِهِ مَالَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ)) ❹

''کوئی بھی شخص اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے بڑھ کر تکلف بالکل نہ کرے۔''

---

❶ صحيح الجامع: ٤٤٩٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٠٣٠ .

❷ صحيح الجامع: ٤٥٠٢ .

❸ صحيح الجامع: ٦٨٧١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٩٢ .

❹ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٤٤٠ .

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَجْمَعْنَ كَذِبًا وَجُوعًا)) ❶

''جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو۔''

اس حدیثِ مبارکہ سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ اگر مہمان کو بھوک لگی ہو اور کھانے کی حاجت وضرورت ہو تو وہ میزبان کے پوچھنے پر اپنی حاجت کو چھپائے نہیں بلکہ صاف طور پر بتلا دے، جھوٹ بول کر بے وجہ تکلف نہ برتے، جھوٹ اور بھوک کو جمع کر کے گناہ کا مرتکب بھی نہ ہو اور خود کو بھی اذیت میں نہ ڈالے۔

⑪ کھانے میں عیب نہ نکالا جائے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر چاہت ہوتی تو کھا لیتے اور اگر پسند نہ ہوتی تو نہ کھاتے۔''

⑫ کھانے میں بڑوں کو مقدم کیا جائے

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ . ❸

''ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کھانے میں) حاضر ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ کھانے میں رکھ کر شروع نہ کر دیتے ہم اپنے ہاتھ

❶ صحيح الجامع: ٧٢٣٠ ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٩٨ .

❷ صحيح البخاري: ٥٤٠٩ ـ صحيح مسلم: ٢٠٦٤ .

❸ صحيح مسلم: ٥٢٢٧ ـ سنن أبي داود: ٣٧٦٦ .

(کھانے میں) نہیں رکھتے تھے۔"

⑬ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُعْطِي بِشِمَالِهِ)) ❶

"جب تم میں سے کوئی ایک (کھانا) کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔ (اور دائیں ہاتھ سے چیز لے، اور دائیں ہاتھ سے چیز دے، پس بلاشبہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے۔"

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِينِكَ))

"دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔"

تو اس شخص نے کہا: میں اس سے نہیں کھا سکتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ))

"تو کھا ہی نہ سکے۔ اس کو یہ بات ماننے سے صرف تکبر نے روکا ہے۔"

پھر وہ شخص اس ہاتھ کو (زندگی بھر) اپنے منہ کی طرف نہ اُٹھا سکا۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم: ٥٢٣٢، ٥٢٣٣۔ صحیح الجامع: ٣٨٣، ٣٨٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢٣٦۔

❷ صحیح مسلم: ٢٠٢١۔

(14) کھانے سے مکمل پیٹ کو نہ بھرا جائے

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَكْثَرُهُمْ جُوْعاً فِي الآخِرَةِ)) ❶

''تم اپنے ڈکار کم کرو (یعنی زیادہ مت کھاؤ) کیونکہ جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔''

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكَلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ)) ❷

''آدمی اپنے پیٹ سے بڑھ کر کوئی بھی برا برتن نہیں بھرتا۔ آدم کے بیٹے کے لیے اتنے لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں۔ اور اگر ضروری ہی ہو جائے تو پیٹ کے ایک حصے کو کھانے کے لیے اور دوسرے کو پانی کے لیے اور تیسرے کو سانس کے لیے رکھے۔''

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَيَكُوْنُ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي يَأْكُلُوْنَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ وَيَشْرَبُوْنَ أَلْوَانَ الشَّرَابِ وَيَلْبَسُوْنَ أَلْوَانَ الثِّيَابِ وَيَتَشَدَّقُوْنَ فِي الْكَلَامِ فَأُولَئِكَ شِرَارُ أُمَّتِيْ)) ❸

''عنقریب میری اُمت میں ایسے لوگ آئیں گے جو رنگا رنگ کھانے کھائیں

❶ صحيح الجامع: ١٥٧٧، ١١٧٩، ١١٩٩ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٤٣.

❷ صحيح الجامع: ٥٦٧٤ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٢٦٥.

❸ صحيح الجامع: ٣٦٦٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٩١.

گے، رنگا رنگ مشروبات پئیں گے، رنگا رنگ لباس پہنیں گے اور منہ پھلا پھلا کر باتیں کریں گے، یہ میری اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے۔''

⑮ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹا جائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَاماً فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمَنَادِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ فَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنے ہاتھ کو رومالوں کے ساتھ صاف نہ کرے جب تک وہ اس کو خود چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو برتن صاف کرنا چاہیے۔''

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا . ❷

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (انگوٹھا اور دو اس کے ساتھ والی) کے ساتھ کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیا کرتے۔''

⑯ لقمہ گر جائے تو اسے اُٹھالیں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ

❶ صحيح البخاري: ٥٤٥٦۔ صحيح مسلم: ٥٢٦٢ .

❷ صحيح مسلم: ٥٢٦٦۔ سنن أبي داود: ٣٨٤٨۔ صحيح الجامع: ٣٨٢ .

وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ. ❶

''آپ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اس سے تکلیف (گرد، مٹی وغیرہ) کو دور کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم برتن کو صاف کریں اور فرماتے بلاشبہ تم نہیں جانتے تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔''

نوٹ: ...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کے ایک پَر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے وہ بیماری والا پر ڈبوتی ہے اور شفا والا اوپر رکھتی ہے، پس تم اس کو ڈبو کر نکال دو۔ ❷

⑰ کھانا کھانے کی دعائیں ضرور پڑھیں

❀ ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَ اللّٰهَ عَلَيْهَا)) ❸

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے سے اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھائے یا پانی پیئے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے۔''

❀ ...... سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

---

❶ صحيح مسلم: ٥٢٧٤ - سنن الترمذي: ١٨٠٣ - سنن أبي داود: ٣٨٤٥.

❷ صحيح الجامع: ٨٣٥، ٨٣٦ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٨، ٣٩.

❸ صحيح مسلم: ٦٨٦٨ - وصحيح الجامع: ١٨١٦ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٥١.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجاً. ❶

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور ہضم کیا اور نکلنے کا راستہ بنایا۔''

❀ ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا، پھر یہ دعا پڑھی تو اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ. ❷

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بھی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے رزق دیا۔''

❀ ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جب کھانا قریب کیا جاتا تو وہ (کھاتے وقت) بِسْمِ اللّٰهِ کہتے، اور جب فارغ ہوتے تو یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَطْعَمْتَ وَأَسْقَیْتَ وَأَقْنَیْتَ وَهَدَیْتَ وَاجْتَبَیْتَ اللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَاأَعْطَیْتَ. ❸

''اے اللہ! تو نے ہی مجھے کھلایا، پلایا اور مجھے مالدار بنایا اور مجھے ہدایت دی اور مجھے چن لیا، اے اللہ تیرے لیے ہی ساری تعریفیں ہیں اس پر جو تو نے دیا ہے۔''

❀ ......سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ لَكَ

---

❶ صحيح الجامع: ٤٦٨١ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٠٦١ .

❷ سنن أبي داود: ٤٠٢٣ ـ سنن الترمذي: ٣٤٥٨ ـ سنن ابن ماجه : ٣٢٨٥ .

❸ صحيح الجامع: ٤٧٦٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٧١ .

اَلْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا. ❶

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا۔ ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس نعمت کے منکر نہیں ہیں۔ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ یہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔ (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب۔''

❀ ..... سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا. ❷

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ و برکت والی ذات ہے، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے، اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے پروردگار۔''

❀ ..... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَبْدِلْنَا خَيْرًا مِنْهُ.

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس کا نعم البدل دے۔''

اور جب دودھ پیے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. ❸

---

❶ صحیح البخاری: ٥٤٥٨. ❷ صحیح البخاری: ٥٤٥٨.

❸ صحیح الجامع: ٣٨١.

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے زیادہ دے۔''

❀ ...... سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، کھانا کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، اس کے بعد میرے والد نے آپ ﷺ سے گذارش کی کہ آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَارَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ. ❶

''اے اللہ! ان کو جو تو نے زرق دیا اس میں برکت ڈال اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

⑱ کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھوئیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ (رِيْحُ) غَمْرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) ❷

''جو شخص اس حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھوں میں چکناہٹ ہو اور اسے کوئی چیز تکلیف پہنچائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

کھانا کھانے سے قبل بھی نظافت کے لیے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الإِيْمَانِ)) ❸

''صفائی (طہارت) نصف ایمان ہے۔''

❶ صحیح مسلم: ٥٢٩٦.

❷ صحیح الجامع: ٦١١٤، ٦١١٥۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٩٥٦.

❸ صحیح مسلم: ٢٢٣.

سونے کے آداب

1...... عشاء و فجر کی نماز باجماعت پڑھیں

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)) ❶

''جو شخص عشاء کے وقت جماعت میں حاضر ہو اُسے آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازوں) کے وقت جماعت میں حاضر ہو اُسے ساری رات کے قیام کا اجر و ثواب ملتا ہے۔''

2...... تہجد پڑھنے کی نیت کر کے سوئیں

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُصْبِحَ ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ)) ❷

''جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر لیٹے اور وہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت رکھتا ہو لیکن اس پر نیند ایسی غالب آئے کہ صبح کو ہی آنکھ کھلے، تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اللہ

---

❶ سنن الترمذی: ٢٢١ـ صحیح الجامع: ٦٣٤٢ .

❷ سنن ابن ماجه: ١٣٤٤ـ صحیح الجامع: ٥٩٤١ .

تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔''

3......عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا. ❶

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا۔''

4......سوتے وقت دعا پڑھیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے پلو سے جھاڑ لے، کیا خبر اس کے بعد اس پر کوئی چیز آ گئی ہو، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي۔۔۔الخ ''اے میرے رب! تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے (یعنی مجھے موت دے دے) تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

❶ صحیح الجامع: ٦٩١٥۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٦٤.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٥٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٧٤۔ صحيح الجامع: ٤٠٧.

5...... لیٹنے سے پہلے بستر جھاڑنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑ لے۔''

6...... بے پردہ چھت پر سونے سے پرہیز

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ . ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی ایسی چھت پر سوئے جس پر پردہ نہ کیا گیا ہو۔''

عبدالرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)) ❸

''جو شخص گھر کی ایسی چھت پر رات گزارے جس کا پردہ نہ ہوں، تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔''

ذِمہ ختم ہونے کا مطلب ہے کہ اگر وہ چھت سے گر جاتا ہے اور کسی نقصان سے دوچار ہو جاتا ہے تو اس کا ذِمہ دار وہ خود ہی ہوگا، کسی اور پر اس کا ذِمہ نہیں ہوگا۔

---

❶ صحیح البخاري: ٧٣٩٣.

❷ سنن الترمذي: ٢٨٥٤ ـ صحيح الجامع: ٦٨٤٧ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٣٨

❸ سنن أبي داود: ٥٠٤١ ـ صحيح الجامع: ٦١١٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٨٣٨.

7...... سوتے وقت ان کاموں کا اہتمام

❀...... سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نِـمْتُـمْ فَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ ، فَإِنَّ الْفَأْرَةَ تَأْخُذُ الْفَتِيلَةَ فَتحْرِقُ أَهْـلَ الْبَيْـتِ ، وَأَوْكِـئُوا الْأَسْقِيَةَ ، وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ ، وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ بِاللَّيْلِ)) ❶

''جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ چوہیا چراغ کی بتّی کو پکڑ کر گھر والوں کو جلا دیتی ہے، مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، پانی کے برتن ڈھانپ دیا کرو اور رات کو دروازے بند کر دیا کرو۔''

❀...... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)) ❷

''جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑا کرو۔''

❀...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتّی پکڑ کر اسے گھسیٹنے لگی، ایک بچی اسے بھگانے لگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پھر اس (چوہیا) نے وہ بتّی لا کر اس چٹائی پر پھینک دی، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، اس بتّی نے ایک درہم کی جگہ کے بقدر چٹائی جلا دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ)) ❸

''جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان اس جیسے جانوروں کی ایسے کاموں میں راہنمائی کرتا ہے اور تمہارے گھروں کو جلا دیتا ہے۔''

❶ مسند أحمد: ٢٠٧٧٥ ـ صحيح الجامع: ٨١٥ .

❷ صحيح البخاري: ٦٢٩٣ ـ صحيح مسلم: ٢٠١٥ .

❸ سنن أبي داود: ٥٢٤٧ ـ صحيح الجامع: ٨١٦ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٤٢١ .

❀ ...... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَالِكَ الْوَبَاءِ)) ❶

''برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، کیونکہ بلاشبہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا اُترتی ہے، جو (ہر) اس برتن کے پاس سے گزرتی ہے جس کو ڈھانپا نہ ہو، یا ایسے مشکیزے کے پاس سے جس کا منہ نہ باندھا ہو، تو وہ وبا اس میں پڑ جاتی ہے۔''

8 ...... باوضوء حالت میں سوئیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَهِّرُوا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) ❷

''تم (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھا کرو؛ اللہ تعالیٰ تمہیں پاک فرما دے گا کیونکہ جو بھی بندہ پاکیزہ (یعنی باوضو) حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے شعار میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے اور رات کی کسی بھی گھڑی میں جب بندہ کروٹ بدلتا ہے تو وہ (اس کے لیے یہ دُعا) فرماتا ہے: اے اللہ! اپنے بندے کو بخش دے؛ کیونکہ اس نے پاکیزہ حالت میں رات بسر کی ہے۔''

❶ صحيح مسلم: ٢٠١٤.

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٥٠٨٧ ـ صحيح الجامع: ٣٩٣٦.

9......سونے کا مسنون انداز

❀......سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ . ❶

''رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔''

❀......سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ . ❷

''رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت سواری سے اُتر کر آرام کرتے تھے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے (یعنی رات کے آخری پہر) آرام کے لیے سواری سے اُترتے تو اپنے دونوں بازو کھڑے رکھتے اور اپنا سر مبارک اپنی دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر آرام کرتے۔''

❀......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَيَشْرَبَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ . ❸

❶ صحيح الجامع: ٤٦٤٧ .

❷ مسند أحمد: ٢٢٦٣٢ ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٥٥٨ ـ المستدرك للحاكم: ١٦٣١ .

❸ مسند أحمد: ٢٤٨٧٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٩٨١ ـ صحيح الجامع: ٢٦٥٩ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٨٩ .

''رسول اللہ ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو اسی طرح وضوء کرتے جیسے نماز کے لیے وضوء کیا جاتا ہے، اور جب کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر کھاتے اور پیتے۔''

10...... سونے اور بیدار ہونے کی دعائیں

❀......سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت سونے کے لیے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رُخسار کے نیچے رکھتے، پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا.

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا اور جیتا ہوں۔''

اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. ❶

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

❀......سیدنا ابوالازہر الانمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت سونے کے لیے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِءْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى. ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھ دیا۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو دُور کر دے، میرے نفس کو (جہنم سے) آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ و افضل مجلس والوں میں بنا دے۔''

❀......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو فرماتے:

---

❶ صحيح البخاري: ٦٣١٤ ـ صحيح مسلم: ٢٧١٠.

❷ سنن أبي داود: ٥٠٥٤ ـ صحيح الجامع: ٤٦٤٩.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ . ❶

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا، ہمیں کفایت کیا اور ہمیں جگہ بخشی، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی جگہ دینے والا۔''

❀......سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ . ❷

''اے اللہ! جس دن تو بندوں کو اُٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا۔''

❀......سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو بستر پر لیٹنے کے لیے آئے تو ویسا ہی وضوء کر جیسا نماز کے لیے کیا جاتا ہے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا، پھر یہ کلمات پڑھ:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ .

''اے اللہ! یقیناً میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی، ثواب کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیری بارگاہ کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں اور تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر

❶ صحيح مسلم: ٢٧١٥ .

❷ سنن أبي داود: ٥٠٤٥ـ سنن النسائي: ٢٣٦٧ـ سنن ابن ماجه: ٣٨٧٧ .

ایمان لایا۔''

پھر اگر تجھے اسی رات موت آ گئی تو تُو فطرت (یعنی دِین اسلام) پر فوت ہو گا اور یہ کلمات اپنی گفتگو کے آخر میں پڑھ (یعنی یہ پڑھنے کے بعد کوئی بات نہ کر اور سو جا)۔ ❶

❀ ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بیدار ہو تو اسے یہ کہنا چاہیے:

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِي فِی جَسَدِی وَرَدَّ عَلَیَّ رُوحِی وَأَذِنَ لِی بِذِکْرِہٖ۔ ❷

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت بخشی، مجھے میری رُوح واپس لوٹائی اور مجھے اپنے ذِکر کی اجازت بخشی۔''

11......کروٹ لیتے وقت دعا پڑھیں

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاهِرًا، فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِیَّاهُ)) ❸

''جو بھی مسلمان دعا پڑھ کر (اور) پاکیزہ (یعنی باوضو) حالت میں رات بسر کرتا ہے تو وہ رات کے کسی بھی وقت جب کروٹ لے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے معاملے میں خیر و بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔''

12......آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَوَیْتَ إِلٰی فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آیَةَ الْکُرْسِیِّ، لَنْ یَزَالَ عَلَیْكَ

❶ صحیح البخاری: ٢٤٧.

❷ سنن الترمذی: ٣٤٠١۔ السنن الکبرٰی للنسائی: ١٠٦٣٦۔ صحیح الجامع: ٢٣٢٩.

❸ سنن أبی داود: ٥٠٣٢۔ صحیح الجامع: ٥٧٥٤.

مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ)) ❶

''جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، (اس کی برکت سے) تجھ پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔''

13......معوذتین پڑھ کر سوئیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ ، يَفْعَلُ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ❷

''یقیناً نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر پھونک مارتے اور ان پر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر مبارک اور چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرتے، پھر باقی جسم پر۔ اس طرح آپ ﷺ تین مرتبہ یہ عمل کرتے۔''

14......سورۃ الکافرون پڑھ کر سوئیں

سیدنا عبادہ بن اخضر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو سورۃ الکافرون مکمل پڑھتے۔ ❸

❶ صحيح البخاري: ٣٢٧٥ .
❷ صحيح البخاري: ٥٠١٧ .
❸ صحيح الجامع: ٤٦٤٨ .

اور سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) ❶

''جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو سورۃ الکافرون پڑھا کر، پھر اسے مکمل پڑھ کر سو جایا کر، کیونکہ بلاشبہ یہ شرک سے براءت ہے۔''

15......تکبیر، تسبیح اور تحمید کا اہتمام کریں

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف کا عارضہ ہو گیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ اس وقت گھر میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس کا بتلایا۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے جبکہ ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں ہی لیٹے رہو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ)) ❷

''کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے؟ جب تم اپنے بستر پر جانے لگو یا سونے کے لیے بستروں پر آؤ تو 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ،

❶ صحيح الجامع: ٢٩٢.
❷ صحيح البخاري: ٦٣١٨.

33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''

16 ...... سورۃ الملک پڑھ کر سوئیں

❀ ...... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. ❶

''نبی ﷺ تب تک سویا نہیں کرتے تھے جب تک سورۃ الم السجدۃ اور سورۃ الملک نہیں پڑھ لیتے تھے۔''

❀ ...... سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سُورَةُ ﴿تَبٰرَكَ﴾ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❷

''سورۃ الملک عذابِ قبر سے بچانے والی ہے۔''

❀ ...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً، خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ، وَهِيَ ﴿تَبٰرَكَ﴾)) ❸

''تیس آیات والی قرآن کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے حق میں تب تک جھگڑتی رہے گی جب تک کہ اسے جنت میں داخل نہیں کر دیتی، اور وہ سورۃ الملک ہے۔''

17 ...... نیند میں ڈرنے پر یہ دعا پڑھیں

❀ ...... سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

❶ سنن الترمذي: ٢٨٩٢.

❷ صحيح الجامع: ٣٦٤٣۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٤٠.

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٦٥٤۔ صحيح الجامع: ٣٦٤٤.

میں سے کوئی شخص سوتے ہوئے ڈر جائے تو وہ یہ دعا پڑھے، اس کی برکت سے کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ. ❶

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غصے سے، اس کی سزا سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے بھی کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

18......رات کے وقت بے چینی پر یہ دعا پڑھیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بے چینی میں مبتلا ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ. ❷

''اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا اور زبردست ہے، آسمانوں، زمین اور ان دونوں کے درمیان میں موجود (ہر چیز) کا پروردگار، جو بہت غالب اور بڑا بخشنے والا ہے۔''

19......تہجد کے لیے اُٹھیں تو مسواک کریں

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَأَ فِي صَلَاةٍ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلَى فِيهِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ

---

❶ صحيح الجامع: ٧٠١.

❷ صحيح الجامع: ٤٦٩٣ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٠٦٦.

شَیْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ مسواک کرے، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز میں قراءت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، پھر اس کے منہ سے جو بھی چیز نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔''

20...... اگر سوئے رہنے سے نماز چھوٹ جائے

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى ، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا ، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا)) ❷

''سنو! نیند آ جانے میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آ جانے تک نماز نہ پڑھی، جو اس طرح کرے اسے چاہیے کہ وہ جب سو کر بیدار ہو تو اس وقت نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دِن آئے تو اسے اس کے وقت پر ادا کرے۔''

نـــوٹ: ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھئے کہ اگر انسان اچھی نیت کر کے، باوضوء ہو کر اور اذکار پڑھ کر سوتا ہے لیکن پھر بھی تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اگر وہ صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان میں اپنے رہ جانے والے اوراد و وظائف یا قرآن کا وہ پارہ پڑھ لیتا ہے جو اس نے رات کو پڑھنا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کو تہجد کا ہی ثواب عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ

❶ صحيح الجامع: ٧٢٠ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢١٣ .

❷ صحيح مسلم: ٦٨١ .

الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) ❶

''جو شخص اپنے اوراد و وظائف نہ پڑھ سکے اور سو جائے، پھر وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لیے یوں ہی لکھے جاتے ہیں کہ جیسے اس نے وہ رات ہی کو پڑھے ہوں۔''

21......جو رات کو وِتر نہ پڑھ سکے

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ)) ❷

''جو شخص وِتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تب پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔''

22......دوپہر کو آرام کیا کریں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قِيلُوا ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيلُ)) ❸

''قیلولہ (دوپہر کو آرام) کیا کرو، کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔''

23...... چکنائی والے ہاتھ دھو کر سوئیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) ❹

''جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو تھی، پھر اسے کوئی

---

❶ صحيح مسلم: ٧٤٧ .

❷ سنن أبي داود: ١٤٣١ـ سنن الترمذي: ٤٦٦ـ صحيح الجامع: ٦٠ .

❸ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٤٧ ، ٤٤٣١ .

❹ سنن الترمذي: ١٨٨٠ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٩٧ـ صحيح الجامع: ٨٠٤ .

تکلیف پہنچ گئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔"

24...... بلا وجہ اکیلے نہ سوئیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَحْدَةِ أَنْ يَبِيتَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ أَوْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ. ❶

"نبی ﷺ نے اکیلے (سونے) سے منع فرمایا کہ آدمی تنہا رات بسر کرے یا تنہا سفر کرے۔"

25...... محرم کے ساتھ ہی رات گزاری جائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)) ❷

"خبردار! کوئی آدمی کسی بیاہی عورت کے پاس بالکل رات نہ گزارے، سوائے اس صورت کے کہ اس کا (اس سے) نکاح ہوا ہو یا وہ محرم ہو۔"

26...... ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر نہ سوئیں

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ، وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ، وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ، وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ، وَلَا تَضَعْ إِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرٰى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ)) ❸

"تم ایک جوتا پہن کر نہ چلو، ایک چادر (ہو تو اس) کو گھٹنے کھڑے کر کے ان کے

❶ مسند أحمد: ٥٦٥٠۔ صحيح الجامع: ٢٩١٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦٠.
❷ صحيح مسلم: ٢١٧١.
❸ صحيح مسلم: ٢٠٩٩.

اور کمر کے گرد نہ باندھو، بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، ہاتھ پاؤں بند کر دینے والا کپڑا نہ پہنو اور جب بالکل سیدھے لیٹے ہو تو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر نہ رکھو۔"

27......میاں بیوی اُٹھ کر تہجد پڑھیں

سیدنا ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ)) ❶

"جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو بھی اُٹھائے، پھر دونوں اکٹھے دو رکعت نماز پڑھیں تو ان کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذِکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

28......نیند کی حالت میں نماز نہ پڑھیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ)) ❷

"جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور (نیند کی وجہ سے) اس کی زبان پر قراءت مشکل ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے لیٹ (یعنی سو) جانا چاہیے۔"

29......اوندھے منہ لیٹنے سے اجتناب کریں

سیدنا طخفہ بن قیس الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں اوندھے منہ پیٹ کے

❶ سنن أبي داود: ١٤٥١ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٣٥ .

❷ صحيح مسلم: ٧٨٧ .

بل لیٹا ہوا تھا تو اچانک ایک صاحب نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور کہا:

((إِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ)) ❶

''یقیناً اس انداز میں لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔''

میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

30...... بیدار ہونے کے بعد ہاتھ دھوئیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهٖ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ وضوء کے پانی والے برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لے، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔''

31...... تین بار ناک صاف کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيْشُومِهٖ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو اور وہ وضوء کرے تو اس چاہیے کہ تین مرتبہ ناک (میں پانی چڑھا کر) جھاڑے، کیونکہ بلاشبہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔''

❶ سنن أبي داود: ٥٠٤٠۔ سنن الترمذي: ٢٧٦٩۔ سنن ابن ماجه: ٣٧٢٢۔ صحيح الجامع: ٢٧٧١ .

❷ صحيح البخاري: ١٦٢۔ صحيح مسلم: ٢٧٨ .

❸ صحيح البخاري: ٣٢٩٥۔ صحيح مسلم: ٢٣٨ .

32......شیطان کی لگائی ہوئی گرہیں کھولیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)) ❶

''جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی کے پاس تین گرہیں لگا دیتا ہے جب وہ سویا ہوتا ہے، اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: رات لمبی ہے، سو یا رہ۔ لیکن اگر وہ جاگ جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو ہشاش بشاش اور خوش باش ہوتا ہے، ورنہ صبح اس کی حالت بہت بری اور کیفیت بڑی سست سی ہوئی ہوتی ہے۔''

33......اگر غسل کی حالت محسوس ہو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَأٰى بَلَلًا ، وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ ، وَإِذَا رَأٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلًا ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو اور وہ تری دیکھے لیکن اسے لگتا نہ ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے، تو وہ غسل کرے، اور جب اسے لگتا ہو کہ احتلام ہوا ہے لیکن اسے تری دکھائی نہ دے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔''

❶ صحيح البخاري: ١١٤٢ - صحيح مسلم: ٧٧٦ .

❷ سنن ابن ماجه: ٦١٢ - صحيح الجامع: ٣٣٠ .

پانچواں اصول

تبلیغ ونفیر

معنی ومفہوم:

تبلیغ ونفیر کا معنی ہے پہنچانا، بھگانا، اثر دِکھانا اور مدد دینا۔ چنانچہ تبلیغ ونفیر کا مطلب ہوا کہ احکامِ الٰہی کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے بھاگنا۔ دنیا میں اسلام کا حقیقی اثر و رسوخ قائم کرنے کے لیے مشنری اور منہجی احباب کو ساتھ ملانا اوران کی مدد کرنا۔

① تبلیغ ونفیر حکمِ ربانی کی تعمیل ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ [المائدة: ٦٧]

''اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (اس کی) تبلیغ کیجیے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادانہیں کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچالے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

② تبلیغ ونفیر انبیاء کرام کا مشن ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ﴾ [النحل: ٣٥]

''پس رسولوں کے ذِمے صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا اور کیا ہے؟''

اسی طرح فرمایا:

﴿ أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴾ [الأعراف: ٦٨]

''میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارے لیے ایک امانت دار خیر خواہ ہوں۔''

③ تبلیغ ونفیر کے مشن میں کشادگی اور اجر ملتا ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [النساء: ١٠٠]

''جو شخص اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی، اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت آ گئی، تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔''

④ تبلیغ ونفیر حکمِ نبوی کی تعمیل واطاعت ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَو آيَةً)) ❶

''مجھ سے (جو بھی بات سنو؛ اسے لوگوں تک) پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِحْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ)) ❷

''ان مسائل کو یاد کر لو اور جن لوگوں کے پاس سے آئے ہو انہیں بھی پہنچاؤ۔''

❶ صحيح البخاري: ٣٤٦١.
❷ صحيح البخاري: ٧٢٦٦.

اسی طرح آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) ❶

''جو (یہاں) موجود ہے اسے چاہیے کہ وہ اس شخص تک (میرے یہ فرامین) پہنچا دے جو موجود نہیں ہے۔''

⑤ تبلیغ ونفیر نبوی دعا کے حصول کا ذریعہ ہے

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً ا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اورشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا۔''

اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُورِ، وَالِاعْتِصَامُ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دُعَاهُمْ يُحِيطُ مَنْ وَرَاءَهُمْ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ الْغِنٰى فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ)) ❸

''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو شاداب وفرحاں رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی،

---

❶ صحيح البخاري: ١٧٤١.

❷ صحيح الجامع: ٦٧٦٣ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٠٣.

❸ سنن ابن ماجه: ٢٣٠ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٠٣.

پھر اسے یاد رکھا، یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا، اور بہت سے فقہ (یعنی دِین کی سُوجھ بُوجھ) کے حامل لوگ کسی ایسے شخص تک (وہ بات پہنچا دیتے) جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے، اور بہت سے دِین کی سُوجھ بُوجھ رکھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو (درحقیقت) فقیہ نہیں ہوتے۔ تین امور ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں مومن کے دِل سے خیانت نہیں کی جاتی: (ایک) اللہ (کی رضا) کے لیے عمل، (دوسرا) امورومعاملات کے نگرانوں کی خیرخواہی اور (تیسرا) مسلمانوں کی جماعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ جس شخص کا مقصد آخرت (کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو جمع فرما دیتا ہے، کفایت اس کے دِل میں ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس رُسوا ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصد دنیا (کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو منتشر کر دیتا ہے، اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا بھی اسے صرف اسی قدر ملتی ہے جتنی اس کے نصیب میں لکھی ہوتی ہے۔''

⑥ تبلیغ دین اجر عظیم کا باعث ہے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیرٍ فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ)) ❶

''جس نے بھلائی کے کام کا راستہ دِکھایا، اس کو بھی وہ (بھلائی کا کام) کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

⑦ تبلیغ ونفیر عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [هود: ١١٧]

❶ صحيح الجامع: ٦٢٣٩.

''اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے جبکہ وہاں کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔''

⑧ تبلیغ ونفیر کے لیے نکلنا دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غُدْوَةٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَیرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا)) ❶

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت یا شام کے وقت نکلنا، دنیا اور اس میں موجود ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔''

⑨ تبلیغ ونفیر کی راہ میں گرد وغبار جنت کی کستوری کا باعث ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِی سَبِیلِ اللّٰهِ کَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْکًا یَومَ الْقِیَامَةِ)) ❷

''جو شخص اللہ کی راہ میں شام کے وقت سفر کے لیے نکلا تو جتنا گرد وغبار اسے لگے گا، اتنی ہی اسے قیامت کے دِن کستوری ملے گی۔''

⑩ تبلیغ ونفیر کی راہ میں نکلنے والے پر جہنم حرام ہے

سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)) ❸

''جس شخص کے دونوں قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ اس کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔''

---

❶ صحیح البخاری: ٦٥٦٨.

❷ صحیح الجامع: ٦٢٦۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ٢٣٣٨.

❸ صحیح البخاری: ٦٠٧.

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا)) ❶

''اللہ کے راستے کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں؛ دونوں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔''

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ رَهْجٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارِ)) ❷

''جس مسلمان کے دِل سے راہِ خدا میں (اُڑنے والا) گرد وغبار مل جُل گیا اس پر اللہ تعالیٰ (جہنم کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔''

⑪ تبلیغ ونفیر صدقہ جاریہ ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)) ❸

''مومن کو وفات کے بعد جو نیک عمل پہنچتے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں: جس علم کی تعلیم دی اور اس کو پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو

❶ سنن النسائي: ۳۱۱۱.

❷ مسند أحمد: ۲٤٥۹۲ - صحيح الجامع: ٥٦١٦ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲۲۲۷.

❸ سنن ابن ماجه: ۲٤۲.

وراثت میں ملا، مسجد جواس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جواس نے جاری کی، یا وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں نکالا۔ ان سب کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ علمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)) ❶

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، ایسا علم کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔''

⑫ تبلیغ ونفیر کے لیے نکلنا صحت مندی کا باعث بھی ہے

انسان جب اللہ کے دِین کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جسمانی، روحانی اور فکری صحت نصیب فرماتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَافِرُوا تَصِحُّوا، وَاغْزُوا تَسْتَغْنُوا)) ❷

''سفر کیا کرو؛ صحت مند رہو گے اور جہاد کیا کرو؛ بے نیاز رہو گے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَغَرَّبْ عَنِ الأَوْطَانِ فِي طَلَبِ الْعُلَا
وَسَافِرْ فَفِي الأَسْفَارِ خَمْسُ فَوَائِدِ
تَفْرِيجُ هَمٍّ وَاكْتِسَابُ مَعِيشَةٍ
وَعِلْمٌ وَآدَابٌ وَصُحْبَةُ مَاجِدِ

❶ صحيح مسلم: ١٦٣١ .

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٣٥٢ .

''بلند مقام پانے کے لیے (اپنے) وطن کو چھوڑ دے اور (دیگر علاقوں کا) سفر کر، کیونکہ سفر کرنے میں پانچ فوائد ہیں: غم زائل ہو جاتا ہے، روزی ملتی ہے، علم، آداب اور اللہ تعالیٰ کی معیتِ خاصہ (نصرت اور تائید) حاصل ہوتی ہے۔''[1]

⑬ دِین کی تبلیغ گھر گھر پہنچ کر رہے گی

اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کو گھر گھر میں پہنچانا ہے اور یہ پہنچ کر ہی رہے گا لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس مشن میں استعمال کون کون ہوتا ہے؟ اس عظیم کام کے لیے ہم اپنی خدمات کس قدر دے سکتے ہیں؟ اس مبارک مقصد کے لیے ہم نے کتنا وقت دیا ہے؟ یقیناً اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں کا انتخاب فرمائے گا جنہیں وہ پسند فرمائے گا، لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم اس سلسلے میں اپنا مالی، فکری اور علمی تعاون کس قدر پیش کر سکتے ہیں۔ سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّينَ، بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ)) وَكَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، يَقُولُ: قَدْ عَرَفْتُ ذَالِكَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرُ وَالشَّرَفُ وَالْعِزُّ، وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الذُّلُّ وَالصَّغَارُ وَالْجِزْيَةُ.[2]

''یہ دِین وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک دن رات پہنچے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اینٹوں والا یا خیمے والا کوئی گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں عزت والوں کی عزت کے ساتھ اور ذِلت والوں کی ذِلت کے ساتھ دین کو داخل کر دے گا۔ عزت اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا کرے گا اور ذِلت

---

[1] ديوان الشافعي، ص: ٥٢.

[2] مسند أحمد: ١٦٩٥٧ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣.

اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کفر کو ذلیل کر دے گا۔'' سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (عزت و ذِلت والے اس معاملے کو) اپنے گھر والوں میں ہی دیکھ لیا، ہم میں سے اسلام قبول کرنے والوں نے خیر، شرف اور عزت کو پا لیا اور ہم میں سے جو لوگ کافر رہے؛ ذِلت وحقارت اور جزیہ ان کا مقدر بنا۔

⑭ تبلیغ کے لیے ہر طرح کے آدمی کے پاس جائیں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ، قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ ، قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ ، قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ ، قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ ، قَالَ: فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩] ❶

''نبی ﷺ سے عرض کی گئی کہ (کیا ہی اچھا ہو) اگر آپ عبداللہ بن اُبی کے پاس (تبلیغ کے لیے) تشریف لے جائیں۔ تو نبی ﷺ ایک گدھے پر سواری فرما کر اس کی طرف گئے اور (آپ کے ساتھ) مسلمان بھی گئے۔ وہ شوریلی زمین تھی۔ جب نبی ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مجھ سے دُور رہیں، اللہ کی قسم! آپ کے گدھے کی بُو سے مجھے اذِیت ہو رہی ہے۔ انصار میں سے

❶ صحیح مسلم: ١٧٩٩.

ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تم سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ بن اُبی کی قوم میں سے ایک شخص اس کی حمایت میں غصے میں آ گیا۔ پھر دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھی غصے میں آ گئے اور ان میں ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں سے لڑائی ہونے لگی۔ پھر ہمیں یہ بات پہنچی کہ ان ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ ''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کراؤ۔''

⑮ میدانِ تبلیغ میں اُسوہ رسول ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ ، فَنَادَانِي ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ)) ، قَالَ: ((فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ ، فَمَا شِئْتَ ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ)) ، فَقَالَ لَهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) ❶

''انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر کوئی ایسا دِن بھی آیا جو اُحد کے دن سے زیادہ شدید ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت تکلیف پہنچی اور سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو مجھے عقبہ کے دن پہنچی، جب میں خود کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے لے گیا (یعنی اسے دعوتِ اسلام دینے کے لیے)، لیکن جو میں چاہتا تھا اس نے میری وہ بات نہ مانی، میں غمزدہ ہو کر چل پڑا اور قرن ثعالب پر پہنچ کر ہی میری حالت بہتر ہوئی۔ میں نے سر اُٹھایا تو مجھے ایک بادل نظر آیا، اس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا: جو کچھ آپ نے اپنی قوم سے کہا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا، اللہ عزوجل نے وہ سب سن لیا ہے، اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان کفار کے متعلق اس کو جو چاہیں حکم دیں۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا، پھر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی طرف سے آپ کو دِیا گیا جواب سن لیا ہے، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں سنگلاخ پہاڑوں کو (اُٹھا کر) ان کے اوپر رکھ دوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: (نہیں) بلکہ میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔''

---

❶ صحيح مسلم: ١٧٩٥.

تبلیغ ونفیر کے مشن کو چھوڑنے کا نقصان

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرمادے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❷

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی، نیکی کا حکم نہ دیا اور برائی سے منع نہ کیا۔''

دین کی دعوت دینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مزاج صحابہ کو دیا وہ ''نیک بنو، نیکی پھیلاؤ اور برائی سے بچو، برائی سے بچاؤ'' ہے۔ اسی بات کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کہتے ہیں۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا معنی ومفہوم سمجھیں، اس کے فضائل جانیں اور اس فریضہ کو ادا نہ کرنے کے نقصانات کے متعلق آگاہی حاصل کریں۔

❶ سنن الترمذی: ٢١٦٩۔ صحیح الجامع: ٧٠٧٠.

❷ سنن الترمذی: ١٩٢١.

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝﴾ [النحل: ۹۰]

''یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے اور قریبی رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، شاید کہ تم نصیحت پکڑ لو۔''

امر بالمعروف کی تعریف:

المعروف سے مراد وہ کام جسے شریعت نے اچھا، بھلا اور نیک کام قرار دیا ہو، وہ کام بھلائی سے متعلق ہو، کتاب وسنت کے موافق ہو اور رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہو۔

امام جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

هُوَ الْإِرْشَادُ إِلَى الْمَرَاشِدِ الْمُنْجِيَةِ، هُوَ مَا تَعْرِفُهُ النَّفْسُ مِنَ الْخَيْرِ وَتَطْمَئِنُّ إِلَيْهِ، مَعْرُوفٌ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْهُ لَا يُنْكِرُونَهُ. ❶

''امر بالمعروف سے مراد ہدایت اور نجات کے کاموں کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔ اس سے مراد ہر وہ کام ہے جس کو نفس خیر و بھلائی سے پہچانتا ہو اور اس سے اطمینان پاتا ہو۔ (یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ) ایسا اچھا اور نیک کام ہے کہ

❶ التعریفات: ۳۷.

جب لوگ اسے دیکھیں تو بُرا نہ سمجھیں۔"

ایک تعریف کے مطابق یہ ہے:

إِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا عَرَفَ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيهِ وَالاِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ . ❶

"یہ (المعروف) ایسا جامع نام ہے جو ہر اس کام پر بولا جاتا ہے جو اطاعتِ الٰہی، تقربِ الٰہی کا حصول اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی رُو سے پہچانا جاتا ہو۔"

نہی عن المنکر کی تعریف:

المنکر سے مراد وہ کام جس کو شریعت نے بُرا قرار دیا ہو، اس سے منع کیا ہو اور جس کی طرف نفس اور خواہشِ نفس مائل ہوتی ہو۔

المنکر کی تعریف یوں کی گئی ہے:

كُلُّ مَا قَبَّحَهُ الشَّرْعُ وَحَرَّمَهُ وَكَرَّهَهُ فَهُوَ مُنْكَرٌ . ❷

"ہر وہ کام جسے شریعت نے قبیح، حرام اور مکروہ قرار دیا ہو، وہ منکر ہے۔"

اور ایک تعریف ان الفاظ میں ہے کہ:

كُلُّ مَا تَنَفَّرَ عَنْهُ الشَّرِيعَةُ وَهُوَ مَا لَا يَجُوزُ فِي شَرْعِ اللّٰهِ تَعَالَى . ❸

"ہر وہ کام جس سے شریعت نے نفرت دِلائی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت میں جائز نہ ہو۔"

---

❶ الصحاح: ۲/ ۸۳۷.

❷ لسان العرب: ۵/ ۲۳۲.

❸ التعريفات: ۳۷.

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلام میں بہت اہمیت ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کو اہلِ علم اسلام کا چھٹا رکن کہتے ہیں، اور اس کی اہمیت قرآن نے کچھ اس انداز سے بیان کی ہے:

ایمان پر اس کو مقدم کیا گیا ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ [آل عمران: ١١٠]

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا اس اُمت کے فرائض میں شامل ہے اور اس کی اہم ذِمہ داری ہے۔

نماز اور زکوٰۃ پر اس کی تقدیم کی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ﴾ [التوبة: ٧١]

''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ عنقریب

اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا۔''

مذکورہ آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز وزکوٰۃ کے تذکرے سے پہلے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذِکر فرمایا ہے، جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہمہ وقت اس فریضے کی انجام دہی:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ))

''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کیا کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مجالس لگا کر گپ شپ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوْا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ))

''جب تم نے بیٹھنا ہی ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) [1]

''نظر کو جھکانا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''

اندازہ کیجیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ اگر عام گپ شپ کی بھی مجلس لگی ہو تو اس میں بھی یہ فریضہ فراموش نہیں کرنا چاہیے بلکہ تب بھی آپس میں نیکی کی ترغیب دینے اور برائی سے اجتناب کی تلقین کرنے کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔

---

[1] صحيح البخاري: ٢٤٦٥۔ صحيح مسلم: ٥٢٨٠.

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فضائل

① مومنوں کی امتیازی صفت:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مومن بندوں کی صفات کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتا ہے:

﴿ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [التوبة: ١١٢]

”توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے، (اللہ کی خاطر) زمین میں گردش کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، اور (ایسے) مومنوں کو (جنت کی) بشارت دے دیجیے۔“

اور اس کے مقابلے میں منافقوں کی روش کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا:

﴿ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ [التوبة: ٦٧]

”منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، یہ برائی کا حکم دیتے ہیں، نیکی سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (اچھے کاموں سے) روکے رکھتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا۔ یقیناً منافقین ہی فاسق ہیں۔“

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَأى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) ❶

❶ صحيح مسلم: ٤٩.

''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل (یعنی ختم کر) ڈالے، لیکن اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اپنی زبان کے ساتھ (ختم کرے)، لیکن اگر اس میں یہ استطاعت بھی نہ ہو تو دِل میں ہی بُرا جانے، اور یہ (آخری صورت) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَالِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)) ❶

''اللہ نے مجھ سے پہلے کسی اُمت میں جتنے بھی نبی بھیجے، ان کی اُمت میں سے ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوتے تھے جو ان کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے تھے، پھر ایسا ہوتا تھا کہ ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بن جاتے تھے، جو (زبان سے) ایسی باتیں کہتے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا ان کو حکم نہ دیا گیا تھا، چنانچہ جس نے ان (جیسے لوگوں) کے خلاف اپنے دست و بازو سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کیا، وہ مومن ہے اور جس نے اپنے دِل سے ان کے خلاف جہاد کیا، وہ مومن ہے (لیکن) اس درجے کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔''

❶ صحيح مسلم: ٥٠.

② یہ بہت بڑا صدقہ ہے:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ المُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ البَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) ❶

''تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے رُوبرو مسکرانا صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، تمہارا کسی شخص کو گم شدہ علاقے میں راستہ دکھانا تمہارے لیے صدقہ ہے، جس شخص کی نگاہ کمزور ہو اس کو راستہ دکھانا تمہارے لیے صدقہ ہے، تمہارا راستے سے کانٹے، پتھر یا ہڈی کو ہٹا دینا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))

''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر کوئی صدقہ نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ))

''وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔''

❶ سنن الترمذي: ١٩٥٦ - صحيح الجامع: ٢٩٠٨ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٧٢ .

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ))

''پھر کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد کر دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ))

''پھر (لوگوں کو) نیک کام کا حکم دے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)) ❶

''پھر لوگوں کو (اپنے) شر سے بچائے، یقیناً یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

③ بہترین نصرتِ الٰہی کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ﴾ [الحج: ٤٠، ٤١]

''اور یقیناً اللہ تعالیٰ لازماً اسی کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا قوی اور بہت غلبے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔''

④ زمین میں حکومت وتمکین کا سبب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ صحيح البخاري: ٦٠٢٢۔ صحيح مسلم: ١٠٠٨.

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ﴾ [الحج: ٤١]

''وہ لوگ ہیں کہ جن کے ہم اگر زمین میں پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔''

⑤ بہترین وُزراء کی علامت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالاً وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی اور خلیفہ مبعوث فرمایا اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے تھے، ایک مشیر اس کو نیک کام کا کہتا اور برائی سے منع کرتا اور (دوسرا) مشیر اس کی بربادی میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھتا تھا، جو برے ہم نشین سے بچا لیا جاتا وہ (ہر آفت وضلالت) سے ہی محفوظ ہو جاتا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ)) ❷

''جب بھی کوئی شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے ہیں: ایک اس کو بھلائی کا مشورہ دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے جبکہ دوسرا اسے برائی کا

❶ سنن الترمذي: ٢٣٦٩۔ صحيح الجامع: ٥٥٨٠۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٦٤١.
❷ صحيح البخاري: ٦٦١١.

حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے، اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔"

⑥ گناہوں کی معافی اور فتنوں سے حفاظت:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

"آدمی پر اپنے گھر والوں، اپنے مال، اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے ہمسائے کے بارے میں کوئی آزمائش آتی ہے تو اس کی معافی روزے، نماز، صدقے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔"

⑦ صالحین کی نشانی:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾

[آل عمران: ۱۱۳، ۱۱۴]

"یہ لوگ یکساں نہیں ہیں بلکہ ان اہلِ کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دِن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، یہی لوگ نیکوکار لوگوں میں سے ہیں۔"

❶ صحیح البخاري: ٥٢٥ـ صحیح مسلم: ١٤٤.

⑧ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

[النحل: ٣٦]

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''

⑨ فوز وفلاح کا راستہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ ﴾ [آل عمران: ١٠٤]

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

⑩ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے حصول کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنَّ أَهْلَ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ)) [1]

''یقیناً جو لوگ دنیا میں اچھے کام کرتے ہیں وہ آخرت میں اچھا بدلہ پائیں گے اور جو دنیا میں برے کام کرتے ہیں وہ آخرت میں برا بدلہ پائیں گے۔''

⑪ جہنم سے آزادی کا سبب:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[1] صحيح الجامع: ٢٠٣.

حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ ، أَعْتِقِ النَّسَمَ ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ))

''اگر گفتگو مختصر کرو اور مسئلہ بیان کرو تو اچھا ہو، غلام آزاد کرا اور گردن چھڑا۔''

اس نے کہا: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا ، وَالْمِنْحَةُ الْمَوْكُوفَةُ ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ ، فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَالِكَ ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)) ❶

''غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے، گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت کی ادائیگی میں مدد کر دے۔ سواری کے لیے جانور تحفہ دینا، ظالم رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اگر تم اس کی استطاعت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ پاؤ تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر چیز سے روک لو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ ،

❶ مسند أحمد: ١٨٦٤٧ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٤ـ المستدرك للحاكم: ٢٨٦١.

عَـدَدَ تِـلْكَ السِّتِّيـنَ وَالثَّلاثِـمِائَةِ السُّلَامٰى ، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) ❶

''یقیناً بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ سو جس نے تکبیر کہی، اللہ کی حمد کہی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ کی تسبیح کہی، اللہ سے مغفرت مانگی، لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی (ہٹائی)، نیکی کا حکم دیا یا برائی سے منع کیا، ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر، تو وہ اس دِن اس طرح چلے گا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دُور کر چکا ہوگا۔''

⑫ جنت میں داخلے کا سبب:

ابو کثیر الزبیدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جس کو کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ))

''تم اللہ پر ایمان لاؤ۔''

(ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایمان کے ساتھ عمل بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ))

''آدمی اس چیز میں سے (اللہ کی راہ میں) لٹائے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ شخص تہی دست ہو اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُولُ مَعْرُوفًا بِلِسَانِهِ))

❶ صحيح مسلم : ١٠٠٧ .

''اپنی زبان کے ساتھ اچھی بات کہہ دے۔''

میں نے کہا: اگر اس کو بات کرنے پر قدرت نہ ہو اور اس کی زبان بھی اس کی بات صحیح طور پر سمجھا نہ سکتی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيُعِنْ مَغْلُوبًا))

''پھر وہ مغلوب (لاچار اور بے بس) کی مدد کرے۔''

میں نے کہا: اگر وہ کمزور ہو اور اس کے پاس قوت نہ ہو تو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيَصْنَعْ لِأَخْرَقَ))

''کسی اناڑی کو کوئی کام سکھا دے۔''

میں نے کہا: اگر وہ خود اناڑی ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا تُرِيدُ أَنْ تَدَعَ فِي صَاحِبِكَ خَيْرًا؟)) قَالَ: ((يَدَعُ النَّاسَ مِنْ أَذَاهُ))

''تم اپنے ساتھی کے لیے کوئی نیکی کا کام نہیں چھوڑنا چاہتے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی طرف سے پہنچنے والی تکالیف سے لوگوں کو محفوظ رکھے۔''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک یہ تمام اعمال ہی بہت آسان ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْهُنَّ خَصْلَةٌ يَعْمَلُ بِهَا عَبْدٌ يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أَخَذَتْ بِيَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمْ تُفَارِقْهُ حَتّٰى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) [1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ان میں سے جس بھی خصلت پر بندہ عمل پیرا ہوگا اور اس عمل کا مقصد فقط رضائے الٰہی کا حصول ہو تو قیامت کے دن یہ خصلت اس کا ہاتھ پکڑ لے گی اور اس سے جدا نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔''

---

[1] المستدرك للحاكم: ۲۱۲۔ صحيح ابن حبان: ۳۷۳۔ صحيح الترغيب والترهيب: ۲۳۱۸.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے کی قباحتیں

❶ ہلاکت وعذاب:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ﴾ [الأنفال: ٢٥]

''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جنہوں نے ظلم کیا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو گے یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو گے، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرمادے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔''

❷ دعا قبول نہیں ہوتی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ)) ❷

''نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، اس سے پہلے کہ تم دعا کرو تو تمہاری دعا کو

❶ سنن الترمذي: ٢١٦٩۔ صحيح الجامع: ٧٠٧٠.

❷ سنن ابن ماجه: ٤٠٠٤.

قبول نہ کیا جائے۔"

معلوم ہوا کہ جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتا، وہ اپنی دعا کی قبولیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اَلْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: الصَّلَاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَالْحَجُّ سَهْمٌ وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ. ❶

"اسلام کے آٹھ حصے ہیں: نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، حج ایک حصہ ہے، ماہِ رمضان کے روزے ایک حصہ ہے، امر بالمعروف ایک حصہ ہے اور نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ وہ شخص ناکام و نامراد ہے جس کے پاس کوئی حصہ نہیں ہے۔"

❸ بہترین اُمت سے خارج:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❷

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی، نیکی کا حکم نہ دیا اور برائی سے منع نہ کیا۔"

❹ اندھا عذاب اور جہالت کا ظہور:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ٧.　❷ سنن الترمذي: ١٩٢١.

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ))❶

”یقیناً لوگ جب ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرما دے۔“

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ))❷

”یقیناً لوگ جب برائی کو دیکھ کر اس کو ختم نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر ہی عذاب نازل فرما دے۔“

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ))❸

”جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جبکہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زورآور ہوں، اس کے باوجود (انہیں گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرما دیتا ہے۔“

❺ فاسقوں اور فاجروں کا تسلط:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾﴾

[نوح: ۲٦، ۲۷]

❶ سنن أبی داود: ٤٣٣٨ ـ سنن الترمذی: ٣٠٥٧ ـ صحیح الجامع: ١٩٧٣.

❷ سنن الترمذی: ١٦٧١ ـ سنن ابن ماجه: ٤٠٠٥ ـ صحیح اجامع: ١٩٧٤.

❸ سنن ابن ماجه: ٤٠٠٩ ـ صحیح الجامع: ٥٧٤٩.

''اور نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقینا) یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں کو ہی جنم دیں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا عُمِلَ بِالْخَطِيئَةِ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. [1]

''جب زمین پر کسی گناہ کا ارتکاب کیا جا رہا ہو (اور) جو وہاں پر موجود ہو اور اس کو ناپسند کرے تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ ہو، اور جو شخص وہاں (گناہ کے مقام) پر موجود نہ ہو لیکن اس گناہ پر راضی ہو (یعنی اس کو ناپسند نہ کرے) تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود ہے۔''

سیدنا عرس بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ، كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا، كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا، كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)) [2]

''جب زمین میں کوئی گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو وہ اس کو ناپسند کرے تو وہ ایسے ہی ہو گا کہ جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا اور جو وہاں موجود نہ ہو لیکن اس گناہ کو اس نے پسند کیا ہو، تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے وہاں موجود تھا۔''

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَسْأَلَهُ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ؟ فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ الْعَبْدَ حُجَّتَهُ

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ١٤٣٢٨. [2] سنن أبي داود: ٤٣٤٥.

قَالَ: يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِفْتُ النَّاسَ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بندے سے ہر چیز کے متعلق سوال کرے گا، یہاں تک کہ اس سے یہ بھی پوچھے گا کہ جب تو نے برائی ہوتے دیکھی تو پھر اس کو روکنے میں تجھے کیا چیز مانع تھی؟ سو جب اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی حجت پوری کر دے گا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے تجھ سے (معافی کی) کی اُمید تھی اور میں لوگوں سے ڈر گیا تھا۔''

امام ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ يَشْتَغِلُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ فَالْقَائِلُ لِمَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ: أَنْتَ فُضُولِيٌّ، يُخْشَى عَلَيْهِ الْكُفْرَ فَتْحٌ. ❷

''جو شخص خود تو بے مقصد اور فضول کاموں میں مشغول رہتا ہو لیکن نیک کام کی ترغیب دینے والے کو کہے کہ تُو تو فضول کام کرتا ہے۔ تو خدشہ ہے کہ ایسا شخص کفر کا مرتکب نہ ہو جائے۔''

---

❶ الدر المختار: ٥/ ١٠٦.

❷ صحيح الجامع: ١٨١٨ - سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٩٢٩.

قارئین کرام! آج کے اس پرفتن دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ دینی اقدار کمزور سے کمزور ہوتی چلی جارہی ہیں، ان کو مضبوط کرنے اور معاشرے میں خیر و بھلائی پھیلانے، دینی سوچ وفکر پیدا کرنے، نیکی کو فروغ دینے، برائی کا خاتمہ کرنے اور اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک ہی مبارک اور مشروع راستہ رہ گیا ہے کہ ہم اپنی تعلیمی و تربیتی اور دعوتی کوششوں کو زندہ کریں اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ سنت "تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ" کے ذریعے خیر کو معاشرے میں عام کریں۔ اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے اور اس کتاب کے پانچ اصول حدیث جبریل سے لیے گئے ہیں جو کہ یہ ہیں:

1 اسلام 2 ایمان 3 احسان 4 حسن اخلاق 5 تبلیغ و تذکیر

ان اصولوں کی روشنی میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ معاشرے کا ہر فرد

- اخلاص و حکمت سے سرشار اور بدعت و ریاکاری سے بری ہو
- وہ اپنی زندگی کا سرور اللہ کی عبادت اور ذمہ داری کی ادائیگی میں سمجھے
- وہ قلبی و ماحولیاتی نظافت اور خوش اخلاقی کو اپنا شعار سمجھے
- اپنے آپ کو ہر نیک عمل اور ہر خدمت کے لیے تیار رکھے
- سچائی، حیاء، تواضع اور وقار کو اپنا زیور اور رفعت سمجھے
- بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کو کامیابی کا راز سمجھے
- جھگڑے اور فساد کی بجائے امن و سکون اور معافی کو اپنی عظمت سمجھے

تو آیئے!

اس مشن میں ہمارا ساتھ دیجیے اور ہمارے معاون و مددگار بن جائیے۔

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھول نگر قصور

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4296679
Fax: 049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4306893

www.quraancollege.com Email.quraancollege@hotmail.com